۷۸۶

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ

جس بات کا تجھے علم یقینی نہ ہو (یعنی) اسکے پیچھے مت ہو کیونکہ کان اور آنکھ اور دل تینوں کی قیامت

چشمۂ محبت

ترجمہ

ینابیع المودّۃ

من تالیف عالم باعمل، متقی بے بدل، روشن ضمیر، شیخ الطریقۃ سید سلیمان شاہ صاحب حنفی نقشبندی بخاری

مترجمہ

بندۂ عاجز حامد علی عباسی، سابق تحصیلدار پانی پت ضلع کرنال پنجاب

جزو اول

مطبوعہ آرمی پریس دریا گنج دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست ابواب کتاب

گذارش مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی افضل الانبیاء والمرسلین سید الاولین والآخرین ابی القاسم محمد المصطفیٰ وآلہ الطیبین الطاہرین - اما بعد جس طرح قرآن ایک جامع کلام ہے اسیطرح آنحضرت کے اقوال کی کیفیت ہے - ذرا غور سے دیکھئے کہ حدیث انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی - ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی الخ دیکھنے میں بڑی مختصر ہے لیکن اسکا اصل کس قدر پُرمغز ہے کہ اسکی خلاف ورزی کرنے سے امت محمدی جس مصیبت میں اب تک مبتلا چلی آئی ہے وہ تو سب پر ظاہر ہے لیکن جن رنج والام کا ابھی سامنا ہیگا انکا کون اندازہ کرسکتا ہے - کہاں تو پیغمبرؐ کی حیات کا زمانہ کہ اسلام اور پیروان اسلام کے لئے دین ودنیا کی دن دونی اور رات سوائی ترقی اور کہاں اس خلاف ورزی کے بعد کا زمانہ کہ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا - آج وہی اسلام جسپر غیر مذہب کے لوگ اس کے اندرونی واقعات کو سن سن کر ہنستے ہیں دین تو بارہ باٹ ہوجانے کے باعث سلام ہی کیا تھا، دنیا بھی جس کی خاطر دین کو کھویا اپنی افسری اردلی میں ساتھ ہی چلے گئے، لہذا اب اسلام کے خواص کی تو یہ کیفیت ہے کہ نانکہ غنی تر اند محتاج تر اند اور اس کے عوام کی در و بست یہ گت ہوئی کہ ؎ شب چو عقد نماز بر بندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم - حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی قول بغیر حکم نہیں ہوتا تھا - وما ینطق عن الہوی چنانچہ آپ نے واضح طور پر اور بار بار بحکم الٰہی جتلا دیا تھا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (یعنی یہ کہدو کہ میں رسالت کی اجرت تم سے نہیں چاہتا بلکہ تم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم میرے اقربا سے پوری محبت رکھو) اللہ تعالے سے زیادہ یہاں و انکار کا چاہیے والا کون - اپنے مسلمانوں اور اسلام کی بہبودی کو مدنظر رکھ کر ہے تو یہ کہلایا تھا کہ کتاب اللہ اور اہلبیت نبوی ہی دو چیزیں ایسی ہیں جن کی اطاعت کے بغیر کامیابی ناممکن ہے اگر وہ نصیحت مان لی جاتی تو آج ہماری یہ کیفیت نہ ہوتی -

بعض نے اس ارشاد نبوی کو رحمت اور بعض نے زحمت سمجھا کاش اس نسخہ پر سب کاربند ہوتے

کسی نے یہ بقراط سے جاکے پوچھا ٭ مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا

کہا دکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا ٭ کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا

مگر وہ مرض جسکو آسان سمجھیں

کہے جو طبیب اسکو ہذیان سمجھیں

(مولانا حالی علیہ الرحمۃ)

تو دین و دنیا سب ہی کچھ زیرنگین ہوتا۔
اختلاف کی وجہ بظاہر یہ ہوئی کہ کچھ لوگ نبوت کو دنیاوی بادشاہت سمجھ گئے اور انھوں نے اسی خیال سے یہ پسند نہ کیا کہ حضرت تمام عمر خود حاکم رہنے کے باوجود اب دنیا سے اٹھتے ہوئے اپنے اہل بیت کی حکم اطاعت کا جُوا ہماری گردنوں پر رکھتے ہیں۔ یہ صرف خود رائی تھی اور بس۔
اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیؐ کی پوزیشن کو پاک وصاف کرنے کے لیے حکم بھیجا کہ قل ما سئلتکم من اجر فھو لکم یعنی پیغمبر نے جو اجر رسالت محبت اہل بیت تم سے مانگا ہے اس میں تمہارا ہی نفع ہے اور پیغمبرؐ کی ذاتی غرض کچھ نہیں۔ جب اس پر بھی لوگوں کا اطمینان نہ ہوا تو دوسرا حکم بدیں مضمون پہنچا کہ وما انا من المتکلفین ان ھو الا ذکر للعالمین ولتعلمن نباہ بعد حین یعنی میں اپنی طرف سے تمکو کوئی تکلیف نہیں دیتا، کتاب خدا اور اہل بیت نبوی سے تمسک کے متعلق جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے یہ سب کے لئے بڑی نصیحت ہے اور کہ (میری رحلت سے) کچھ عرصہ بعد امیری اس نصیحت کی حقیقت اور سچائی اور اسکے نہ قبول کرنے کے نتائج تمکو معلوم ہو جائینگے۔ چنانچہ آج وہ بدنتائج ہم بھگت رہے ہیں لہذا اب سوائے فریاد کرنیکا کیا منہ ہے جب کہ دل نہ تو تو ہمکو چھوڑا یہ نہ ہو تو ہم کیا کچھ کم کیا تھی چھوڑی
جس گروہ مقدس کی اطاعت کا حکم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حدیث موصوف میں دیا ہے آج انکی امت سے صرف دو ہی چار فیصدی اُن کے نام جانتے ہوں گے اور ان سے محبت کا تو ذکر ہی کیا ہے مجبور ایک غیر ملکی عالم، باعمل متقی، بے بدل، روشن ضمیر، شیخ الطریقہ سید سلیمان شاہ قندوزی، بخاری، حنفی، نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مذہب کی معتبر کتب مثلاً صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ، و دیگر کتب سندہ سے احادیث جمع کرکے ایک کتاب ینابیع المودۃ تالیف کی۔ تاکہ بھولے ہوئے مسلمانوں کا اہل بیتؑ مقدس سے پھر تعارف کرائیں۔
کتاب مذکور کا ترجمہ ایک صاحب نے بزبان فارسی کیا لیکن وہ عام فہم مطلق نہ تھی اور اس سے عبارت عربی سہل معلوم ہوئی۔ لہذا مجھ حقیر اور بے علم آدمی نے اس کا اردو ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا توفیق الہی اور تائید نبوی میرے شریک حال ہوئی اور الحمدللہ کہ ابھی برس دن ختم نہیں ہوا کہ منجملہ اکیسو ایک باب کے، ۵ باب در روایت ترجمہ ہو چکے ہیں۔
جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ایک چوتھائی قرآن ہمارے فضائل میں ہے اور ایک چوتھائی ہمارے مخالفوں کی مذمت میں، باقی نصف قصص اور احکام ہیں پس جن لوگوں کی یہ شان ہو انکے مناقب میں چند احادیث کا جمع کرنا اور پھر انکا ترجمہ کرنا بالکل سے

لایق نہ قطرہ بہ عماں بردن   خار و خس صحرا بگلستاں بردن

اما چہ کنم کہ رسم موراں باشد   پائے ملخے نزد سلیماں بردن

ہوگا قیامت کے دن اکثر لوگ اپنے اپنے اعمال نیک لئے ہوئے حاضر ہوں گے - لیکن میں تہی دست ہونے کے باعث اس خوفناک میدان کے تصور سے بہت کانپ رہا ہوں - ہاں اگر یہ میری حقیر خدمت بارگاہ رسالت میں قبول ہوجائے تو قوی امید ہے کہ میرا اور میرے والدین کا بیڑا بھی پار ہوجائے ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

یہ پہلا جزو بطور نمونہ ہے، اگر ناظرین نے قدر کی تو میں انشاء اللہ العزیز صرف تین چار جلدوں میں اسکے شائع کرنیکا انتظام کرونگا خدائے تعالٰے سے دعا ہے کہ بتصدق محمدؐ و آل محمدؐ علیہم الصلواۃ میری اس سعی میں برکت عطا فرمائے اور ناظرین سے التجا ہے کہ اس کے مطالعہ کے وقت جو غلطیاں ملاحظہ فرمائیں اسکو میری کم علمی پر محمول کرکے پردہ پوشی کریں اور ان سے مجھے مطلع فرمانے کی زحمت اٹھائیں تاکہ دوسری اشاعت میں غلطی نہ رہے -

اصل کتاب چونکہ ہندوستان میں کمیاب تھی لہذا اس کا ملنا بہت دشوار ہوا - لیکن میرے عنایت فرما چودھری سلطان احمد خاں صاحب سلمہ نے محض خوشنودی جناب رسالتمآب حاصل کرنے کے لئے میری امداد فرمائی اور کتاب بہم پہنچائی، اسی طرح مولوی عبدالجبار صاحب مولوی فاضل مدرس عربی میونسپل بورڈ سکول اور مولوی مقصود حسین صاحب مدرس فارسی ہائی سکول پانی پت نے ترجمہ میں ایسی امداد کی جس کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا اور فی الحقیقت میرا شکریہ ان کو نفع بھی کیا دے سکتا ہے - لہذا ان ہر سہ صاحبان کی سعی کا اجر بھی خاندان رسالت کے ذمہ ہے اور میری بھی دعا ہے کہ خداوند عالم بتصدق محمد وآل محمد علیہم الصلواۃ والسلام ان کو اپنے اپنے مقاصد دینی و دنیوی میں کامیاب کرے آمین

راقم السطور
حامد علی بن منشی محمد علی صاحب بن منشی محمد مسلم صاحب
مرحومین عفی اللہ عنہم عباسی،   پانی پت
ضلع کرنال پنجاب   مترجم

مورخہ ۲۰ مارچ ۲۷ء مطابق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ نبوی

ترجمۂ مختصر حالات مؤلف ینابیع المودۃ علیہ الرحمۃ از کتاب مفاتیح الجنات

سید سلیمان ابن خواجہ کلاں حسنی النسب ہیں۔ آپ کا وطن قصبہ قندوز علاقہ بلخ ہے اور آپ صوفیائے کرام کے طبقہ کے شیخ الطریقۃ۔ عالم باعمل اور متقی بے بدل پاک طینت اور روشن ضمیر بزرگ ہیں ۱۲۲۰ ہجری میں بمقام بلخ پیدا ہوئے اور بعد تکمیل تعلیم بخارا پہنچکر سند فضیلت حاصل کی، اسکے بعد ہندوستان اور افغانستان میں سیاحت کر کر اکثر بزرگان طریقت کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور مقامات سلوک اور علوم شرعیہ میں کمال حاصل کیا۔ اس سے ان کی غرض صرف اشاعت دین محمدی تھی چنانچہ وطن پہنچکر عرصہ تک درس و تدریس علم و ادب میں مصروف رہے اور اپنی قوم کو فیض سے مستفیض فرماکر انکو معاملات دین میں کافی رغبت دلائی۔ پھر وہاں ایک مسجد جامع اور ایک خانقاہ تعمیر کرائی۔ لیکن آپ کی اشاعت پسند طبیعت نے وطن میں چین سے بیٹھنے نہ دیا مجبور میاں محمد صلاح اپنے برادرزادے کو خلیفہ اور ملاعیوض کو درس و تدریس سپرد کر کر وطن سے مع تین سو مریدوں کے نکلے اور ملک روم میں پہنچے اور اشتیاق یہ تھا کہ بیت اللہ شریف کے زیر سایہ پڑ مروں گا۔ اسی طرح گشت کناں دوسرے سال بغداد میں وارد ہوئے وہاں عوام اور حکام نے بڑی عظمت کی، لیکن ایسی طبیعت کو قرار کہاں؟ آپنے ملک ایران کی طرف رخ کیا۔ پھرتے پھراتے موصل دیاربکر اور حلب ہوتے ہوئے قصبہ قونیہ (شاید تم مراد ہو) پہنچے اور وہاں ساڑھے تین سال قیام کر کر بہت سے رازہائے سربستہ واحکام و فرائض کو ان نسخوں میں سے جو ان کے مصنف شیخ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ کے قلم کی لکھی ہوئی اور شیخ صدرالدین علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے کتب خانہ میں محفوظ تھے نقل کیا۔ پھر بماہ ذی الحجہ ۱۲۶۶ھ دار الخلافہ ایران میں پہنچے۔ وہاں دربار شاہی سے بہت کچھ انعام و اکرام حاصل کیا، ابھی بیت اللہ روانہ ہونے کی تیاری بھی ہوئی تھی کہ چند ایسے اسباب رونما ہوئے جس سے سابقہ ارادہ کو ملتوی کرنا اور بمقام اورنہ شیخ مراد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تکیہ میں قیام کرنا پڑا اس قیام میں بھی آپ مریدوں اور اہل سلوک کی راہنمائی اور تدریس تفسیر قرآن و حدیث میں مشغول رہے باوجود اس شغل کے آپ تصنیف و تالیف سے بھی کبھی غافل نہ رہے۔ چنانچہ یہ کتاب ینابیع المودت بھی جس میں اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب کا ذکر ہے ان ہی مشاغل کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب کو مؤلف علیہ الرحمۃ نے نہایت مشہور و مستند کتب فرقہ اہلسنت والجماعت (مثلاً صحاح ستہ) سے جن کے صحیح ہونے پر تمام فرقے کو بڑا ناز ہے اور جن کے ایک لفظ کو بھی غلط سمجھنے میں بجز گناہ اور کوئی نتیجہ ہی نہیں بڑی زحمت اٹھا کر تالیف کیا۔ اس کتاب ینابیع المودۃ میں

جو احادیث اور روایات کتب معتبر غیر از صحاح ستہ میں لی گئی ہیں وہ بھی کم از کم اس پایہ کی ضرور ہیں کہ ان میں کسی کو رد و قدح کی مطلق گنجائش نہیں کیونکہ وہ جملہ محکم آیات اور صحیح روایات سے ثابت شدہ ہیں چونکہ صحیح روایات بداہتہً دین کے مخالف نہیں ہوتیں۔ لہذا اب کسی مسلمان کے لئے یہ گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ ان سے انکار کرے۔

غرض مؤلف موصوف نہایت بزرگ مشائخ وزبردست فضلا و محدثین میں بڑے پایہ کے بزرگ ہیں آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ سید عبد القادر صاحب کے ایک مکتوب سے ظاہر ہوا ہے کہ آپ (مولف کتاب ہٰذا) اصوفیائے کرام کے فرقہ نقشبندی سے منسلک اور ہر چہار آئمہ رحمۃ اللہ علیہم میں صرف امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو تھے۔

آپ کی وفات دار الخلافہ ایران میں بہ یوم جمعرات بماہ شعبان المعظم ۱۲۹۴ھ ہجری واقعہ ہوئی اور خانقاہ مراد بیہ کے مخصوص مقبرہ میں آپ کو دفن کیا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے اور انکو اسی گروہ مقدس کے ساتھ محشور کرے جس کی محبت کا ایک شمہ اُن کے دلمیں تھا۔ آمین فقط۔

دیباچہ مؤلف ینابیع المودۃ رح

خطبہ مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الذی ابدع الوجود و افاض الجود واظہر شئونہ و ابرز نورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل خلق خلقہ وعلمہ بالقلم وعلم الانسان ما لم یعلم وھو المتفضل المفیض بالامتنان والمتطول المکرم بالاحسان وانہ بالجود الاعم علی العالمین منان وبالرحمۃ الواسعۃ علی الکل حنان تقدست اسماؤہ وتعالت الاؤہ وحدہ لا شریک لہ ولا لہ مثل ولا ضد ولا لہ زوجۃ ولا ولد بل ھو اللہ احد الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد وھو ذو المواھب السنیۃ وذو الالاء الجلیلۃ وذو النعماء الجمیلۃ وصاحب الرحمۃ الواسعۃ والبرکات النامیۃ الکثیرۃ وھو الذی خلق اول من نور ذاتہ الاقدس حقیقۃ المحمدیۃ التی ھی جامعۃ للعوالم الغیبیۃ والشھودیۃ ومحیطۃ بالمقامات الملکوتیۃ والجبروتیۃ وجعل محمداً خیر خلقہ وسید العوالم فی ایجادہ فلھذا ختم بہ انبیائہ وابقی دینہ وشرائعہ الی یوم

تمام حمد وثنا صرف اسی ذات بزرگ کو زیب دیتی ہے جس نے عالم کو پیدا فرمایا اور اسکو اپنے کرم سے مستفید فرماکر اپنے طرح طرح کے کرشمے ظاہر کئے اور سب سے پہلے اپنے نور یعنی جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق فرماکر قلم کے ذریعہ سے انکو علم عطا کیا اور انکو وہ سب کچھ سکھلایا جس کو وہ نہیں جانتے تھے پس وہ ہی ہے جو بغیر سوال کے فضل کرتا ہے اور ہر وقت اپنے احسان کا دروازہ کھلا رکھتا ہے اسکی سخاوت سب کے لئے عام ہے اور اسکی رحمت جملہ مخلوق کو احاطہ کئے ہوئے ہے وہ ہی سب سے بڑا محسن اور رحیم ہے اسکے اسماء مبارک پاکیزہ اور انعامات اعلیٰ ہیں اور وہ ہی وحدہ لاشریک ہے نہ کوئی اس جیسا ہے نہ کوئی اس کے مقابل ہو سکتا ہے۔ وہ عیال و اولاد کی آلائش سے بھی پاک ہے چنانچہ لم یلد ولم یولد خود اس نے اپنی شان میں فرمایا ہے۔ وہ بے نیاز ہے اس کی نعمتیں بے اندازہ ہیں اور اسکے اکرام بکثرت اور احسانات عظیم اسکی رحمت وسیع اور برکات بے شمار ہیں وہ ہی خداوند عالم ہے

الدين وبعثه الى كافة المكلفين بالهدايته
الكاملة الموصلة الى نعم الله ائمة الابديته والى
السعادة التامة السرمديته وارسله رحمة عظيمة
ونعمة جزيلة الى الثقلين واكرمه تلطفا
ولشرفه تعطفا بسيادة الكونين وجعله
برزخا بين الوجوب والامكان وعلة غائية
فى تكون الاكوان وقال فى حديث القدس
لولاك لما خلقت الافلاك وقال فى كتابه
وما ارسلناك الا رحمة للعالمين وقال
ما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا
وقال قل ان كان للرحمن ولد فانا اول
العابدين وقال ما ينطق عن الهوى ان
هو الا وحى يوحى ولله الحمد والشكر على
منه اذ جعلنا من امته نبيه وحبيبه صلى
الله عليه واله وسلم ومن ذريته وجعلنا
من اهل الجماعة وسنة ومنا المحبين
والمواديين لاهل بيته واله وصحبه ومن
المتمسكين باذيالهم واثارهم ومن المهتدين
بهدايهم وانوارهم وحظظنا الله باشتياق
تتبع تفاسير تنزيله ومطالعة كتب احاديث
نبيه صلى الله عليه وسلم ووفقنا بالانقياد
باوامر الله ونواهيه وبتعظيم انبيائه
ورسله عليهم السلام وباحترام اوليائه
وصلحاء عباده فلله الحمد بلا انقضاء وله
الشكر بلا انتهاء دايمان بدوامه
وباقيان ببقائه وصلى الله على ملوك
حظائر القدس ودوساء ابناء الجنس

جس نے سب سے پہلے اپنے نور سے حقیقت محمدی
کو پیدا کیا اور عالم غیب اور عالم ظاہر سب
اسپر روشن فرمائے اور اسکو مقامات ملکوتی اور
جبروتی کا رازدان بنا کر تمام مخلوق سے بہترین
قرار دیا پھر کل عالم ایجاد کا اسی کو منبع بنایا
اور خاتم الانبیاء کا لقب دے کر اس کی دین اور
شریعت کو قیامت تک کے لیے قایم کیا اور پھر
ہدایت مکمل دیکر جملہ مخلوقات کی رہبری کیلئے مبعوث
فرمایا وہ ہدایت ایسی ہدایت ہے جسپر کاربند
ہونے سے نعمت ہائے لازوال اور سعادات
ابدی حاصل ہوتی ہیں آنحضرت کی ذات بابرکات
کو دونوں جہان والوں کے لئے ایک بڑی نعمت قرار
دے کر دنیا میں بھیجا اور سب کا سردار بنا کر
آپ پر بھی لطف واحسان فرمایا اور اپنی اور مخلوق
کے درمیان واسطہ اور پھر دنیا ومافیہا کی
خلقت کا باعث بتایا چنانچہ حدیث قدسی ہے کہ اے
میرے پیغمبر اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک ہی کو پیدا
نہ کرتا۔

علاوہ ازیں خدائے عزوجل نے قرآن میں فرمایا ہے
کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور وما
ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا
اور قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین
وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ھذا
کا شکر اور احسان ہے اُسکے ازراہ کرم ہمکو ایسے بزرگ
نبی کی امت میں پیدا فرمایا اور پھر اسی کی نسل سے
متعلق کیا اور فرقہ اہل سنت والجماعۃ سے وابستہ
کیا اور اہل بیت نبوی اور اصحاب رسول کی محبت

من الرسل والانبياء والاوصياء والاولياء
والصديقين والشهداء والاصفياء و
الصالحين لاسيما على محمد وعلى اله الطيبين
الطاهرين الهادين واصحابه الكاملين
الناصرين المتادبين بادابه والمهذبين
باخلاقه والعارفين باشاره ثم صلوات
الله وسلامه وصلوات خلقه وخاتم
انبيائه سيدنا محمد وعلى اله واهل بيته
وعترته وصحبه دائماً ابداً ما دام الله وباقية
ببقاء الله ابداً سرمداً اللهم اجعلنا من
زمرتهم كما جعلنا من ذريتهم امين يا
رب العالمين

ہمارے دلوں میں ڈالی اور ان کے اقوال و
آداب سے ہمکو متمسک کیا اور ان کی ہدایات اور
انوار کی بدولت ہمکو راہ راست دکھلائی۔ بارالہا
توفیق عطا فرما کہ ہم قران کے پیروی شوق
سے کریں اور احادیث کی کتابوں کو شوق
سے پڑھیں اور نیک کاموں کو تیری مقدس
احکام کے بموجب اختیار کریں اور تیرے منع
کئے ہوئے امور سے باز رہیں اور انبیا اور
مرسلین علیہم السلام اور تیرے اولیا او صدیق
اور شہدا اور صالحین اور اصفیا اور عابدوں
کی تعظیم کریں اے رب العزت تیرے ہی لئے وہ
تمام عزت اور تعریف ہے جس کی کبھی انتہا
نہیں اور نیز وہ شکر یہ جس کی کوئی حد
نہیں اور یہ تعریف اور شکر یہ تیرے بقا
کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہے گا۔ خداوندا
ہماری دعا قبول فرما اور ان تمام عالم قدس کے
رہنے والوں اور تمام انبیاء مرسلین پر جو بنی
نوع انسان کے سردار ہیں خصوصاً حضرت
محمد مصطفےٰ اور ان کی طیب و طاہر اور نیک
ہدایت کرنے والی اولاد پر اور انکی ان اصحاب
پر جو دین و ایمان میں کامل اور اسلام کے
معاون اور جن پر حضرت کے اخلاق کا پورا
پورا اثر تھا اور جو پیغمبر خدا کے رازہائے مخفی
سے آگاہی رکھتے تھے اپنی رحمت نازل فرما۔
بارالہا ہماری یہ دعا بھی قبول فرما کہ آنحضرت
کے اہل بیت عترت اور اصحاب موصوف پر تیرے
اور تیرے فرشتوں اور تیرے تمام انبیا اور مرسلین

کی جانب سے بھی صلوات اور رحمت نازل ہو
اور اے خدا ہمکو ان کے زمرے میں اسی طرح داخل
کر جس طرح تونے ان کی نسل میں ہمکو پیدا کیا ہے
آمین یا رب العالمین

امّا بعد ان الله تبارك وتعالیٰ قال فی کتابه لحبیبه - قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ ومن یقترف حسنة نزد له فیها حسنا ان الله غفور شکور
وقال جل جلاله وتعالیٰ الاعلیٰ
انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا اوجب الله مودة قربی نبیه واهلبیت نبیه صلی الله علیه وعلیهم علیٰ جمیع المسلمین وانه تعالیٰ اراد تطهیرهم عن الرجس تطهیرا کاملا لانه ابتداء بکلمة انما التی هی مقیدة للانحصار اراده تعالیٰ علیٰ تطهیرهم واکد بالمفعول المطلق ولما کانت مودتهم علیٰ طریق التحقیق والبصیرة موقوفة علیٰ معرفة فضائلهم ومناقبهم وهی موقوفة علیٰ مطالعة کتب التفاسیر والاحادیث التی هی المعتمد بین اهل السنة والجماعة وهی الکتب الصحاح الستة من البخاری ومسلم والنسائی والترمذی وابی داود باتفاق المحدثین المتاخرین واما السادس من الصحاح فابن ماجه او الدارمی او الموطا فیه الاختلاف فجمع مناقب اهل البیت کثیر من المحدثین والفوها کتبا مفردة منهم احمد ابن حنبل والنسائی وسماه المناقب ومنهم ابو نعیم الحافظ الاصفهانی وسماه بنزول القرآن

اما بعد واضح ہو کہ خداوند تبارک وتعالےٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ کو اپنی پاک کتاب میں یہ حکم دیا کہ اے میرے پیغمبر تو اپنی اس امت سے کہدے کہ میں تم لوگوں سے تبلیغ احکام الٰہی کی کچھ اجرت نہیں مانگتا لیکن یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے اقربا سے مودۃ (لازوال محبت) رکھو اور کہ جو شخص نیکی کرے گا اس کے لئے ہم اسکی نیکی میں اور زیادہ خوبی پیدا کریں گے اور کہ ہم گناہوں کے معاف کرنے والے اور قدر دان ہیں۔
پھر ارشاد باری یہ ہے کہ اے میرے پیغمبران سب کو جتلا دے کہ اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ تیرے اہلبیت (نبوی) سے تمام رجس کو دور کرکے ان کو نہایت پاک اور پاکیزہ بنادیا ہے۔
پس ان احکام سے ظاہر ہے کہ ارادہ الٰہی اسپر قائم ہوا ہے کہ اہل بیت نبوی کو رجس سے کامل طور پر پاک کردے اور اس صورت میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان سے اور انکی اقربا سے مودۃ رکھے کیونکہ لفظ **انما** سے اس آیت میں ابتدا ہوئی ہے جو کلمہ حصر ہے اور مفعول مطلق جو ساتھ لگا ہوا ہے اس انحصار کی تاکید کرتا ہے واضح رہے کہ اس گروہ مقدس سے دلی اور لازوال محبت انکی صفات اور فضائل کے معلوم ہونے کے بغیر نہیں کی جاسکتی لہذا ضروری ہوا

فی مناقب اهل البیت ومنهم الشیخ محمد ابراهیم الجوینی الحموینی الشافعی الخراسانی وسماه فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والزهراء والسبطین ومنهم علی بن عمر الدارقطنی سماہ مسند فاطمه ومنهم ابوالمؤید موفق بن احمد اخطب خطباء الخوارزم الحنفی سماہ فضائل اهل البیت ومنهم علی بن محمد الخطیب الفقیه الشافعی المعروف با بن المغازلی سماہ المناقب ومنهم علی بن احمد المالکی سماہ فصول المهمة رحمهم الله وهؤلاء اخذوا الاحادیث عن مشائخهم بالسیاحة والاسفار وبالجد والجهد فی طلب الحدیث من اهل القریٰ والامصار فکتبوا فی کتبهم اسناد الحدیث الی الصحابی السامع الراوی بقولهم حدثنا او اخبرنا فلان مثل اصحاب الصحاح الستة ومنهم من جمعها وکتب منها کتاباً مفرداً اخذا عن کتب المفسرین والمحدثین المتقادمین کصاحب جواهر العقدین وهو الشریف العلامة السمهودی المصری رفع الله درجاته ووهب لنا برکاته وصاحب ذخائر العقبیٰ وصاحب مودة القربیٰ وهو جامع الانساب الثلثة میر سید علی بن شهاب الهمدانی قدس الله سرہ ووهب لنا برکاته وفتوحه ومنهم من ذکر فضائلهم فی کتبهم من غیر افرادٍ کتاب لها کصاحب الصواعق المحرقة وهو المحدث الفقیه الفاضل الشیخ ابن حجر الهیثمی الشافعی الثقة والمعتمد بین علماء الشافعیة و

کہ مختلف تفسیریں اور کتب احادیث مثلاً صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ صحیح نسائی۔ صحیح ترمذی۔ صحیح ابوداؤد کو غور سے پڑھا جائے یہ پانچوں کتابیں باتفاق محدثین متاخرین رحمہم اللہ علیہم مذہب اہل سنت والجماعت میں نہایت ہی صحیح ہیں۔

چھٹی کتاب یا تو صحیح ابن ماجہ ہے یا صحیح دارمی یا صحیح موطا کی تعیین میں اختلاف ہے،

اس کے علاوہ اور بہت سے محدثین نے بھی فضائل اہل بیت رسولؐ کو جمع اور تالیف فرمایا مثلاً امام احمد حنبل و امام نسائی ہیں کہ ان کی کتابوں کا نام مناقب ہوا پھر حافظ ابونعیم اصفہانی نے کتاب نزول القرآن فی مناقب اہل بیت تالیف کی اسی طرح شیخ محمد ابراہیم جوینی حموینی شافعی خراسانی نے اپنی کتاب کا نام فرائد السمطین فی فضائل مرتضیٰ والزہرا والسبطین رکھا۔

اور علی بن عمر دارقطنی نے اپنی کتاب کا نام مسند فاطمہ رکھا۔ ابوالمؤید موفق بن احمد سردار خطیبان خوارزم حنفی المذہب نے اپنی کتاب کو فضائل اہل بیت کے نام سے نامزد کیا علی بن محمد خطیب اور فقیہ شافعی معروف بہ ابن المغازلی کی کتاب مناقب کے نام سے موسوم ہے علی بن احمد مالکی کی کتاب فصول المہمہ کہلائے خدائے تعالےٰ ان مصنفین اور مولفین پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

یہ کل احادیث جو ان صاحبان نے اپنی اپنی کتابوں میں

صاحب کتاب الاصابة وهو شیخ الحافظ ابن
حجر العسقلانی الشافعی رحمهما الله وصاحب
جمع الفوائد الذی جمع فیه من الکتابین
الکبیرین احدهما جامع الاصول الذی
جمع فیه من الکتابین الکبیرین
مجد الدین ابی السعادات المبارک
بن محمد الاثیر الجزری الموصلی وثانیهما کتاب
مجمع الزوائد للحافظ نور الدین ابی الحسن
علی بن ابی بکر بن سلیمان الهیثمی جمع فیه
ما فی مسند الامام احمد بن حنبل وابی
یعلی الموصلی وابی بکر البزار ومعاجم
الطبرانی الثلاثة وصاحب کنوز الدقائق
وهو شیخ عبد الرؤف المناوی المصری
وصاحب جامع الصغیر وهو الشیخ جلال الدین
السیوطی المصری ومنهم من جمع الاحادیث
الواردة فی قیام القائم المهدی علیه
الصلواة والسلام کعلی القاری الخرسانی
الهروی وغیره فالمولف الفقیر الی الله المنان
سلیمان بن ابراهیم المعروف بخواجه کلان
بن محمد معروف المشتهر ببابا خواجه
بن محمد ابن ابراهیم المعروف ابن الشیخ
السید ترسون الباقی الحسنی البلخی القندوزی
غفر الله له ولهم ولآبائهم وامهاتهم ولمن
ولدوا بلطفه ومنه الف هذا الکتاب
اخذا من هؤلاء الکتب المذکورة و
من کتب علماء المعروف ملجا الی الله
ومستعیذا به من التعصب والجهل المرکب

درج کی ہیں وہ سب کے سب انھوں نے بڑی
سعی اور کوشش کے بعد اپنی اپنی پیران
طریقت سے اور نیز ملک کے مشہور اور غیر مشہور
مقامات میں پریشان ہو کر مختلف لوگوں کے
پاس سے فراہم کی ہیں اور صحت کی تصدیق کے
لئے یہ احتیاط کی ہے کہ ہر ایک سامع یا راوی
صحابی کا نام مثل انتظام صاحبان
صحاح ستہ حدیث کے شروع میں لکھ دیا ہے
ان میں بعض مولف ایسے بھی ہیں جنھوں نے
صرف احادیث اہلبیت کے متعلق جداگانہ
کتابیں تیار کر دی ہیں اور لکھ دیا ہے کہ ہمنے
یہ مضامین فلاں فلاں کتابہائے مفسرین
ومحدثین متقدمین سے اخذ کی ہیں مثلاً
صاحب جواہر العقدین یعنی شریف
علامہ سمہوری مصری رفع اللہ درجاتہ
ووہب لنا برکاتہ وصاحب ذخائر
العقبیٰ ومودۃ القربیٰ یعنی میر سید علی
بن شہاب ہمدانی ہیں جنہوں نے کتاب انساب
الثلاثہ بھی لکھی ہے اور بعض ایسے صاحب ہیں جنہوں
نے کوئی کتاب علیحدہ تو مرتب نہیں کی لیکن اپنی
کتابوں میں ایک ایک باب فضائل اہل بیت
سے مخصوص کیا ہے مثلاً صاحب صواعق
محرقہ یعنی محدث وفقیہ وفاضل شیخ بن حجر
ہیثمی شافعی وثقہ ومعتمد علمائے شافعی ومولف
کتاب اصابہ یعنی شیخ حافظ بن حجر عسقلانی
شافعی رحمہم اللہ اور صاحب کتاب جمع الفوائد
نے دو کتاب ہائے ضخیم رجامع الاصول

وکتم الحق وانکار الصدق واظہار الباطل وقبول ما لاطائل تحتہ. وسائلا متضرعا ملتجیا الی اللہ الہادی ان یلہمنا الحق والصدق ویہب لنا البصیرۃ و الرشد ویہدینا صراطا المستقیم بفضلہ العظیم ومنہ العمیم اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ یا مجیب یا قریب امین یا رب العالمین بعز ذاتک وجمیل صفاتک وباسمک الاعظم ورسولک الاکرم سیدنا محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم وسماہ ینابیع المودۃ لذی القربے وہم اہل العباء ووسائل السعادۃ العظمی ومعادن البرکات الکبری طلبا لرضاہ اللہ وشفاعتہ رسولہ وشفاعتہ اہل بیتہ ولیکون معہم فی جنات عدن بحدیث المرء من احبنا اللہ تبارک اللہ تعالے اکرم المسئولین واجود الجوادین وارحم الراحمین وہو حسبنا ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر ورتبتہ علی مقدمۃ وابواب

اور مجمع الزوائد سے) مصالحہ لیکر اپنے یہ کتاب طیار کی ہے **جامع الاصول** وہ کتاب ہے جس میں صحاح ستہ کے کل مضامین جمع کئے ہیں اور یہ کتاب شیخ حافظ مجد الدین ابی السعادات مبارک بن محمد اثیر جزری موصلی کی مولفہ ہے دوسری مجمع الزوائد ہے جسکو حافظ نور الدین ابی الحسن علی ابن ابی بکر بن سلیمان ہیثمی نے ترتیب دی ہے یہ اس مصالحہ سے مرتب ہوئی جو مسند امام احمد حنبل وابی یعلی موصلی اور ابا بکر بزار و معاجم طبرانی ثلثہ میں ہے۔

اسی طرح **کنوز الدقائق** کی کیفیت ہے کہ اسکے مولف کا نام نامی شیخ عبد الرؤف منادی مصری ہے۔ صاحب **جامع الصغیر** ہیں ان کا اسم مبارک شیخ جلال الدین سیوطی مصری ہے۔ بعض صاحبان مثلاً علی قاری خراسانی ہراتی وغیرہ نے وہ احادیث جمع فرمائے ہیں جو قیام قائم مہدی (یعنی امام آخر الزمان) علیہ السلام کے متعلق ہیں پس محبہ مولف حقیر سلیمان بن ابراہیم معروف بہ خواجہ کلاں بن محمد عرف بن باباخواجہ ابراہیم بن محمد معروف بہ ابن شیخ الطریقۃ سید ترسوم الباقی حسنی بلخی قندوزی غفر اللہ لہم نے اس کتاب کو ان جملہ مندرجہ بالا کتابوں سے اور نیز کتابہائے علماء حروف سے ترتیب دیا اور اس دوران میں خدائے تعالے سے اس امر کے لئے دعا بھی مانگتا رہا کہ مجھے

تعصب مذہبی اور نادانی اور جہل مرکب اور
حق کو چھپانے اور صحیح قول سے انکار کرنے اور
جھوٹ کے اظہار اور غلط بات کو تسلیم کر لینے
سے اپنی پناہ میں رکھے اور اسی اپنے مالک
سے جو راہ نما ہے گریہ و بکا کے ساتھ یہ دعا
کرتا رہا کہ وہ سچی بات کا الہام مجھے فرمادے
اور راہ درست دکھلادے اور میری آنکھیں
کھولدے اور میرے لئے ہدایت آسان کردے
اور اپنے فضل عظیم و احسان عمیم کے تصدق
سے میری رہنمائی فرمائے اور اپنے طریق
مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور میں یہ
دعا پڑھتا جاتا تھا جو عربی میں لکھی ہے
اس کتاب کا نام میں نے ینابیع المودۃ
(ینابیع عربی میں چشمہ کو کہتے ہیں اور مودۃ
اول درجہ کی محبت کا نام ہے) اس وجہ سے
رکھا کہ اس میں (جناب پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفٰے
کی عزیزوں کی فضیلت درج ہے اور یہ صرف
وہ عزیز ہیں جو اہل عبا کہلاتے ہیں (یعنی وہ چار
نفوس مقدس جنکو حضورؐ نے اپنی عبا رمبارک
میں چھپاکر اردگرد رہنے والوں اور تمام
خلائق کو دکھلادیا کہ میرا یہ گروہ مقدس
علیحدہ ہی ہے) یہ ہی اہل عبا ہیں لوگوں کے
لئے جو اعلیٰ ترین سعادت کے حاصل کرنے کا
ذریعہ ہیں اور یہ ہے گروہ بڑی بڑی برکتوں
کے کانیں ہیں یعنی اپنی اپنی عقیدت کے موافق
جو بارگاہ الٰہی سے چاہو ان کے ذریعے
لو) مختصر یہ ہے کہ میری غرض اس کتاب کی

یہ ہے کہ اس خدمت کے ذریعہ سے خدائے تعالیٰ
جل شانہ وجل جلالہ مجھ سے رضامند ہو اور جناب
پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان
کے اہلبیت (وہ ہی اہل عبا) قیامت کے دن
بارگاہ خداوندی میں میرے شفیع ہوں اور بفحوائے
حدیث شریف المرء مع احب یعنی جسکو جس سے
محبت ہے اسکا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جنت میں
مجھے بھی ان کے ساتھ جگہ ملجائے اور چونکہ خداوند
عالم سب سے زیادہ کریم اور جواد اور سب سے زیادہ
رحیم ہے لہذا اس دعا کے قبول فرمانے کے لئے
وہ نعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر ہے اس کتاب
کو میں نے ایک مقدمہ اور ایک سو باب پر مشتمل
کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المقدمہ

فی ان التصلیۃ والتسلیمۃ علے الال والاصحاب ثابتۃ فی کتاب اللہ وقول رسول اللہ وقول اصحاب الکرام

(۱) فی الشفاء قال تعالٰے

ھوالذی یصلے علیکم وملئکتہ وقال تعالٰے خذمن اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم وقال اللہ تعالٰی اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ وقال النبی اللھم صل علٰے آل ابی اوفی وکان اذا اتاہ قوم بصدقتھم قال اللھم صلی علی آل فلان

مقدمہ ینابیع المودۃ

بدیں مضمون کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب پر درود وسلام بھیجنا کتاب خدائے تعالٰے اور اقوال رسولخدا اور اصحاب کرام سے ثابت ہے

(۱) کتاب شفا میں درج ہے کہ باری تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ھوالذی یصلی علیکم وملئکتہ (احزاب پارہ ۲۲۔ رکوع ۳ کہ خود خدائے تعالٰی اور اس کے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں۔

اور پھر یہ ارشاد ہے کہ خذمن اموالھم صدقۃ لآیہ (توبہ پارہ ۱۱ رکوع ۲)

اے پیغمبر ان کے مال کی زکواۃ لے لیا کرو اور ایسا کرنے سے تم اُن کو پاک اور صاف کردوگے اور پھر اُن کے لئے دعا کرو اسی طرح پھر ارشاد خدا ہے کہ۔

اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ (البقرہ پارہ ۲ رکوع ۳)

یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی رحمت اور عنایت ہے چنانچہ ان ہی احکام کی تعمیل میں جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بار الٰہا تو آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔ اور جب کبھی کوئی قوم مال زکواۃ لیکر آتی تو آپ فرماتے تھے کہ یا خدا آل فلاں پر رحمت نازل کر

۲ عن انس بن مالک قال کنا ندعوا لاصحابنا بالغیب فنقول اللھم اجعل منک علی آل فلان صلوات قوم ابرار الذین یقومون باللیل و یصومون بالنھار اخرجہ الشفاء

۲ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم اپنے دوستوں کے لئے ان کی عدم موجودگی میں بھی یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا تو اپنی جانب سے آل فلاں پر ایسی رحمت پہنچا دے جیسے تو نے رات کو عبادت اور دن میں روزہ رکھنے والوں کے لئے مخصوص کی ہے۔

۳ و فی جمع الفوائد عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان ابی من اصحاب الشجرۃ وکان النبی اذا اتاہ قوم بصدقتھم قال اللھم صل علی فلان فاتاہ ابی بصدقتہ فقال اللھم صل علی آل ابی اوفی للشیخین وابی داود و نسائی

۳ اور کتاب جمع الفوائد سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن اوفی کا بیان ہے کہ میرا باپ اصحاب الشجرہ میں سے تھا۔ وہ کہتا تھا کہ جب کسی قوم کی جانب سے مال زکواۃ آتا تو حضور دعا فرماتے کہ الہٰی فلاں شخص پر رحمت نازل فرما اور کہ جب کبھی میرا باپ زکواۃ لیکر حضور نبوی میں حاضر ہوتا تو آپ دعا دیتے کہ آل ابی اوفی پر رحمت ہو۔ یہ ہے مضمون صحیح بخاری اور مسلم میں اور نیز ابی داؤد اور نسائی میں موجود ہے

۴ و فی سنن ابی داؤد عن جابر بن عبد اللہ ان امرأۃ جائت الی النبی فقالت یا رسول اللہ صل علی وعلی زوجی فقال صلی اللہ علیک وعلی زوجک

۴ اور سنن ابن داؤد میں جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ کسی عورت نے حضور سے التجا کی کہ یا رسول اللہ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے خیر فرما دیجئے تو آپ نے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک یعنی تجھ پر اور تیرے شوہر پر رحمت خدا نازل ہو

۵ و فی جمع الفوائد فی باب فضل الصلواۃ بالجماعۃ ابو ھریرۃ رفعہ فاذا صلی الرجل لم تزل الملئکۃ تصلی علیہ مادام فی مصلاہ اللھم صل علیہ اللھم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلواۃ ما انتظر الصلواۃ للستۃ الا نسائی

۵ اور اسی طرح کا مضمون جمع الفوائد کے باب نماز جماعت میں ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو جب تک جائے نماز پر رہتا ہے فرشتے اسکے لیے برابر یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے خدا اس شخص پر

رحمت نازل فرما اور جس قدر وقت اس شخص کا نماز
کے انتظار میں صرف ہوتا ہے وہ حالت نماز ہی میں
شمار ہوتا ہے۔ یہ حدیث صحاح ستہ میں باستثنائے
نسائی موجود ہے۔

٦ ابوامامہ ذکر للنبی ﷺ رجلان عالم وعابد فقال
فضل العالم علی العابد کفضل علی ادناکم ان
الله وملائکته یصلون علی النبی واهل السموات
والارض حتی النملة فی جحرها والحیتان فی البحر
یصلون علی معلم الناس الخیر للترمذی

٦ ابو امامہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے ایک عالم اور ایک عابد کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ
عالم کو عابد پر اس قدر ترجیح ہے جیسے تم حاضرین میں سے کسی ادنی حالت آدمی
پر مجھے ترجیح ہے کیونکہ خدائے کریم اور اس کے فرشتے اور
ساکنان آسمان و زمین حتی کہ چیونٹی اور ماہی اپنی
اپنی جگہ سے عالم پر اس وقت درود بھیجتے ہیں جب
وہ کسی کو علم دین پڑھاتا ہے یہ حدیث ترمذی
میں ہے۔

٧ وفی باب طاعة الامام عوف رفعه خیار ائمتکم
الذین تحبونهم ویحبونکم وتصلون علیهم ویصلون
علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونهم
ویبغضونکم وتلعنونکم ویلعنونکم قلنا
افلا تنابتهم قال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰة للمسلم

٧ باب اطاعت امام کے متعلق عوف نے مرفوعاً یہ حدیث روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے بہترین امام تمہارے
لئے وہ ہیں کہ جن سے تم کو محبت ہو اور ان کو بھی
تم سے ویسی ہی محبت ہو وہ تمہارے لئے نزول
رحمت کی دعا کرتے ہوں اور تم ان کے لئے۔ اور کہ
بدترین امام وہ ہیں کہ تم ان سے دشمنی رکھتے ہو
اور وہ بھی تمہارے مخالف ہوں اور تم ان پر لعنت
کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں،
راوی نے عرض کیا کہ حضور ایسے اماموں کو ہم دفع
کرتے رہیں تو حضور نے جواب دیا کہ جب تک وہ
تمہارے درمیان رہ کر نماز پڑھتے ہیں تب تک
کچھ نہ کہو۔ للمسلم
یعنی جب تک وہ شرع کی ظاہری طور پر بھی پیروی کرتے
ہیں تب تک معترض نہ ہو۔

٨ وفی الکتاب الاصابة فی ترجمه سعد بن عبادہ

٨ کتاب اصابہ کے ترجمہ سعد بن عبادہ میں احمد نے

روی احمد عن قیس بن سعد زارنا النبیؐ فی منزلنا فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ ثم رفع یدہ فقال اللہم اجعل صلواتک ورحمتک علی اٰل سعد بن عبادہ وروی ابی داود من حدیث قیس بن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قال اللہم اجعل صلواتک ورحمتک علی اٰل سعد بن عبادہ

قیس بن سعد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہمارے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ساتھ ہی دست دعا بلند فرماکر کہا کہ یارالٰہا تو اپنی درود اور رحمت آل سعد بن عبادہ پر نازل فرما۔

اور ابی داؤد کہتا ہے کہ پیغمبر نے یہ بھی دعا فرمائی تھی اللہم اجعل صلواتک ورحمتک علی اٰل سعد بن عبادہ

۹ و فی ترجمہ کدیر القیسی من الصحابۃ یقول فی التشہد فی الصلواۃ اللہم صل علی النبی والوصی

۹ ترجمہ کدیر القیسی میں جو قیسی صحابی سے منسوب ہے ذکر ہے کہ نماز میں تشہد کے اندر وہ کہا کرتا تھا کہ اللہم صلی علی النبی والوصی یعنی خدا تو نبیؐ اور اس کے وصیؐ پر رحمت نازل فرما

۱۰ و فی ترجمہ میثم کان لہ صحبۃ من عادتہ اذا ذکر علیا یصلی علیہ

۱۰ اور ترجمہ کتاب میثم میں لکھا ہے کہ میثم کے چند اصحاب کی عادت تھی کہ جب علی مرتضیٰ کا ذکر آتا تو وہ کہتے کہ یارالٰہا ہماری طرف سے حضرت علی پر درود پہنچا دے

۱۱ و فی دیوان علیؑ کرم اللہ وجہہ قال خطابا لقریش فی مدح عمہ حمزۃ صلی اللہ علیہ

۱۱ دیوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں یہ مضمون موجود ہے کہ حضرت علیہ السلام نے قریش سے خطاب کیا اور اپنے چچا حضرت امیر حمزہ کی تعریف میں فرمایا۔

اشعار

ومن قتلتم علی من کان من عجب
منا فقد صادفوا خیر فقد سعدوا
لھم جنان من الفردوس طیبۃ
لا تعتریھم بھا حر و لا صرود

اشعار

تم نے ہم میں سے امیر حمزہ کو مار ڈالا، تو یہ کوئی فخر کا مقام نہیں ہے کیونکہ ان کو سعادت اور نیکی مل گئی۔

ان کے لئے بہشت میں باغ مہیا ہوگئے ہیں اور ان باغوں میں نہ تو گرمی محسوس ہوتی ہے اور نہ سردی،

صلے اللہ علیہم کما ذکروا
فرب مشہد صدق قبلہ شہدوا

جب امیر حمزہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان پر درود بھیجا جاتا ہے۔ اُن کے اس مرتبہ پر پچھلے امور گواہ ہیں۔

قوم وفوا لرسول اللہ واحتسبوا
شم العرانین منہم حمزۃ الاسد

جس قوم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری کی اور ان کی نسبت نیک گمان رکھا وہ بڑے شجاع اور عزت والے لوگ ہیں اور اُن میں سے ایک شیر امیر حمزہ ہیں (قوم سے مراد صرف خاندان بنی ہاشم ہے کیونکہ جنگ احد کا یہ قصہ ہے اور اس جنگ میں سوائے بنی ہاشم کے سب فرار ہو گئے تھے)

لیسوا کقتلی من الکفار ادخلہم
نار الجحیم علی ابوابہا رصد

اس قوم کے شہدا کو کشتگان کفار نہ سمجھو کیونکہ کفار تو جہنم میں گئے اور زیر نگرانی پاسبان دوزخ میں

۲۔ وفی اول الفتوحات المکیۃ کتبہا الشیخ الاکبر بیدہ عند ذکر علی صلی اللہ علیہ فمن ہذہ الآیات والاحادیث علمنا ان لا تکون التصلیۃ والتسلیمۃ علی الانبیاء والملائکۃ مختصا لہم والدلیل مشروعیۃ التصلیۃ والتسلیمۃ فی الصلوٰۃ بامرہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد والسلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ولمشروعیۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حین الفراغ عن الصلوٰۃ وحین الملاقات وتبلیغ المسلم التسلیمۃ الی اخیہ المسلم برسول او بالکتابۃ الیہ وانما نشأ ہذا القول بانما مختصان للانبیاء والملائکۃ من التعصب بعد افتراق الامۃ نسأل اللہ ان یعصمنا عن التعصب۔

۲۔ اور کتاب فتوحات مکیہ کے شروع میں شیخ الاکبر نے بھی اپنے قلم سے علیؑ مرتضیٰ کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ لکھا ہے اندریں صورت ان آیات واحادیث سے ثابت ہے کہ درود وسلام صرف انبیاء و ملائکہ ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے دوسری دلیل شرعی یہ ہے کہ نماز میں بموجب حکم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اللہم صل علی محمد وآل محمد وبارک علی محمد وعلی آل محمد والسلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پڑھا جاتا ہے (اور اس میں علیؑ داخل ہیں)

ایک مزید دلیل یہ بھی ہے کہ شرعاً خاتمہ نماز پر اور بروقت ملاقات مومنین اور رسم سلام باہم مسلمانان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا جاتا ہے اور خطوط میں بھی یہ لکھنا ایک رسم ہے

پس ظاہر ہے کہ جس وقت سے امت بوجہ تعصب گروہ در گروہ ہو گئی اسی وقت سے لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ درود صرف انبیا اور ملائکہ کے لئے مخصوص ہے یا خدا تو بلائے تعصب سے ہمکو بچالے۔

۱۳۔ وعن جعفر الصادق قال فی تفسیر ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی قال الصلواۃ من اللہ عزوجل رحمۃ للنبی ومن الملائکۃ تزکیہ ومدحہ لہ ومن المومنین دعامنہم لہ۔

۱۳۔ اور حضرت جعفر الصادق علیہ السلام ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ درود منجانب اللہ تعالیٰ اس کے نبی پر ایک رحمت ہے اور ملائکہ کی طرف سے یہی درود ان کی تعریف اور توصیف ہے اور جب یہ مومنین کی طرف سے ہو تو پیغمبر کے لئے ایک دعا ہے۔

۱۴ وفی جواہر العقدین والصواعق المحرقۃ روی من النبی قال لاتصلوا علی الصلواۃ البتر وقالوا وما الصلواۃ البتر یارسول اللہ قال تقولون اللہم صل علی محمد وتسکتون بل قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد

۱۴ جواہر العقدین اور صواعق محرقہ میں حضرتؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے لوگو مجھ پر ناقص درود نہ بھیجو لوگوں نے اسکی تشریح کی درخواست کی (معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے آنجناب کی حیات ہی میں حضرتؐ کی آل سے اپنا باطنی تعلق قطع کر دیا تھا اور صرف اللہم صل علی محمد پڑھ کر خاموش ہو جاتے تھے اسی وجہ سے آپنے ان لوگوں کو بتلا دیا کہ یہ درود نا مکمل ہے) جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ مکمل درود یہ ہے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد اور کہ تم لوگ اسی طرح پڑھا کرو

۱۵۔ واخرج ابو نعیم الحافظ وجماعۃ المفسرین عن مجاہد وابی صالح ہما عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال الیاسین آل محمد ویاسین اسم من اسماء محمد،

۱۵۔ حافظ ابو نعیم اور ایک جماعت مفسرین قرآن نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھا ہے کہ الیاسین سے مراد آل محمد ہے اور کہ یاسین بھی حضرت کا ایک نام ہے

۱۶۔ وفی عیون الاخبار عن الریان بن الصلت قال ان الامام علی بن موسی الکاظم علیہ السلام فی مجلس المامون وقد سئل عن تفسیر قولہ تعالیٰ

۱۶۔ اسی طرح کتاب عیون الاخبار میں بحوالہ ریان بن صلت لکھا ہے کہ دربار مامون رشید میں حضرت علی ابن موسیٰ کاظمؑ سے سلام علی الیاسین کی تفسیر

سلام علے الیاسین قال حدثنی ابی عن ابائه
عن امیر المومنین علے قال یٰسین محمد ونحن
الیاسین فقالت العلماء الذین حوله یاسین محمد
صلے اللہ علیہ والہ وسلم لم یشك فیه واحد
ثم قال الامام ان اللہ اعطے محمد فضلا عظیما
وذالك انه لم یسلم علی آل احد من الانبیاء
الا آل محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم فقال سلام
علے آل یاسین ان اللہ تبارك وتعالے قال
فی قصة الیاس النبی علیه السلام سلام
علی الیاسین لو کان مراده تعالے هذه النبی
لقال سلام علے الیاس وان قیل انه
تعالے سلم علے جمیع الیاس فقلنا ان الیاس
واحد لا متعدد ومع انه لو کان الیاس
ثلثة او اکثر لقال سلام علے الالیاسین
بالمعرف باللام لان قاعدة الجمع بالتعریف
باللام ولما بشر اللہ الصابرین من المومنین
بالصلوٰة والرحمة قال محمد صلے اللہ علیہ واٰله
الیق واجدر بالصلوٰة والرحمة ولما کانت
تصلیة المومنین الدعاء فالاحسن والاولی
والاکثر ثوابا ان یکمل المومن دعاءه
للنبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم بضم اٰله کما
ورد عن الائمة من اهل البیت فی مناجاتهم
ودعواتهم بضم الاول حیث قال اللهم صل
علے محمد وعلے آل محمد باعادة کلمة علے اولغیر
عادتها اکتفاء بالعطف ثم ان العلماء اصطلحوا
فی التصلیة والتسلیمة علے الانبیاء والملائکة
علیهم السلام عند ذکرهم والترضیة علے

پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ میرے باپ دادا علیہم
الصلوٰۃ والسلام نے جناب امیر المومنین علی ابن
ابیطالب علیہ السلام سے یہ حدیث روایت
فرمائی ہے کہ لفظ یاسین سے صرف حضرت محمد مصطفیٰ
مراد ہیں اور ہم لوگ (یعنی اہل بیت پیغمبر) آل یٰسین
ہیں اور کہ اس زمانہ کے علماء میں سے کسی ایک
کو بھی "یاسین" سے حضرت کی ذات اقدس مراد
ہونے میں شک نہ ہوا

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ
نے اپنے آخر الزمان پیغمبر کو یہ بھی ایک فضل
عظیم عطا فرمایا ہے کہ ان کی آل تک پر بایں
طرز سلام علی الیاسین اپنا سلام پہنچایا۔
حالانکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی آل اس
فضل سے محروم رہ گئی اور قرآن میں حضرت
الیاس کا ذکر ہے اور جہاں "سلام علیٰ ال یاسین"
اب موجود ہے وہاں اگر خدائے تعالےٰ کی مراد واقعی
حضرت الیاس سے ہوتی تو "سلام علی الیاس" فرماتا
یعنی (تنہا الیاس اگر یہ اعتراض ہو کہ اللہ
تعالےٰ نے اپنا سلام الیاس کی جماعت پر بھیجا ہے
اور اس لئے جمع کا صیغہ الیاسین استعمال فرمایا ہے
تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت الیاس فرد واحد تھے
اور متعدد آدمی نہ تھے اور لو فرضنا الیاس تین تھے
یا تین سے زیادہ تو اس صورت میں صیغہ جمع کے لئے
سلام علی الالیاسین قرآن میں ہوتا۔ یہ قاعدہ ہے
کہ جمع کے صیغہ کو اسم معرفہ بنانے کے لئے اصل لفظ پر
ایک الف ولام اور بڑھایا جاتا ہے۔
لہذا لفظ الیاسین نہیں ہے بلکہ آل یٰسین ہے

الآل والاصحاب رضی اللہ عنہم عند
ذکرہم فلا منازعۃ فی الاصطلاح لکن
کثیرۃ الثواب وجزیل الاجر فی متابعۃ
اللہ حیث سلم علی الآل فی قولہ سلام
علی الیاسین وفی قولہ ھو الذی علیکم
وملائکتہ وفی قولہ اولئک علیہم صلوٰۃ
من ربہم ورحمتہ وفی متابعۃ رسولہ حیث
صلی علی الآل فی قولہ سلام علی الیاسین
وفی قولہ ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ
وفی قولہ اولئک علیہم الصلوٰۃ من ربہ و
رحمۃ وفی متابعۃ رسولہ حیث قال بامرہٖ
اللہم صل علی آل ابی اوفی وآل فلان لمن قال اللہم صل
علی حمزہ او علی علیؓ او علی غیرہما او قال صلوات
اللہ علیہ او قال صلی اللہ علیہ او سلام
اللہ علیہ او علیہ السلام بالافراد او بالجمع
فقد اتبع اللہ ورسولہ اتباعاً کاملاً
مع انہ صلی اللہ علیہ وسلم امر امتہ
ان یضم الہ عند التصلیۃ لہ فی التشہد
فی الصلوٰۃ ونہاہم عن الصلوٰۃ البترا
فمن اکمل دعایہ للنبی صلی اللہ علیہ والہ
وسلم بضم الہ فقد استحصل کمال رضاء اللہ
ورضاء رسولہ واجزل اللہ اجرہ لانہ
صلی اللہ علیہ وسلم منہم وہم منہ بدلیل
صلی اللہ علیہ وسلم ادخل نفسہ الکریمۃ
المبارکۃ فی الآل۔

بموجب تفسیر علمائے متقدمین اور اس سے آل محمد مراد
ہیں اور جہاں کہیں قرآن میں خدائے تعالیٰ نے
مومنین میں سے گروہ صابرین کو صلواۃ و رحمت کی بشارت
دی ہے وہاں بھی رسول اللہؐ بدرجہ اولیٰ اس
درود و رحمت کے مستحق ہیں اور چونکہ صلواۃ من
جانب مومنین محض دعا ہی ہے پس بہتر اور اولیٰ اور
باعث ازدیاد ثواب یہ ہوگا کہ ہر مومن اپنی دعا کو اپنے
پیغمبر کے لیے درود میں لفظ آل کا اضافہ کر کے
مکمل کرے چنانچہ آئمہ اہلبیت اپنی مناجات اور دعاؤں
کے وقت درود میں لفظ آل کو چسپاں فرماتے رہے ہیں
مثلاً اللہم صل علی محمد و آل محمد اور انھوں نے کبھی تو
مابین الفاظ محمد و آل محمد لفظ علی لگایا اور کبھی نہیں
لگایا اور صرف حرف عطف کو درمیان میں لانا کافی
سمجھا ہے، علماء نے بھی یہ ایک قاعدہ قرار دیدیا ہے
کہ جب انبیاء اور ملائکہ علیہم السلام کا ذکر آ ئے
تو انپر درود و سلام پڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰؐ کی آل اور
ان کے اصحاب کے لیے بغرض حصول رضائے خداوند
عالم دعا کیجائے اور اس سے احکام الٰہی کی تعمیل
ہو جاتی ہے اور بڑا ثواب اور اجر بزرگ ملتا ہے کیونکہ
خدائے تعالےٰ خود بھی حضرت کی آل پر درود بھیجتا ہے
جیسا کہ سلام علیٰ آل یاسین اور آیت دیگر اولئک علیہم
صلواۃ من ربہم ورحمۃ سے ظاہر ہے اور اس درود
میں اضافہ آل سے پیغمبرؐ کے ارشاد کی تعمیل بھی ہو جائے
گی کیونکہ وہ خود فرماتے رہے ہیں اللہم صل علیٰ آل ابی
اوفی و آل فلاں پس جو شخص بہ تعمیل سنت پیغمبر
درود اسطرح پڑھے اللہم صل علی حمزہ یا اللہم علی
علیؑ وغیرہ یا یہ کہے صلوات اللہ علیہ یا

صلے اللہ علیہ یا کہے سلام اللہ علیہ یا کہے علیہ یا علیہم السلام بصیغہ واحد یا جمع یقیناً اُس نے خدا اور رسول خدا کی مکمل اطاعت کی کیونکہ خود حضرت ہی کا تو حکم ہے کہ میری امت نماز پڑھتے ہوئے دعائے تشہد میں درود پڑھنے کے وقت لفظ آل ضرور بڑھا کرے اور ہرگز ناقص درود نہ پڑھے اور جس کسی نے پیغمبر کے اس ارشاد کی تعمیل میں درود میں آل کا لفظ بڑھا دیا اس نے اللہ اور اُن رسول کی رضامندی حاصل کرلی اور اللہ تعالےٰ اسکو جزائے خیر دے گا رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ میری آل مجھ سے اور میں آل سے ہوں اور لفظ آل کو درود میں چسپاں کرنے کے لئے یہ بڑی دلیل ہے کہ حضور نے اپنے کریم اور مبارک نفس کو اپنی آل میں شامل فرمایا ہے

۱۷ کتاب اصابہ میں قصہ مہران غلام حضرت سرور کائنات میں ثوری نے عطا کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ بی بی ام کلثوم کے پاس کچھ صدقہ کی چیزیں پہنچیں اور اُنھوں نے اسکے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ مہران مذکور نے مجھکو مطلع کیا ہے کہ حضور فرماتے رہے ہیں کہ ہم آل محمد ہیں صدقہ ہم پر حلال نہیں ہے اور چونکہ مہران اُن کے گھر کا خادم ہے لہذا وہ بھی قوم میں داخل ہے

۱۸ قصہ رشید بن مالک میں روایت ہے کہ وہ حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے خرما کا طبق حضرت کی خدمت میں پیش کیا اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ صدقہ لایا ہوں آپ نے فوراً وہ طبق حاضرین کی جانب سرکا دیا لیکن جناب امام حسن نے ایک خرمہ اس میں سے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا تو حضور نے فوراً

۱۷ فی الاصابہ فی ترجمہ مہران مولی رسول صلعم روی الثوری عن عطا بن السائب قال اتیت ام کلثوم لبشی من الصدقۃ فردتھا وقالت حدثنی مہران انہ قال قال رسول اللہ انا ال محمد لا تحل لنا الصدقۃ وموالا القوم منہم،

۱۸ فی ترجمہ رشید بن مالک قال کنت عن النبی جاء رجل بطبق علیہ تمر فقال ھذا صدقۃ فقدمھا الی .... القوم والحسن بین یدیہ فاخذ تمرۃ و فادخلھا فی فمہ ثم ادخل النبی اصبعہ فی فمہ فنزعھا ثم قال انا ال محمد لا ناکل الصدقۃ

انگلیاں انکے منہ میں ڈالی اور خرما نکال دیا اور فرمایا کہ ہم آل محمد ہیں صدقہ نہیں کھا سکتے۔

١٩ وفی جواهر العقدین عن الحسن بن علی قال کنت مع جدی ﷺ علی جریف من الصدقة فاخذت منها تمرة فالقیتها فی فمی فادخل جدی بیده فی فمی فاخذها بلعابها فقال لی اما شعرت انا ال محمد لا تحل لنا الصدقة رواه احمد والطحاوی واسناده قوی جید،

١٩ جواہر العقدین میں امام حسنؑ سے منقول ہے کہ میں اپنے نانا کی خدمت میں حاضر تھا ناگاہ خرمہ ہائے صدقہ کیطرف سے میرا گذر ہوا میں نے اس میں سے ایک دانہ اپنے منہ میں ڈالا ہی تھا کہ نانا صاحب قبلہ نے میرے منہ میں انگلی ڈال کر اسکو مع لعاب کے نکال پھینکا اور فرمایا کہ تم یہ نہیں جانتے کہ ہم آل محمد پر صدقہ حلال نہیں ہے۔ اس حدیث کو احمد اور طحاوی نے بڑی اسناد کے حوالے سے روایت کیا ہے

٢٠ - اخرج حافظ ابن جمال الدین زرندی عن ابی الطفیل وجعفر بن حیان قال خطب الحسن بن علی رضی الله عنهما بعد وفات ابیه قال ایها الناس انا ابن البشیر وانا ابن النذیر وانا ابن السراج المنیر وانا ابن الذی ارسل رحمة للعالمین وانا ابن الداعی الی الله وانا من اهل البیت الذین اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا وانا من اهل البیت الذین کان جبرئیل ینزل علیهم وانا من اهل بیت الذین افترض الله مودتهم فقال سبحانه وتعالی قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی ومن یقترف حسنة نزد له فیها حسنا واقتراف الحسنة مودتنا ولما نزلت یا ایها الذین صلوا علیه وسلموا تسلیما قالوا یا رسول الله کیف الصلوة علیک فقال قولوا اللهم صل علی محمد وآل محمد فحق علی کل مسلم ان یصلی علینا فریضة واجبة واحل الله خمس الغنیمة لنا کما احل له وحرم الصدقة علینا کما حرم علیه فاخرج جدی یوم المباهلة من الانفس ابی ومن البنین

٢٠ - حافظ جمال الدین زرندی جعفر بن حیان کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ بعد رحلت جناب علیؑ جناب امام حسنؑ نے یہ خطبہ پڑھا۔

کہ اے حاضرین میں ہی تو خدا کی نعمتوں کی بشارت دینے والے کا پسر ہوں اور میں ہی خدا کے عذاب سے ڈرانے والے کا لخت جگر اور میں ہی سراج منیر کا دلبند ہوں اور میں ہی اسکا بیٹا ہوں جسکو خدا نے تمام عالموں کے لئے اپنی رحمت بنا کر بھیجا ہے اور میں ہی اس کا بیٹا ہوں جو تمکو خدا کی جانب بلانے والا ہے اور میں اس گروہ اہلبیت کا ایک فرد ہوں جنکی شان میں خدا نے انما یرید اللہ لیذہب الخ فرمایا ہے اور اسی اہلبیت میں بھی داخل ہوں جن پر جبرئیل نازل ہوتے تھے اور جن اہلبیت سے دلی محبت رکھنے کو خدا نے واجب قرار دیا انہی میں سے ایک میں ہوں چنانچہ خدا اس طرح فرماتا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا۔ الآیۃ اور کہ اس آیت میں اقتراف الحسنہ سے مراد صرف ہم سے دلی محبت رکھنا ہے اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ الخ تو حاضرین نے حضور سے پوچھا کہ جناب قبلہ آپ پر درود کس طرح بھیجیں تو حضور

انا واخی الحسین ومن النساء فاطمۃ ای
فنحن اهله ولحمه ودمه ونحن منه وهو
منا وهویاتیناکل یوم عند طلوع الفجر
فیقول الصلوٰۃ یرحمکم الله وتلی انما یرید
الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت
ویطهرکم تطهیرا وقد قال الله تمن کان علی بینة من ربه و
یتلوه شاهدٌ منه فجدی علی بینة من ربه وابی الذی یتلوه
هو شاهد منه وامر الله ورسوله ان یبلغ
ابی سورۃ البراءۃ فی موسم الحج وقال جدی حین
قضی بینه وبین اخیه جعفر ومولاه زید
فی ابنة عمه حمزه اما انت یا علی منی وانا منك
وانت ولی کل مومن من بعدی فکان ابی
اولهم ایمانا فهو سابق السابقین وفضل
الله السابقین علی المتاخرین کذلك
فضل سابق السابقین علی السابقین
وذالك انه لم یسبقه الی الایمان احد
غیر جدتنا خدیجه علیها سلام الله جل و
علا وان الله عز وجل بمنه ورحمته فرض
علیکم الفرائض لا لحاجة منه الیها بل
برحمة منه لا اله الا هو لیمیز الخبیث من
الطیب ولیبتلی الله ما فی صدورکم و
لیمحص ما فی قلوبکم ولتسابقوا الی رحمة
ولتتفاضلوا منازلکم فی جنة

تو حضور نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو اللھم صل
علے محمد وآل محمد پس اس صورت میں ہم پر درود
بھیجنا ہر مسلمان پر واجب اور فرض ہے اور کہ ہم
ہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے مال غنیمت کا پانچواں
حصہ (خمس) مثل پیغمبر حلال فرمایا اور صدقہ مثل
پیغمبر ہم پر حرام کیا اور کہ یوم مباہلہ با نصاریٰ
نجران، جس میرے نانا گھر سے مباہلہ کے لئے
نکلے تو انفسنا کی تعمیل میں میرے باپ کو اپنے ہمراہ
لیا اور ابناءنا کی تعمیل میں مجھے اور میرے چھوٹے
بھائی کو ساتھ لیا اور نساءنا کی تعمیل میں میری
والدہ بی بی فاطمہؑ کو ساتھ لیا پس ہم ہی جناب
پیغمبر کے اہل ہیں اور ان کا گوشت اور پوست
ہیں، ہم پیغمبر کا جزو ہیں اور وہ ہمارے جزو۔
وہ ہم ہی لوگ ہیں جن کے گھر پر علی الصباح
آپ روزانہ تشریف لاتے اور فرماتے
تھے کہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ اور پھر یہ آیت تلاوت
فرماتے تھے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اھل البیت (الخ) اور کہ وہ میرے جد اور میرے
باپ ہی کا دم ہے جن کے لئے افمن کان علی بینة
من ربه الخ نازل ہوئی ہیں میرے جد تو علی
بینة من ربه ہیں اور میرے باپ یتلوه شاہد
منه ہیں اور خود خدائے تعالیٰ نے رسول کو
حکم دیا کہ وہ سورۂ برات کی تبلیغ حج کے وقت
میرے باپ سے کرائیں اور جس وقت حضرت نے اپنے
اور اپنے بھائی جعفر اور زید کے درمیان دربارہ
دختر حمزہ فیصلہ فرمایا تو میرے ہی باپ کے حق میں
یہ فرمایا تھا کہ اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے

سے ہوں اور کہ میرے بعد تم کل مومنین کے ولی ہو
اور کہ وہ میرے ہی پدر ہیں جو سب سے پہلے خدا اور
رسول پر ایمان لائے ، اور پس وہ سابقین سے بھی
سابق ہوئے اور کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پہلے ایمان
لانے والوں کو بعد میں شامل ہوجانے والوں پر
فضیلت دی ہے اسی طرح سابق السابقین کو سابقین
پر ترجیح دی ہے اور کہ میرے باپ سے پہلے سوائے بی بی
خدیجہ میری نانی کے کوئی ایمان نہیں لایا اور کہ
اللہ تعالیٰ جل شانہ وجل جلالہ نے اپنے احسان اور
رحمت کریمانہ کے بموجب فرائض کی تعمیل بمنزلہ واجب
کی لیکن تم پر واضح رہے کہ یہ سب کچھ اس غرض سے
نہیں کیا کہ اسکو تمہاری جانب سے فرائض کی تعمیل کی
حاجت تھی بلکہ یہ بھی اسکا ایک کرم ہے جس کو اس نے
محض اس غرض سے کیا کہ تم میں سے نیک و بد کی
الگ الگ تمیز ہوسکے اور تمہارا امتحان ہوکر تمہارے
دلونکے حالات معلوم ہوسکیں اور مزید کامیابی کی امید پر
تم اسکے اس کرم کی جانب سبقت کرو اور بہشت
میں اپنے اپنے درجوں کو خود بلند کروا در

۲۱- اخرج احمد فی المسند وفی المناقب وموفق
الخوارزمی هما عن عبد الله بن حنطب قال
ان رسول الله قال لتنتهن یا بنی
ولیعہ او لا بعثن الیکم رجلا کنفسی یمضی
فیکم امری یقتل المقاتلة ویسبی الذریة
فالتفت الی علی فاخذ بیده فقال هو هذا
ایضاً اخرج ابن احمد نحوه

۲۱- احمد نے اپنی مسند میں اور نیز مناقب میں اور
موفق خوارزمی نے بحوالہ عبد اللہ بن
حنطب روایت کی ہے کہ رسول خدا نے بنی ولیعہ سے
فرمایا کہ تم منہیات الٰہی سے باز آجاؤ ورنہ میں تمہارے
اوپر ایسا آدمی تعینات کروں گا جو مثل میرے
ہوگا اور میرے احکام تم پر نافذ کرے گا اور تمہارے
سر قلم کرے گا اور تمہارے اہل و عیال کو گرفتار کریگا
اور پھر علی مرتضیٰ کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کا ہاتھ
پکڑ کر فرمایا کہ وہ شخص جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے

۲۳- وفی عیون الاخبار عن ریان بن صلت ان الامام علی الرضا تلا قوله تعالی فمن حاجك فیه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین فابرز رسول الله علی والحسن والحسین وفاطمة صلوات الله وسلامه علیه وعلیهم وعنی من قوله انفسنا نفس علی ومما یدل علی ذالك قوله صلی الله علیه وسلم لتنتهن بنو ولیعة اولا بعثن الیهم رجلا کنفسی یعنی علیا فهذه خصوصیة لهم لا یلحقهم فیها بشر من هذه الال لا یل تثبت انه صلی الله علیه واله وسلم ادخل نفسه المقدسة المکرمة المبارکة فی اله من صلی او سلم علی اله کانه صلی وسلم علیه لانه منهم وهم منه ومن صلی او سلم علیه بضم اله فقد اکمل الصلواة والسلام علیه

یہ ہی ہے۔ ایضاً ابن احمد نے بھی اس حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے۔

۲۲- اور کتاب عیون الاخبار میں ریان بن صلت کے حوالے سے روایت ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام نے قرآن سے یہ آیت تلاوت فرمائی فمن حاجك فیه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم الخ (سورہ ال عمران پارہ ۳ ع ۱۴) ترجمہ۔ جب تم لوگوں کو حقیقت حال معلوم ہو چکی تو اسکے بعد بھی تم حجتیں کرتے ہو لہذا اے پیغمبر تم ان سے کہدو کہ (میدان میں آئیں) تم اپنے بیٹوں کو لاؤ اور میں اپنے بیٹوں کو لاؤں تم اپنی مستورات کو لاؤ میں اپنی مستورات کو لاؤں اور تم اپنے نفسوں کو لاؤ اور میں اپنے نفسوں کو لاؤں پھر باہمی مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حکم الہی کی تعمیل میں جناب سرور کائنات علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو لیکر گھر سے نکلے اور لفظ انفسنا سے آپ نے علی کو مراد لیا ہے اور یہ ہی دلیل ہے اس امر کی کہ خود حضرت نبی بھی نفس سے مراد علی ہی لی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے بنی ولیعہ اگر تم منہیات الہی سے پرہیز نکرو گے تو میں تمپر ایسے شخص کو تعینات کروں گا جو مثل میرے نفس کے ہوگا اور کہ یہ خصوصیت سوائے علی مرتضی کے اور کسی بشر کو حاصل ہی نہ ہوئی پس یہ دلائل ثابت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی ذات مقدس کو اپنی آل میں داخل فرمایا ہے پس جس شخص نے درود یا سلام حضرت کی آل پر بھیجا اس نے تحقیق اس نے خود حضرت کی ذات بابرکات پر درود اور سلام بھیجا کیونکہ خود حضرت آل کے جز وہیں اور آل انکا جز وہی اور جس کسی نے درود اور سلام میں آل کو داخل کیا پس اسی نے کمل درود و سلام پڑھا ہی فقط

تمام شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

الباب الاول - فی سبق نور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اللہ تبارک و تعالیٰ "قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین۔"

پہلا باب - بدیں مضمون کہ نور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ مخلوقات الٰہی سے پہلے خلق کیا گیا ہے، چنانچہ جناب باری تعالےٰ قرآن شریف میں اپنے رسول سے خطاب کر کے فرماتا ہے کہ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے کہ اگر بالفرض خدائے رحمٰن کے (کوئی) اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں (اسکی) عبادت کرنے کے لئے حاضر ہوتا (سورہ زخرف پارہ ٢٥ رکوع اخیر) یہ حکم الٰہی اس امر کا بھی کافی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ اولاد کی آلائش سے پاک ہے اگر اس کے ساتھ اولاد کی آلائش ہوتی تو پیغمبر ضرور اس سے آگاہ ہوتے اور یہ ہی حکم اس امر کا بھی ثبوت ہے کہ تمام مخلوقات سے پہلے آپ ہی بصورتِ نور خلق ہوئے ہیں،)

١ و فی کتاب الاصابہ میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ متی کنت نبیا ؟ قال و آدم بین الروح والجسد،

١- میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کتاب الاصابہ میں لکھا ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب سے دریافت کیا کہ آپ کب عہدۂ نبوت پر مشرف ہوئے تو حضرت نے جواب دیا کہ میں اسی وقت سے نبی ہوں جبکہ آدم اپنی روح اور جسم کے مابین تھے،

٢- و فی جمع الفوائد عن جابر بن عبد اللہ رفعہ الناس من اشجار شتی و انا و علی من شجرۃ واحدۃ للاوسط

٢- جابر بن عبد اللہ سے بطریق مرفوع کتاب جمع الفوائد میں مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے فرمایا کل آدمی مختلف اشجار سے ہیں لیکن میں اور علیؑ ایک شجرے سے ہیں، یہ حدیث کتاب اوسط سے اخذ ہوئی،

۳ - عن ابی هریرۃ قالوا یا رسول اللہ متٰی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد (الترمذی)

۳ حضرت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے جناب سرور عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے لئے عہدۂ نبوت کب سے قرار پایا، جواباً فرمایا کہ اس وقت سے جبکہ آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے، یہ حدیث کتاب ترمذی سے اخذ ہوئی،

۴ حدیث - اول ما خلق اللہ روحی و اول ما خلق اللہ نوری و اول ما خلق اللہ العقل و اول ما خلق اللہ القلم و اول ما خلق اللہ نور نبیک - یا جابر المراد منہا ھو الحقیقۃ المحمدیۃ التی کانت مشہورۃ بین الکملین وھی روح نبینا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم -

حدیث کنت نبیا وآدم بین الماء والطین کلہا دال علی سبق نورہ صلے اللہ علیہ وآلہ

۴ - یہ احادیث کہ سب سے پہلے خداوند عالم نے میری روح کو پیدا کیا اور سب سے پہلے میرے نور کو خلق فرمایا اور سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا اور سب سے پہلے اے جابر تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا ان سب سے مراد حقیقت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، جیسا کہ کامل لوگ جانتے ہیں اور ان سب سے مراد روح جناب رسالتمآب ہی،

اور یہ احادیث کہ میں اس وقت سے نبی ہوں جبکہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے دلالت کرتی ہیں کہ نور جناب رسالتمآب تمام مخلوقات سے پہلے پیدا کیا گیا ہے،

۵ وفی المشکوٰۃ عن العرباض ابن ساریہ عن النبی انہ قال انی عند اللہ لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وسانبئکم بتاویل ذالکم دعوۃ ابراہیم وبشری عیسٰی ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج منہا نور اضاءت منہ لہا قصور شام وکذالک امہات النبیین - رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد ایضاً،

۵ - کتاب مشکوٰۃ میں ریاض ابن ساریہ نے جناب رسالتمآب سے روایت کی ہے کہ جناب سرور عالم نے فرمایا کہ میں خدائے تعالےٰ کے نزدیک اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ آدم صرف مٹی کا خمیر تھے اور کہ میں تمکو اسکی تاویل سے جلد مطلع کردوں گا اور کہ میں ہی دعوۃ ابراہیم ہوں اور میں ہی بشارت عیسیٰ ہوں اور اس خواب کی تعبیر بھی میں ہی ہوں جو میری والدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا اور کہ میری پیدائش کے وقت ایک نور ایسا ظاہر ہوا تھا کہ جسکی تیزی روشنی کی وجہ سے میری

والدہ کو محلات شام نظر آنے لگے تھے، اسی طرح مادران انبیاء علیہم السلام کی کیفیت ہے،
یہ روایت شرح السنۃ میں موجود ہے اور نیز احمد نے بھی یہ ہی روایت کی ہے،

۶ فی جمع الفوائد - قال هو لاحمد والکبیر والبزار - وفی المناقب عن اسحاق بن اسمعیل النیشاپوری عن جعفر الصادق عن ابیه عن جده علی ابن الحسین قال حدثنا عمی الحسن قال سمعت جدی صلی الله علیه وآله وسلم یقول خلقت من نور الله عزوجل وخلق اهل بیتی من نوری وخلق محبیهم من نورهم وسائر الناس من الطین،

۶ کتاب جمع الفوائد میں احمد وکبیر وبزار سے اور کتاب مناقب میں اسحاق بن اسمٰعیل نیشاپوری سے مروی ہے کہ جناب امام جعفر الصادق فرماتے تھے کہ میں نے اپنے والد، جد اور اپنے جد بزرگوار یعنی امام زین العابدین سے سنا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ انھوں نے اپنے عم بزرگوار یعنی امام حسن سے سنا ہے کہ میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے نور سے مخلوق ہوا، اور میرے نور سے میرے اہل بیت مخلوق ہوئے اور میرے اہل بیت کے نور سے وہ لوگ مخلوق ہوئے جو اُن سے محبت رکھتے ہیں اور باقی تمام مخلوق (انسان) مٹی سے پیدا کی گئی ہے،

۷- اخرج ابوالحسن علی بن محمد المعروف بابن المغازلی الواسطی الشافعی فی کتاب المناقب بسنده عن سلمان الفارسی قال سمعت حبیبی محمد صلی الله علیه وآله وسلم یقول کنت انا وعلی نورا بین یدی الله عزوجل یسبح الله ذلك النور ویقدسه قبل ان یخلق الله آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق آدم اودع ذلك النور فی صلبه فلم یزل انا وعلی شیء واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوة وفی علی الامامة،

۷- ابوالحسن علی بن محمد المعروف ابن المغازلی الواسطی شافعی المذہب نے اپنی کتاب مسمی المناقب میں بہ سند خود حضرت سلمان فارسی سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے حبیب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور علی خداوند عالم کے سامنے ایک نور تھے اور وہ نور حضرت آدم کی پیدائش سے چودہ ہزار پہلے اس کی تسبیح وتقدیس کرتا تھا اور جس وقت آدم کو پیدا کیا تو اسکی پشت میں اس نور کو امانت رکھا اور کہ میں اور علی ہمیشہ ایک ہی نور رہے تا آنکہ پشت عبد المطلب میں جدا ہوئے پس میں نبی ہوا اور علی امام،

۸- ایضاً الدیلمی اخرج هذا الحدیث فی کتاب الفردوس عن سلمان،

۸- دیلمی نے اسی مندرجہ بالا حدیث کو اپنی کتاب الفردوس میں حضرت سلمان سے نقل کیا ہے،

۹- ایضا اخرج ابن مغازلی عن سالم ابن ابی الجعد عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کنت انا وعلی نور عن یمین العرش بین ید اللہ عزوجل یسبح اللہ ذالک النور ویقدسہ قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ عشر الف عام فلم یزل انا وعلی شئ واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزءٌ انا وجزءٌ علی۔

۹- ابن مغازلی نے سالم ابن ابی جعد سے اور اُس نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور نبوی نے کہ میں اور علیؑ عرش خدا کے دائیں جانب سرکار خداوندی کے سامنے ایک نور تھے اور آدم کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے وہ نور اسکی تسبیح وتقدیس کرتا تھا اور ہم اسی حالت میں ایک ہی نور رہے تا آنکہ پشت عبد المطلب سے جدا ہوئے پس اس نور کا ایک جزو میں ہوں اور ایک جزو علیؑ ہیں،

۱۰- اخرجہ الحموینی فی کتابہ فرائد السمطین بسندہ عن زیاد بن منذر عن ابی جعفر الباقر عن ابیہ عن جدہ الحسین عن علی ابن ابیطالب سلام اللہ علیہم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کنت انا وانت یا علی نورا بین یدی اللہ تبارک وتعالی من قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق آدم سلک ذلک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ ینقلہ من صلب الی صلب حتی اقرہ فی صلب عبد المطلب ثم قسمہ قسمین فاخرج قسما فی صلب ابی عبد اللہ وقسما فی صلب عمی ابیطالب فعلی منی وانا منہ لحمہ لحمی ودمہ دمی

۱۰- حموینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں خود اپنی سند سے بحوالہ ابن منذر یہ روایت لکھی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اپنے پدر بزرگوار (یعنی امام زین العابدین) اور نیز اپنے دادا یعنی حضرت امام حسینؑ سے اور انھوں نے اپنے والد ماجد یعنی جناب علی مرتضیٰؑ کے حوالہ سے یہ بیان فرمایا ہے کہ علی مرتضیٰ نے حضور نبوی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے علیؑ تو اور میں خدائے تعالےٰ کے حضور میں ایک نور کی صورت میں تھے اور یہ اس وقت تھا جبکہ آدم کی پیدائش کو چودہ ہزار برس باقی تھے جب آدم مخلوق ہوئے تو وہ نور ان کی پشت میں داخل کیا گیا، بعد ازاں خداوند عالم اس نور کو ایک پشت سے دوسری پشت میں ہمیشہ منتقل فرماتا رہا یہاں تک کہ وہ پشت عبد المطلب میں ٹھیرا وہاں سے اسکو دو حصوں میں تقسیم فرمایا گیا اس کا ایک جزو میرے والد عبد اللہ کے پشت میں اور دوسرا خود میرے چچا علی ابن ابیطالب کی پشت میں منتقل ہوا پس علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں اس کا گوشت وخون میرا ہے اور میرا اُس کا،

۱۱- ایضا اخرج ہذا الحدیث بلفظہ موفق خوارزمی

۱۱- بعینہ یہ مندرجہ بالا حدیث موفق خوارزمی نے بھی لکھی ہے،

۱۲ اخرجه موفق بن احمد الخوارزمی لبسندہ عن الاعمش عن ابی وائل عن ابن مسعود۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ لما خلق اللہ آدم و نفخ فیہ من روحہ عطس فقال الحمد للہ فاوحی اللہ الیہ انک حمدتنی وعزتی وجلالی لولا العبدان الذان ان ارید ان اخلقھما ما خلقتک قال الٰہی ایکونان قال نعم قال یا آدم ارجع بصرک و انظر فنظر فاذا مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ھو نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ،

۱۲ موفق بن احمد خوارزمی نے بسند خود اعمش سے اور اس نے ابن وائل سے اور اس نے ابن مسعود سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب آدم پیدا کئے گئے اور ان میں روح داخل کی گئی تو آدم کو چھینک آئی اور انھوں نے کہا کہ الحمد للہ، اسپر خدائے تعالےٰ نے آدم کو وحی کی کہ تونے میری حمد کی پس ہم اپنے عزت وجلال کی قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ دو بندے جن کے پیدا کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہوا ہے نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا، اسپر آدم نے عرض کیا کہ کیا وہ دونوں بندے مجھ سے پیدا ہوں گے تو خطاب ہوا کہ ہاں اور فرمایا کہ اے آدم اوپر کی جانب نظر کرو پس آدم نے اوپر کی جانب دیکھا تو عرش پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ھو نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر ذات باری اور محمد اس کے رسول ہیں اور رحمت للعالمین اور علی مقیم الحجۃ ہیں،

۱۳۔ اخرجه الحموینی لبسندہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ عزوجل،

۱۳۔ حموینی نے خود اپنی سند سے از سعید ابن جبیر وبحوالہ ابن عباس روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے علیؑ میں اور تو اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں،

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم

الباب الثانی فی شرف اباء النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکونہم خیر فرق وخیر قبیلہ وخیر قرون وفی طہارۃ نسبہ وطہارۃ اہل بیتہ ومدح عباسؓ

دوسرا باب - بدیں مضمون کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پدران بڑے صاحبان شرف تھے، ان کا فرقہ بہترین اور انکا قبیلہ سب سے اچھا تھا اور وہ تمام زمانہ کے لوگوں سے افضل تھے نیز بدیں مضمون کہ جناب کا نسب کیسا طاہر تھا اور ان کے اہل بیت کی طہارت کی کیا شان تھی اور تعریف حضرت عباسؓ عم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

۱ وحدیث جابر فی نہج البلاغۃ قال علی کرم اللہ وجہہ فی خطبتہ فی صفتہ اباء النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم" فاستودعہم فی افضل مستودع واقرہم فی خیر مستقر تناسختہم کرائم الاصلاب الی مطہرات الارحام، کلما مضے منہم سلف قام منہم بدین اللہ خلف حتی افضت کرامتہ اللہ سبحانہ الی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخرجہ من افضل المعادن منبتاً واعز الاورمات مغرسا من الشجرۃ التی صدع منہا انبیائہ وانتخب منہا امنائہ عترتہ خیر العتر واسرتہ خیر الاسر وشجرتہ خیر الشجر نبتت فی حرم وبسقت فی کرم لہا فروع طوال وثمر لا ینال فہو امام من اتقے وبصیرۃ من اہتدی سراج لمع ضوئہ وشہاب سطع نورہ وزند برق لمعہ سیرہ

۱ کتاب نہج البلاغۃ میں جابر سے یہ حدیث منقول ہے کہ علی مرتضیٰ نے اپنے خطبہ میں پیغمبر خدا کے آبا و اجداد کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بہترین جگہ پر قرار دیا اور اچھے سے اچھے ٹھکانہ پر جایا پھر اُن کو اشرف ترین صلب ہائے میں منتقل فرماکر پاکیزہ ترین رحم ہائے میں جگہ دی اور ہر زمانہ میں اُن کی اصلاب میں سے ایک نہ ایک بزرگ کو دین الہی پر موجود رکھا یہاں تک کہ اپنی بخشش حضرت محمد مصطفےٰ تک پہنچادی اور پھر ان کو بہترین ارحام سے پیدا فرمایا یعنی ان کی پیدائش عرب کے بہترین خاندان میں کی اور یہ وہی خاندان ہے جس میں سے اللہ تعالےٰ نے اپنے انبیا اور اپنی رموز کے امین لوگوں کو منتخب فرمایا حضرت کی عترت بہتر سے بہتر عترت ہے اور ان کے اہل بیت

القصد وسنته الرشد وکلامه الفصل وحکمه العدل ارسله الله علی حین فترة من الرسل وهفوة من العمل وغباوة من الامم اعملوا رحمکم الله علی اعلام بینة فالطریق نهج یدعوا الی دار السلام وانتم فی دار مستعتب علی مهل وفراغ والصحف منشورة والاقلام جاریة والابدان صحیحة والالسن مطلقة والتوبة مسموعة والاعمال مقبولة،

بہترین اہل بیت ہیں، اور یہ خاندان ابراہیمی جیسے خاندانوں کا سردار ہے جس نے حرم مکہ میں نشو ونما پائی اور بزرگی میں بلند پایہ حاصل کیا اس کی افراد بڑی ہی باعزت ہیں اور ان کی اولاد جیسی عظمت حاصل کرنی ناممکن ہے اور کہ آنحضرت متقی لوگوں کے پیشوا اور ہدایت کے متلاشی لوگوں کے رہبر ہیں، آپ ہی کی ذات اقدس روشن چراغ اور ایک نورانی ستارہ اور ہر وقت چمکتی ہوئی چقماق ہی آپکا طریقہ میانہ روی اور آپ کا طریقہ دانشمندانہ ہے، آپ کی کلام مبارک دافع شر و فساد اور انکے جملہ اقوال و احکام عدالت پر مبنی ہیں، آپ جہالت کے زمانہ میں مبعوث ہوئے جبکہ عمل خیر بالکل معدوم تھا اور لوگ بھی کندۂ ناتراشیدہ تھے،

پھر جناب علیؑ مرتضیٰ نے فرمایا کہ اے لوگو عمل خیر کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، کیونکہ اب راہ طریقت بالکل صاف ہے، اور یہی راہ ہے جو تمکو سلامتی کی طرف پہنچا دے گی، لیکن میں دیکھ رہا ہوں، کہ تم ہلاکت کی طرف جا رہے ہو (راہ طریقت تو وہی راہ اہل بیت ہے اور راہ ہلاکت انکے غیروں کا طریقہ ہے) تم لوگوں کی حالت یہ ہے کہ تم خود مہلت اور فراغت سے بیجا فائدہ اٹھا رہے ہو، حالانکہ خدائے تعالےٰ کے احکام پہلے سے موجود ہیں اور اب بھی جاری ہیں اور نیز یہ کہ اس وقت تمہاری صحت جسمانی بھی درست ہے اور تمہاری زبان بھی گویا ہے اگر تم توبہ کرو تو وہ سنی جائے گی اور پھر تمہارے اعمال بھی مقبول ہو جائیں گے،

۲- فی سنن ابی عیسی الترمذی فی باب المناقب للنبی صلی الله علیه وآله عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله ان الله اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانة

۲- واثلہ بن اسقع سے کتاب سنن ابی عیسیٰ ترمذی کے باب فضائل متعلق جناب سرور عالم میں مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیمؑ سے اسمٰعیلؑ کو

واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم هذا حدیث صحیح،

منتخب فرمایا اور اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو چھانٹا اور اس سے قوم قریش کو انتخاب کیا اور اس میں سے قبیلہ بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا یہ حدیث صحیح ہے،

۳- ایضاً رواہ مسلم کما فی جمع الفوائد،

۳- مسلم نے بھی مندرجہ بالا حدیث کو روایت کیا ہے اور وہ روایت کتاب جمع الفوائد میں موجود ہے،

۴- عن عبد اللہ ابن الحارث عن العباس ابن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ ان قریشا جلسوا فتذاکروا احسابہم بینہم فجعلوا مثلک کمثل نخلۃ فی کبوۃ من الارض فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر فرقہم وخیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی فی خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی فی خیر بیوتہم فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا،

۴- عبد اللہ بن حارث نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے رسول خدا قبیلہ قریش کے لوگ بیٹھے ہوئے اپنے حسب و نسب کا ذکر کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت اس درخت کھجور کے مانند ہیں جو کوڑی پر اگا ہو،

یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم نے خلقت کو پیدا کیا اور اس میں سے مجھے بہترین فرقہ میں اور بہترین فریقین (والدین) سے پیدا فرمایا، پھر اچھے اچھے قبیلہ پیدا کئے اور مجھے بہترین قبیلہ سے متعلق کیا، ان کے بعد عمدہ عمدہ خاندان مخلوق فرمائے اور ان میں بھی جو بہتر خاندان تھا اس میں مجھے پیدا کیا،

لہذا باعتبار ذات و باعتبار خاندان میں بہتر سے بہتر ہوں،

۵- ایضاً فی جمع الفوائد مذکور،

وعن عبد المطلب ابن وداعۃ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا وخیر

۵- مندرجہ بالا حدیث جمع الفوائد میں بھی درج ہے کہ مطلب ابن وداعہ کہتے ہیں کہ عباس بخدمت جناب رسالتمآب حاضر ہوئے اور جو کچھ انھوں نے سنا تھا وہ بیان کیا، اسپر حضور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بولے کہ بتلاؤ کہ میں کون ہوں، حاضرین نے عرض کیا کہ آپ رسول خدا ہیں،

اسپر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں اور کہ خدائے تعالیٰ نے جب اپنی

معہم نفسا هذا حدیث حسن،

ایضًا فی المشکوٰۃ مذکور

مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اس میں بہترین قرار دیا،
اس کے بعد اس مخلوق کے دو فریق قرار دے اور مجھی
ان میں سے بہتر فریق سے متعلق کیا پھر ان میں سے
قبائل بنائے اور ان میں بھی مجھے بہتر قبیلہ سے متعلق
کیا، پھر خاندان بنائے پس مجھے بہترین خاندان
سے متعلق فرمایا اور نفس کے اعتبار سے بھی مجھے بہتر
بنایا، یہ حدیث حسن ہے، اور کتاب مشکوٰۃ میں بھی
موجود ہے،

یک عن عبد المطلب ابن ربیعہ ابن حارث ابن عبد المطلب
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مغضبا وانا
عندہ فقال ما اغضبک؟ قال یارسول اللہ ما لنا ولقریش
اذا تلاقوا بینہم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا
بغیر ذالک - قال فغضب رسول اللہؐ حتی احمر وجہہ ثم قال
والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب رجل الایمان
حتی یحبکم اللہ ورسولہ ثم قال ایہا الناس من اذی
عمی فقد اذانی فانما عم الرجل صنو ابیہ هذا حدیث
حسن صحیح انتہی الترمذی

یک عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس حضرت
رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت مغموم تھے
اور کہ میں خدمت مبارک میں حاضر تھا -
حضرت نے فرمایا کہ (اے چچا) کس چیز سے آپ غضبناک
ہوئے ؟
انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں میں کیا
نقص ہے کہ (میں دیکھتا ہوں) جب قریشی آپس میں
ملتے ہیں تو خوش اور خندہ پیشانی ہوتے ہیں اور جب ہم
سے ملتے ہیں تو یہ صورت نہیں ہوتی - کہا کہ یہ سنکر
حضرت صلعم بہت غضبناک ہوئے یہاں تک کہ چہرۂ
مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ قسم اس ذات کی
کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جبتک
خدائے تعالےٰ اور اسکا رسول حکم نہ دے تب تک کسی آدمی
کے قلب میں ایمان داخل نہیں ہوتا اور پھر فرمایا کہ اے
لوگو جس نے میرے چچا کو ستایا اس نے مجھے ستایا کیونکہ
چچا میں باپ کی جھلک ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

۸ ۔ فی جمع الفوائد فی اول باب السیر والمغازی قال العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ انی ارید ان امدحک فقال صلی اللہ علیہ وسلم ہات لا یفضض اللہ فاک فانشد شعرًا

۸ کتاب جمع الفوائد کی باب اول متعلق بہ تواریخ وحالات جنگ میں لکھا ہے کہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے جناب رسولخدا کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا دل چاہتا ہے کہ حضور کی کچھ تعریف اور توصیف لکھوں تو حضرت نے فرمایا کہ لاؤ اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہاری فصاحت میں کمی نہ فرمائے چنانچہ عباس نے یہ اشعار پڑھے،

(۱) من قبلہا طبت فی الظلال وفی
مستودع حیث یخصف الورقُ

(۱) آپ اپنی ولادت سے پہلے اشجار بہشت کے گہرے سایہ میں جہاں مقام آدم علیہ السلام تھا خوش رہ چکے ہیں،

(۲) ثم ہبطت البلاد لا بشرٌ
انت ولا مضغۃ ولا علقُ

(۲) پھر آپ نے دنیا میں اس وقت نزول فرمایا جب نہ تو آپ انسان ہی تھے اور نہ مضغہ گوشت اور نہ خون منجمد،

(۳) بل نطفۃ ترکب السفن وقد
الجمت نسرًا واہلہ الغرقُ

(۳) بلکہ ایک نطفہ کی صورت میں آپ اس وقت کشتیوں پر سوار تھے جبکہ مقام نسر اور وہاں کے رہنے والے سیلاب سے غرق ہو رہے تھے (نوح کے طوفان کی طرف اشارہ ہے،

(۴) وردت نار الخلیل مکتتما
تجول فیہا ولست تحترقُ

(۴) آپ ابراہیم خلیل اللہ کی آگ پر پوشیدہ اتر کر گھومتے رہے اور آپ کو اس آگ سے کوئی گزند نہ پہنچا،

(۵) تنقل من صالب الی رحم
اذا مضی عالم بدا طبقُ

(۵) آپ بزرگ اصلاب سے بہترین رحم میں منتقل ہوتے رہے اور یکے بعد دیگرے یہی سلسلہ جاری رہا

(۶) حتی احتوی بیتک المہیمن من
خندف علیا تحتہا النطقُ

(۶) آپ کا امن دہ قبیلہ خندف ایک ایسے شخص پر مشتمل ہوا جو اطراف جبل کا مالک ہی را اور اسی شخص کے صلب سے آپ عالم وجود میں آئے،

(۷) انت لما ولدت اشرقت الارض
وضاءت بنورک الافقُ

(۷) جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور تمام آفاق آپ کے نور سے منور ہو گیا،

(۸) فنحن فی ذالک الضیاء وفی
النور وسبیل الرشاد نحترق
للکبیر انتھی

۹- فی مناقب عن علی کرم اللہ وجھہ قال قال رسول اللہ
ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمتہ ثم رش علیھم من نورہ
فمن اصابہ من النور شیٔ اھتدیٰ ومن اخطاہ
ضل ثم فسرہ علی کرم اللہ وجھہ فقال ان اللہ عزوجل
حین شاء تقدیر الخلیقۃ وذرا البریۃ وابداع
المبدعات ضرب الخلق فی صور کالھباء قبل وجود
الارض والسماء وھو سبحانہ فی انفراد ملکوتہ وتوحد
جبروتہ فاشاع نورا من نورہ فلمع وقبابن ضیائہ
فسطع ثم اجتمع ذالک النور فی وسط تلک الصور
الخفیۃ فوافق صورۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ والہ
وقال اللہ لہ انت المختار المنتخب وعندک ثابت
نوری وانت کنوز ھدایتی ثم اخفا الخلیقۃ فی غیبہ
وسترھا فی مکنون علمہ ثم وسط العالم وبسط الزمان
وموج الماء واثار الزبد واھاج الریح فطفح وزفع
عرشہ علی الماء فسطح الارض علی ظھر الماء ثم انشاء
الملائکۃ من انوار ابتدعھا وانوار اخترعھا وقرن
بتوحیدہ نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ والہ ظاہراً فھو
ابو الارواح ویعسوبھا کما ان آدم علیہ السلام ابو الا
جساد وسببھا ثم انتقل النور فی جمیع العوالم عالماً
لبعد عالم وطبقا بعد طبق وقرنا بعد قرن الی ان
ظھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالصورۃ والمعنی
فی اخر الزمان ویطابق ھذا الکلام قول عمی العباس
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال یارسول اللہ صلعم
ارید ان امدحک قال قل لا یفضض اللہ فاک قال

(۸) ہم اسی روشنی میں ہیں اور اسی نور سے منور
ہیں اور آپ ہدایت کی راہ دکھلانے میں محنت شاقہ
اٹھا رہے ہیں۔ (یہ اشعار کتاب کبیر سے نقل ہوئے)

۹- کتاب مناقب میں علی کرم اللہ وجہہ سے نقل ہے
کہ آپ نے یہ ذکر کیا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق کو
اندھیرے میں پیدا کیا اور پھر اپنے نوروں سے کچھ نور
اسپر ڈالا۔ پس جس شخص کو اس میں سے کچھ نور مل گیا وہ
ہدایت پا گیا، اور جس کسی کو اس نور سے کچھ نہ پہنچا
وہ گمراہ رہ گیا،

اس حدیث کی تفسیر جناب علی مرتضیٰ نے اسطرح پر ہے
کہ جس وقت خدائے عزوجل نے مخلوقات کو معین اور
عالم کو پھیلانا اور ممکنات کو ایجاد کرنا چاہا تو ان
کو ذرہ لطیف کی صورت میں قائم کیا اس وقت آسمان
وزمین بھی وجود میں نہ آئے تھے بلکہ صرف ذات الٰہی
منفرد تھی اور اسکی بادشاہت وہیبت کے سوائے اور
کچھ نہ تھا پھر اس ذرۂ لطیف پر اپنے نور کی شعاع ڈالی
وہ نور چمکا اور ان تمام صورتوں میں جو ذرہ کی شکل میں
پنہاں تھیں داخل ہوکر وسط میں جمع ہو گیا،
اور پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت سے مل گیا
اور اللہ تعالیٰ نے اس صورت سے خطاب فرمایا،
کہ تو میرا منتخب شدہ اور مختار ہے اور میرے نور کی
حقیقت تجھ پر ثبت ہے، اور تو ہی میری ہدایت
کا خزانہ ہے،
ازاں بعد جو کچھ پیدا کرنا منظور تھا اسکو پوشیدہ
کیا پھر عالم کو معتدل قرار دیا اور پھر زمانہ کو
عالم پر پھیلایا اور پانی کی موجیں اور اسکا جھاگ بنایا

فیہا طبقت فی الظروف فی من مستودع حیث یخصف الورق الی آخرھا ثم قال علی ان نبینا لیس روحانیۃ یستمد من الفیض الاقدس الاعلی ویمد العالم اجمع والی عبادۃ الاولی اشارۃ اللہ عز وجل بقول قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین فاول حقیقۃ ظہرت ھاویۃ جامعۃ محیطۃ نور محمد صلی اللہ علیہ والہ وباقی الانبیاء علیہم السلام ھم اتباعہم ومنزلتہم عند اللہ سبحانہ بحسب جامعیتہم وسعۃ دائرۃ کمالہم فی الھدایۃ حتی کان نبی مثلا الف تابعہ ونبی اکثر ونبی اقل فلولا ما وقع ھذا التنبیہ فی علم الحق ازلا لما وقع فی الوجود وای شیء لا یکون فی الاصل لا یکون فی الفرع۔

اور ہوا کو متحرک کیا جس سے پانی میں طغیانی پیدا ہوئی، اور پھر اپنے عرش کو پانی پر متمکن کیا اور زمین کو پانی پر قایم کیا،

پھر اپنے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا، اور پھر اپنی توحید کے ساتھ ہی ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کو قرار دیا، اس سے ثابت ہوا کہ حضور ابوالارواح ہیں اور ان روحوں کے امیر بھی ہیں، جیسا کہ آدم ابوالاجسام یعنی جسموں کے باپ، اور جسموں کی پیدائش کا سبب ہیں،

پھر نور کو ایک عالم در زمانہ سے دوسرے عالم پر منتقل کیا اسی طرح اسکو ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ پر اور ایک قرن سے دوسرے قرن تک پہنچایا یہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیدا کیا۔

پس میرے چچا عباس بن عبد المطلب کے اشعار کا یہی مطلب ہے (اشعار کا ترجمہ اوپر آچکا ہے)

اسکے بعد علی نے کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روحانیت کے وزیعہ سے خدائے تعالےٰ سے مدد حاصل کرتے ہیں اور پھر تمام عالم کی خود مدد کرتے ہیں اور خداوند عالم ان کی اس عبادت اولی کی طرف جو وہ عالم ارواح میں کرتے رہے ہیں اشارہ فرماتا ہے۔

قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین۔ پس سب سے پہلی حقیقت جو ر ہمہ جامع و محیط ہو کر دنیا میں ظاہر ہوئی وہ نور محمدی ہے اور باقی تمام انبیا علیہم السلام کی منزلت خدا کے نزدیک انکی جامعیت و وسعت ہدایت کے موافق ہے مثلاً بعض نبیوں کے اوپر ہزار آدمی ایمان لائے اور بعض پر کم اس سے کمال ہدایت کا فرق

ظاہر ہو جائے گا) اور خداوند عالم کو اُن کے نتائج تبلیغ کا علم پہلے سے تھا اگر یہ علم نہ ہوتا تو اس تبلیغ کا وجود تک نہ ہوتا۔ کیونکہ جس چیز کی جڑ ہی نہ ہو اس کی شاخیں بھی نہیں ہو سکتی ہیں،

۱۰- فی کتاب ابکار الافکار للشیخ صلاح الدین ابن زین الدین ابن احمد ابن شہاب ابن صلاح الحلبی قدس اللہ سرہ - قال جابر ابن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ عن اول شی خلقہ اللہ تعالے قال ھو نور نبیک یا جابر خلقہ اللہ ثم خلق فیہ کل خیر و خلق بعدہ کل شی وحین خلقہ اقامہ فی مقام القرب اثنی عشر الف سنۃ ثم جعلہ اربعۃ اقسام فخلق العرش من قسم و الکرسی من قسم و حملۃ العرش و خزنۃ الکرسی من قسم و اقام القسم الرابع فی مقام الحب اثنی عشر الف سنۃ ثم جعلہ اربعۃ اقسام فخلق القلم من قسم و اللوح من قسم و الجنۃ من قسم و اقام الرابع فی مقام الخوف اثنی عشر الف سنۃ ثم جعلہ اربعۃ اجزاء فخلق الملائکۃ من جزء و الشمس من جزء و القمر و الکواکب من جزء و اقام الجزء الرابع فی مقام الرجاء اثنی عشر الف سنۃ ثم جعلہ اربعۃ اجزاء فخلق العقل من جزء و العلم و الحلم من جزء و العصمۃ و التوفیق من جزء و اقام الجزء الرابع فی مقام الحیاء اثنی عشر الف سنۃ ثم نظر اللہ تعالی الیہ فترشح ذالک النور عرقا فقطرت منہ مائۃ و عشرون الفا و اربعۃ آلاف قطرۃ من النور فخلق اللہ سبحانہ من کل قطرۃ روح نبی و رسول ثم تنفست ارواح الانبیاء فخلق اللہ من انفاسھم ارواح الاولیاء و الشھداء و السعداء و المتبعین الی یوم القیامۃ فالعرش و الکرسی من نوری

۱۰- شیخ صلاح الدین ابن زین الدین ابن احمد ابن شہاب ابن صلاح ساکن حلب قدس سرہ نے کتاب ابکار الافکار میں لکھا ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے پوچھا کہ (حضور ارشاد فرمائیں) خداوند عالم نے کس شے کو سب سے پہلے خلق فرمایا (حضرت نے) جواب دیا کہ اے جابر خداوند عالم نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا، اور اس میں کل خیر کو تمامتر داخل کیا، اور اسکے بعد ہر ایک شے کو پیدا کیا اور زمانہ خلقت میں اس نور کو مقام القرب میں قائم فرمایا اور یہ حالت بارہ ہزار سال تک رہی پھر اس نور کے چار حصے کئے، ایک حصہ (نور) سے عرش کو اور ایک حصہ سے کرسی کو اور ایک حصہ سے حاملان عرش اور خازنان کرسی کو خلق فرمایا اور (نور کے) چوتھے حصہ کو بارہ ہزار سال تک مقام حب میں رکھا پھر اس کے چار حصے فرمائے ایک حصہ سے قلم کو اور ایک حصے سے لوح کو اور ایک حصہ سے جنت کو پیدا کیا اور چوتھے حصہ کو مقام خوف میں بارہ ہزار برس رکھا، پھر اسکے بھی چار حصے کئے اس کے ایک حصہ سے ملائکہ کو اور ایک حصہ سے آفتاب کو اور ایک حصہ سے چاند اور ستاروں کو بنایا اور چوتھے حصہ کو مقام رجا میں بارہ ہزار سال تک رکھا، پھر اس حصہ کو بھی چار جزو پر تقسیم فرما کر اس کے ایک جزو سے عقل کو اور ایک جزو سے علم اور حلم کو اور ایک جزو سے عصمت و طہارت اور توفیق کو بنایا اور چوتھے جزو کو مقام حیا میں بارہ ہزار

العرش وخزنة الكرسي من نوري والقلم واللوح والكروبيين
والروحانيون من الملائكة والجنة وما فيها من النعيم
من نوري والملائكة والسموات السبع والشمس والقمر
والكواكب من نوري والعقل والعلم والحلم والعصمة
والموفق من نوري وارواح الانبياء والرسل من نوري
وارواح الاولياء والشهداء والسعداء والصالحين
من نتائج نوري ثم خلق الله اثني عشر الف حجاب
فاقام الله الجزء الرابع من نوري في كل حجاب الف سنة
وهي حجاب الكرامة والسعادة والهيبة والرحمة و
الرافة والعلم والحلم والوقار والسكينة والصبر و
الصدق واليقين فلما اخرجه من هذه الحجب اضاء
نوري الارض من المشرق الى المغرب كالسراج في ليلة
المظلم ثم خلق آدم عليه السلام واودع نوري في صلبه
فتلالا في جبينه وفي سبابته فسئل الله عن هذا النور
قال انه نور محمد صلى الله عليه وآله نور ولدك ثم انتقل
النور منه الى صلب شيث عليهم السلام وهكذا ينقل
الله نوري من طيب الى طيب ومن طاهر الى طاهر
الى ان اوصله الى صلب ابي عبد الله ابن عبد المطلب
ومنه اوصله الله الى رحم امي امنة ثم اخرجني الى الدنيا
فجعلني سيد المرسلين وخاتم النبيين ومبعوثا الى كافة الناس
اجمعين ورحمة للعالمين وقائد الغر المحجلين هذا كان
بدء خلقة نبيك يا جابر،

بارہ ہزار سال تک رکھا پھر خداوند سبحانہ وتعالیٰ
نے اس کی طرف نظر کی تو اس نور سے پسینہ ٹپکا اور اس
کے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے بنے اور ہر ایک قطرے
سے ایک نبی بنا، پھر ارواح انبیاء نے سانس کی
ان سانسوں سے اولیاء اللہ اور شہدا اور نیک اور
فرمانبردار بندوں کی روحوں کو پیدا کیا اور عرش و
کرسی اور حاملان عرش اور خازنان کرسی کو اور نیز
قلم اور لوح اور ملائکہ میں سے کروبیوں کو اور روحانیوں
کو اور جنت اور نعیم ہائے جنت کو اور ملائکہ اور ساتوں
آسمانوں اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں کو اور عقل
اور علم اور حلم عصمت و توفیق اور ارواح انبیا اور رسل
اور ارواح اولیا شہدا اور سعدا اور صالحین کو میرے
نور کا نتیجہ قرار دیا، پھر خداوند عالم نے بارہ ہزار
حجاب پیدا کئے اور میرے نور کے چوتھے حصہ کو ہر ایک
حجاب میں ہزار سال تک رکھا اور یہ حجاب حجاب کرامت
سعادت، ہیبت، رفعت، رحمت، حلم، وقار، سکینہ
صبر، صدق اور حجاب یقین ہیں،

پس جب اس نور کو ان حجابوں سے نکالا تو اس کو مشرق
سے مغرب تک اس نے روشن کر دیا جیسا شب
تاریک کو چراغ روشن کرتا ہے،

پھر آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور میرا نور ان کے
صلب میں قرار دے کر اس کو انکی پیشانی اور انگشت شہادت
میں چمکایا،

پھر آدم علیہ السلام نے حق سبحانہ تعالیٰ سے اس نور کے
متعلق سوال کیا تو جواب ملا کہ یہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ہے جو تیری اولاد سے ہوگا، پھر وہ نور آدم سے
صلب حضرت شیث میں منتقل ہوا اور اسی طرح ایک پاکیزہ

بندے سے دوسرے پاکیزہ بندے تک منتقل ہوتا رہا، تاآنکہ وہ داخل ہوا میرے پدر عبد اللہ ابن عبد المطلب کے صلب میں اور پھر میری مادر (بی بی) امنہؓ کے رحم میں پہنچا، پھر مجھے دنیا میں بھیجا اور سید المرسلینؐ و خاتم النبین بنایا گیا اور تمام مخلوق پر مجھے نبی مقرر کیا اور تمام عالم کے لئے مجھے اپنی رحمت سے سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کا سردار مقرر کیا، اے جابر یہ ابتدائے خلقت تیرے نبی کی ہے،

۱۱- فی شرح الکبریت الاحمر للشیخ عبد القادر قال الشیخ علاء الدولۃ السمنانی قدس سرہ فی شرح اللھم صل علی محمد السابق للخلق نورہ الرحمۃ للعالمین ظہورہ ان الاحادیث فی سبق نور نبی صلی اللہ علیہ والہ وقد مر کثیرہ انا اکتفی بحدیث واحد منھا ثم ذکر الحدیث المذکور عن جابر بن عبد اللہ الی آخرہ

۱۱- شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے شرح کتاب کبریت الاحمر میں روایت کی ہے کہ شیخ علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ نے اللھم صل علی محمد السابق للخلق نورہ الرحمۃ للعالمین ظہورہ کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ سبقت خلقت نور سے صلی اللہ علیہ والہ کے بارہ میں اکثر احادیث ہیں اور میں صرف ایک حدیث پر قناعت کرتا ہوں یہ کہہ کر حدیث مذکورہ (نمبر ۱) کو بیان کیا

۱۲- فی شرح الکبریت الاحمر قال روی الحکیم الترمذی والطبرانی والبیہقی وابونعیم الحافظ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ - ان اللہ خلق الخلق قسمین فجعلنی فی خیرھما قسما فذالک قولہ تعالیٰ اصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل قسمین ثلاثا فجعلنی فی خیرھا ثلثا فذالک قولہ تعالیٰ اصحاب المیمنۃ واصحاب المشئمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل ثلث قبائل فجعلنی فی خیرھا قبیلۃ وذالک قولہ تعالیٰ وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم فانا اتقیٰ

۱۲- حکیم ترمذی اور طبرانی اور بیہقی اور حافظ ابونعیم نے کتاب شرح کبریت احمر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی دو قسمیں کی ہیں اور دونوں قسموں میں سے جو بہتر ہے اس سے مجھے متعلق کیا اور اس کا ثبوت قول خدا اور کلام (قرآن شریف میں) یہ ہے "اصحاب الیمین و اصحاب الشمال"، اور میں اصحاب الیمین سے ہوں اور ان میں بھی سب سے افضل، پھر ان دونوں قسموں کے تین اقسام بنائے اور مجھے ان ہر سہ میں بھی افضل بنایا جیسا کہ آیت ذیل سے ثابت ہے، "اصحاب المیمنۃ و اصحاب المشئمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون"، پس میں

ولد آدم واکرمھم عند اللہ ولا فخر لکم ثم جعل
القبایل بیوتا فجعلنی فی خیرھا بیتا فذالک قولہ تعالیٰ
انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و
یطھرکم تطہیرا فانا واھل بیتی مطھرون،

۱۳ ا- فی الشفاء ھذا الحدیث ایضا مذکور
الا التطہیر،

۱۴ ا- عن الاعمش عن عبایہ بن ربعی عن ابن عباسؓ
واخرج الثعلبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ جمع الناس
فی رجب ثلاث عشر لیلۃ خلت منہ فقال لھم
انی جماعتکم لان اخبرکم فقال ان اللہ خلق الخلق
قسمین فجعلنی فی خیرھا قسما ثم ساق الحدیث
مثل الحدیث المذکور الی آخرہ،

۱۵ ا- وایضا روی الحدیث حذیفہ بن یمان وسلمان

سابقون سے ہوں اور ان میں بھی اعلیٰ (سورۂ واقعہ
پارۂ ۲۷، رکوع ۱۴،
پھر تین قبیلے بنائے اور ان میں سے مجھے بہترین
قبیلہ سے متعلق کیا اس کا ثبوت (قرآن میں) یہ ہے
وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم (سورہ حجرات - پارہ ۲۶، رکوع ۱۴)
پس میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ متقی ہوں اور
ان سب میں اللہ تعالے کے نزدیک بزرگترین ہوں (اور
تمکو یہ فخر حاصل نہیں ہے) لہذا تم کوئی فخر نہ کرو
پھر ان قبیلوں میں خاندان بنائے اور ان میں بھی
مجھے بہترین خاندان سے متعلق کیا اور اس کا
ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے قرآن شریف میں فرمایا کہ
انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت
ویطھرکم تطہیرا (سورہ احزاب، پارہ ۲۲ رکوع ۲)
اندریں صورت میں اور میرے اہل بیت سب طاہر و
پاک و پاکیزہ از گناہان یعنی معصوم ہیں،

۱۳ ا- یہ حدیث نمبر ۱۲ کتاب الشفا میں بھی موجود ہے
مگر اس میں تطہیر کا ذکر نہیں ہے،

۱۴ ا- اعمش نے عبایہ ابن ربعی سے اور اس نے ابن عباس
سے اور ثعلبی نے بھی ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ حضور نبوی صلعم نے ماہ رجب کی تیرہویں
شب کو لوگوں کو جمع فرما کر ان سے ارشاد فرمایا
کہ میں تمکو مطلع فرماتا ہوں کہ اللہ تعالے نے اپنی
مخلوق کی دو قسمیں بنائی اور مجھے بہترین قسم
سے متعلق کیا اور پھر وہ کیفیت بیان فرمائی
جو حدیث نمبر (۱۰) میں درج ہے،

۱۵ ا- حدیث نمبر ۱۲ کو حذیفہ ابن یمان و سلمان نے بیان کیا ہے

۱۶- وفي الشفاء وفي حديث ابن عمر رواه الطبراني انه صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الله اختار خلقه فاختار منهم بني آدم ثم اختار بني آدم فاختار منهم العرب ثم اختار العرب فاختار منهم قريشا ثم اختار قريشا فاختار منهم بني هاشم ثم اختار بني هاشم فاختارني منهم فلم ازل خيارا من خيار الا من احب العرب فاحبني ومن ابغض العرب فابغضني،

۱۶- اور کتاب شفا میں اور حدیث ابن عمر میں طبرانی نے نقل کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا خلقت کو اور اس میں سے چھانٹا بنی آدم کو، پھر بنی آدم میں سے انتخاب کیا اہل عرب کو اور پھر اس میں سے قریش کو اور قریش میں سے قبیلہ بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا پھر اسی طرح انتخاب ہوتا رہا، پس جس نے اہل عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا،

۱۷- في الشفا عن ابن عباس ان قريشا كانت نورا بين يدي الله تعالى قبل ان يخلق آدم بالفي عام يسبح ذلك النور ويسبح الملائكة بتسبيحه فلما خلق الله آدم القى ذلك في صلبه،

۱۷- کتاب شفا میں ابن عباس سے مروی ہے کہ خلقت آدم سے دو ہزار سال پہلے قریش اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک نور تھے اور یہ نور فرشتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کے صلب میں ودیعت فرمایا،

۱۸ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله اهبطني الله الى الارض في صلب آدم وجعلني في صلب نوح في السفينة وقذفني في صلب ابراهيم ثم لم يزل الله ينقلني من الاصلاب الكريمة الى الارحام الطاهرة حتى اخرجني من بين ابوي لم يلتقيا على سفاح قط ويشهد بصحة هذا الخبر شعر العباس رضي الله عنه في مدح النبي صلى الله عليه وآله المشهور،

۱۸ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین پر مجھے بھیجنا چاہا تو پشت آدم میں مجھے رکھا اور میں نوح کی پشت میں اس وقت بھی تھا جب وہ اپنی کشتی میں تھے اور پھر مجھے ابراہیم کے صلب میں نقل کیا اور اسی طرح مجھے صلب ہائے کریم سے رحم ہائے مطہرہ میں منتقل فرماتا رہا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے پیدا ہوا اور انہوں نے کبھی فحش کی شکل بھی نہ دیکھی تھی،

اور اس کی تصدیق ان اشعار سے بھی ہوتی ہے جو عباس رضی اللہ عنہ نے منقبت نبوی میں تصنیف کئے تھے جو مشہور ہیں (دیکھو حدیث نمبر ۸ باب مدح)

۱۹ في الشفا عن عائشة رضي الله عنها قال صلى الله عليه وآله وسلم اتاني جبرئيل فقال قلبت مشارق الارض

۱۹ کتاب شفا میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

ومغاربها فلم ار رجلاً افضل من محمد ولم ارى اب اب افضل من بنی هاشم اخرجه فی المناقب والمخلص الذهبی والمحاملی وغیرھم،	کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور بولے کہ میں نے روئے زمین کو تمام وکمال چھان ڈالا لیکن آپ (محمد) سے بہتر آدمی ہی نہ دیکھا، اور نہ بنی ہاشم سے بہتر کسی کی اولاد دیکھی یہ روایت کتاب مناقب ومخلص الذہبی والمحاملی وغیرہم میں بھی موجود ہے،
۲۰ فی الشفا روی عن علی کرم اللہ وجہہ عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم قال نسباً وصہراً وحسباً لیس فی آبائی من لدن آدم علیہ السلام سفاح کلنا نکاح قال الکلبی کتبت للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمس مائۃ امّاً وجدت فیھن سفاحًا ولا شیئاً مما کان علیہ اہل الجاھلیۃ	۲۰ کتاب شفا میں علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفسیر قول خدائے تعالیٰ یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم (سورہ یونس پارہ ۱۱ رکوع ۵۶) میں فرمایا کہ میرے اجداد میں سے کوئی بھی از آدم تا اینکدم نہ تو حسبًا نہ نسبًا نہ صہرًا (رواداوی) زنا کا مرتکب ہوا اور ہم سب بذریعہ جائز نکاح پیدا ہوئے ہیں، کلبی کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر کے خاندان کی پانچ سو عورات (والدہ، دادی، پڑدادی وعلی ہذا القیاس) کے حالات معلوم کئے تو مجھے ان میں کوئی بی بی ایسی معلوم نہ ہوئی کہ جس پر ایام جاہلیت کے عیوب کا دھبہ ہو (یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ سوائے قبیلہ بنی ہاشم سب لوگ معیوب النسل تھے چنانچہ تاریخ بھی اسکی گواہ ہے)
۲۱ - وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ وتقلبک فی الساجدین قال من نبی الی نبی حتی اخرجتک نبیاً، انتہی الشفا،	۲۱ - اور ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت قرآن شریف وتقلبک فی الساجدین (سورہ شعراء پارہ ۱۹ رکوع ۱۵۶) کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ میں نے (اے پیغمبر) تجھے ایک سجدہ کرنے والے سے دوسرے سجدہ کرنے والے (یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف) منتقل کیا ہے۔ یہاں تک کہ تجھے پیغمبر ہی پیدا کیا،
۲۲ - فی جمع الفوائد رفعہ خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم الی ان ولدنی ابی وامی الاوسط	۲۲ - کتاب جمع الفوائد میں بطریق مرفوع روایت ہے کہ میری پیدائش نکاح جائز کے ذریعہ سے ہے اور از آدم تا

ابن عباس رفعه ما ولدني في سفاح الجاهلية شيء ما ولدني الا نكاح كنكاح الاسلام للكبير

اینڈم میری پیدائش سے زنا کا کچھ تعلق نہیں ہے للاوسط ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ فرمایا جناب پیغمبر نے کہ میری پیدائش میں زنا کا کچھ لگاؤ نہیں ہے، بلکہ اسلامی نکاح سے میری خلقت واقع ہوئی ہے، یہ حدیث کتاب کبیر میں بھی موجود ہے،

۲۳ - ابو هريرة رفعه بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القرن الذي كنت منه للبخاري

۲۳ - ابو ہریرہ سے مروی ہے (مرفوعاً) کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری نبوت بنی آدم کی سب سے بہتر زمانہ میں ہوئی ہے یہ حدیث بخاری میں موجود ہے

۲۴ - في سنن الترمذي عن ابن عمر قال سمعت نبيا صلى الله عليه وآله وسلم يقول ان الله خلق خلقه في ظلمة فالقى عليهم من نوره فمن اصابه من ذالك النور اهتدى ومن اخطاه ضل فذالك اقول جف القلم على علم الله،

۲۴ - سنن ترمذی میں ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ فرمایا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا اور ان پر اپنے نور میں سے کچھ نور ڈالا، پس جس شخص تک وہ نور جا پہنچا وہ ہدایت پا گیا اور جس کسی کو اس نور سے کچھ نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا اور کہ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ جف القلم علی علم اللہ یعنی مشیت الٰہی اسی طرح جاری ہوتی ہے،

۲۵ - في الشفا قال جعفر بن محمد رضي الله عنهما علم الله عجز خلقه عن طاعته فعرفهم ذالك لكي يعلموا انهم لا ينالون الصفو من خدمته فاقام بينه و بينهم مخلوقا من جنسهم في الصورة البسه من نعت الرافة والرحمة واخرجه الى الخلق سفيرا صادقا وجعل طاعته طاعته وموافقته موافقته فقال تعالى من يطع الرسول فقد اطاع الله

۲۵ - کتاب شفا میں روایت ہے کہ فرمایا حضرت جعفر الصادق بن امام محمد باقر علیہم السلام نے کہ خداوند عالم نے جب یہ جان لیا کہ اسکی مخلوق اس کی اطاعت سے بھی عاجز رہے گی تو اس نے (ازراہ بزرگی و کرامت) ان کو رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شناخت کرا دی چونکہ وہ اطاعت میں خلوص حاصل نہیں کر سکتی تھی لہذا اپنی ذات خداوندی اور خود انکی درمیان ان کے ہم شکل و شباہت کا ایک آدمی پیدا کیا اور اسکو اپنی رحمت کا لباس پہنایا اور پھر اسکو اپنا رسول مقرر کیا اور ارشاد فرمایا کہ اس رسول کی اطاعت اور موافقت ہماری اطاعت اور موافقت ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہدایت موجود ہے

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (سورہ نسا پارہ ۵ ع ۸)
(ترجمہ جس نے ہمارے پیغمبر کی اطاعت کی اس نے ہماری اطاعت کی)

۲۶- قال ابو العالیہ والحسن البصری فی ام الکتاب اھدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ھو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم وخیار اھلبیتہ واصحابہ قال اللہ
تبارک وتعالی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمھون،
قال ابن عباس ما خلق اللہ وما ذرء وما برء نفسا
اکرم علیہ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما سمعت
اللہ اقسم بحیات احد غیرہ قال تعالی واذ اخذ اللہ
میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم
رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ط
قال ءاقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا
قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین (فی سورہ آل
عمران) قال علی ابن طالب رضی اللہ عنہ لم یبعث اللہ
تعالی نبیا من آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العھد
فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیؤمنن بہ ولینصرنہ
ویاخذون العھد بذالک علی قومہم قال تعالی واذ
اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح المعنی
اخذ اللہ علیہم المیثاق اذ اخرجہم من ظہر آدم کالذر

۲۶- ابو العالیہ اور حسن بصری نے سورۂ فاتحہ (الحمد)
کی آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
(سورہ الحمد پارہ (۱) رکوع اول) کی تفسیر میں لکھا ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت اور
اصحاب پیغمبر میں سے نیک لوگوں (اخیار) کا راستہ
مراد ہے اور (اسی طرح) تفسیر لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمھون
سورہ حجر پارہ (۱۴) رکوع ۵)
(ترجمہ) اے پیغمبر تیری جان کی قسم یہ لوگ اپنی بدمستی میں
جھوم رہے ہیں) میں ابن عباس نے کہا کہ خداوند عالم نے
کسی نفس کو اپنے رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے زیادہ بزرگ نہیں پیدا فرمایا، اور کہ میں نے کبھی
نہیں سنا کہ جناب باری نے سوائے جان پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کی جان کی قسم کھائی ہو
اور (اسی طرح) قرآن شریف میں ارشاد خداوندی ہے
واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الخ (ترجمہ) اللہ تعالی نے
تمام پیغمبروں سے عہد لیا الخ (سورۂ آل عمران
پارہ ۳ رکوع ۱۷)، کی تفسیر میں جناب علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہیں
فرمایا تاوقتیکہ اس سے اس امر کا عہد نہ لیا ہو کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان خود لائے اور ان کی
مدد بھی کرے اور اپنی قوم سے بھی یہی عمل کرائے،

۲۷ قال قتادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال کنت نبیا الاول الانبیاء فی الخلق واخرھم فی
البعث فلذالک وقع ذکرہ مقدما ھنا قبل نوح

۲۷ قتادہ کہتے ہیں کہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلحاظ پیدایش سب سے
پہلا و بلحاظ بعثت سب سے آخر نبی ہوں اور اسی سبب
سے ان کا ذکر نوح سے پہلے کیا گیا ہے،

۲۸ - حکی السمرقندی عن الکلبی فی قولہ تعالیٰ وان من شیعتہ لابراھیم ان الھاء عائدۃ علی محمد صلی اللہ علیہ و سلم ای من شیعۃ محمد لابراھیم ای علی دینہ ومنہاجہ واختارہ القراء،

۲۸ "ان من شیعتہ لابراھیم" کی تفسیر سمرقندی نے یہ کی ہے کہ شیعتہ کی ضمیر "ہ" "جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ (و الہ وسلم) کی طرف راجع ہے یعنی یہ کہ حضرت ابراہیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ (و الہ وسلم) کی تابعین میں سے ہیں اور وہ ان ہی کے دین اور طریقہ پر ہیں اور قاریوں نے بھی یہی سمجھا ہے، (سورۂ صافات ۸۳)

۲۹ - حکی عنہ المکی (ابو محمد) وکان صلی اللہ علیہ و سلم قد ولد مختوناً مقطوع السرہ وروی عن امہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ولدتہ نظیفا مابہ قذر ورفع راسہ عند ما وضعتہ وباسطا یدیہ شاخصا ببصرہ الی السماء ورات امہ صلی اللہ علیہ وسلم من النور الذی خرج معہ قصور الشام،

۲۹ ابو محمد مکی نے روایت لکھی ہے کہ حضور نبوی صلی اللہ علیہ و (آلہ) وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے، اور آنحضرت کی والدۂ ماجدہ) سے روایت ہے کہ یہ پیغمبر جو میرا بچہ ہے پاک و صاف پیدا ہوا تھا اور پیدائش کے وقت اسپر کوئی نجاست نہ تھی اور کہ پیدا ہوتے ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر سے بلند اٹھایا اور ہاتھ دونوں ملائے ہوئے تھے اور نظر آسمان کی جانب تھے اور کہ اسی نور سے جو ان کے ساتھ ہی ظاہر ہوا تھا میں نے محلات شام تک کا نظارہ کر لیا،

۳۰ وقال علی رضی اللہ عنہ غسلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجد فیہ شیئا من القذر وسطعت منہ ریح طیبۃ لم نجد مثلہا قط واوصانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یغسلہ غیری فانہ لا یری احد عورتی الا طمست عیناہ وقد قال وھب بن منبہ قرات احدی وسبعین کتابا من کتب الانبیاء والمرسلین السابقین علیہم السلام فوجدت فی جمیعہا ان نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ارجح الناس عقلا وافضلہم رایا

۳۰ - علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و (آلہ) وسلم کو غسل (میت) دیا اور کوئی چرک (میل کچیل) آپ کے جسم (مبارک) پر نہ دیکھا بلکہ اس سے ایک بوئے پاکیزہ آتی تھی جو میں نے کبھی نہ سونگھی تھی اور کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ سوائے میرے کوئی اور آپ کو غسل نہ دے اور کہ اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کے عورتیں پر نظر ڈالے گا تو وہ اندھا ہو جائے گا، اور وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے

سنا ہے اور انبیائے ماسلف (علیہم السلام) کے اکثر صحیفے پڑھے ہیں اور کہ ان سب میں میں نے یہی پایا کہ تحقیق محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم) نبی آدم ہیں بہمہ وجوہ کمل تھے کہ ان کی رائے سب سے صائب تھی (یعنی وہ کسی صحابی کی رائے کے محتاج نہ تھے،

۴۱ ـ ابو محمد المکی وابو لیث السمرقندی وغیرھما ان آدم علیہ السلام عند زلتہ قال اللھم بحق محمد اغفر لی خطیئتی فقال لہ تعالیٰ من این عرفتہ قال رأیت فی کل موضع من الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ اکرم خلقک الیک فتاب اللہ علیہ وغفر لہ وھذا عند قائلہ تاویل قولہ تعالیٰ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ،

۴۱ ابو محمد مکی اور ابو لیث سمرقندی وغیرہم نے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ترک اولیٰ کے وقت یہ دعا کی کہ اے باری تعالیٰ بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری لغزش کو معاف فرما دے (اس کے جواب میں ارشاد باری ہوا کہ تو نے اس (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح پہچانا تو عرض کیا کہ میں نے بہشت کے ہر ایک موقعہ و محل پر یہ ہی لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اس سے میں نے جان لیا کہ تجھے اپنی مخلوق میں سب سے عزیز و بزرگ یہی ہے، اس پر ان کی توبہ قبول ہوگئی اور جو اس کے قائل ہیں ان کے نزدیک آیت قرآن شریف فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ کی یہ ہی تفسیر ہے، (سورۂ بقر پارہ ۱ رکوع ۴)

(ترجمہ) پھر حضرت آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے اور ان کی برکت سے حضرت موصوف کی توبہ قبول ہوگئی

۴۲ ـ وفی روایۃ اخریٰ قال آدم لما خلقتنی رفعت راسی الی عرشک فاذا فیہ مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ لیس احد اعظم قدرا عندک ممن جعلت اسمہ مع اسمک فاوحی اللہ الیہ وعزتی

۴۲ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے کہا کہ جس وقت میں پیدا ہوا تو میں نے اپنا سر سوئے عرش خداوندی بلند کیا، تو ناگاہ یہ لکھا ہوا میں نے دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وجلالی انه لآخر النبی من ذریتك ولولاه لما خلقتك
وقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم لما نشأت و
نصبت الی الاوثان وبغض الی الشعر انهم بشیء
مما کانت الجاهلیة تفعله ولما اختلف قریش عند
بناء الکعبة المکرمة فی من تضع الحجر الاسود حکموا
اول داخل علیهم فاذا النبی داخل علیهم فقالوا
هذا محمد هذا امین قد رضینا به وذلك قبل نبوته
وقال صلی الله علیه وآله وسلم انی لامین فی السماء
وامین فی الارض،

پس اس سے میں نے سمجھ لیا کہ خدائے تعالیٰ کے
نزدیک محمدؐ سے زیادہ کوئی شخص قدر عظیم نہیں رکھتا
کیونکہ ان کے نام کو خدائے تعالیٰ نے اپنے نام
کے ساتھ ساتھ لکھا ہے،

(ز ان بعد) خداوند عالم نے آدم علیہ السلام
کی جانب وحی کی کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی
قسم یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیری اولاد سے
آخر نبی ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے بھی خلق نہ کرتا
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب
میں نے نشوونما پائی تو مجھے بتوں سے نفرت
تھی اور اسی طرح شعر سے بھی اور میرا ان امور
سے کچھ تعلق نہ تھا جو ایام جاہلیت میں رواج پائے
ہوئے تھے، اور جس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر کے
متعلق قریش میں یہ اختلاف ہوا کہ حجر اسود کو
کون نصب کرے تو یہ طے ہوا کہ جو شخص خانہ کعبہ میں سب
سے پہلے داخل ہو وہی حجر اسود کو نصب کرے
پس ناگاہ میں داخل ہوا تو حاضرین بول اٹھے کہ یہ
ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو سب سے پہلے داخل
ہوئے ہیں اور یہ ہی بڑے امین ہیں لہذا یہ ہی
حجر اسود کو اس کے مقام میں نصب کریں،
یہ قضیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے
پہلے کا ہے،

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آسمان
و زمین دونوں میں امین کہلاتا ہوں

۳۳- ذکر بزار عن علی کرم الله وجهه قال لما
اراد الله تبارك وتعالی ان یعلم رسوله الاذان
جاءه جبرئیل بدابة یقال لها البراق فذهب

۳۳- بزار نے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس وقت خداوند عالم
نے یہ ارادہ کیا کہ اذان اپنے نبی کو سکھلا دے

یرکبھا فالتعصبت علیہ فقال لھا جبرئیل اسکنی فو اللہ
ما رکبک عبدٌ اکرم علی اللہ من محمد صلی اللہ علیہ و الہ
وسلم فرکبھا حتی اتی بھا الی الحجاب الذی یلی الرحمن تبارک
وتعالی فبین کذالک اذ خرج ملک من الحجاب فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم یا جبرئیل من
ھذا قال والذی بعثک بالحق انی لاقرب الخلق مکانا
وان ھذا الملک ما رایتہ منذ خلقت الی ساعتی ھذہ
فقال الملک اللہ اکبر اللہ اکبر فقیل لہ من وراء الحجاب
صدق عبدی انا اکبر من کل شئ فقال الملک اشھد
ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ فقیل لہ من
وراء الحجاب صدق عبدی ان محمد رسولی وذکر مثل
ھذا فی بقیۃ الاذان الا انہ لم یذکر جوابا من قولہ
حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح وقال ثم اخذ الملک
بیدی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم فقدم اھل السماء فیھم
ادم ونوح وغیرھما۔

تو جبرئیل حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی خدمت میں ایک سواری لائے جو بُراق کہلاتی
تھی۔ حضرت چلے تاکہ اسپر سوار ہوں، براق کو یہ
سواری ناگوار ہوئی تو جبرئیل نے براق سے
کہا کہ بخیلا رہ کیونکہ تجھ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم سے زیادہ مکرم بندہ کبھی سوار ہوا تھا، پھر
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوار ہوئے اور
مقام حجاب قرب تک پہنچے جو خداوند عالم سے قریب
تر تھا، اسی اثنا میں ایک فرشتہ مقام حجاب سے
نکلا اسکو دیکھ کر حضرت رسالتمآبؐ نے جبرئیل سے دریافت
کیا کہ یہ کون ہے تو جبرئیل نے عرض کیا کہ اس ذات
اقدس کی قسم جس نے آپ کو نبوت پر مبعوث فرمایا
کہ تمام مخلوق میں میرا مقام ہی بارگاہ الٰہی سے
قریب ہی لیکن اس فرشتہ کو میں نے اپنی پیدائش
سے تا ایندم نہیں دیکھا تھا، اس پر وہ فرشتہ پکارا
اللہ اکبر، اللہ اکبر، پس جواب میں غیب سے آواز آئی
کہ اے میرے بندے تو نے سچ کہا کہ میں سب سے
اکبر ہوں،
پھر فرشتہ پکارا اشھد ان لا الٰہ الّا اللہ، اشھد
ان لا الٰہ الّا اللہ اسی طرح پھر آواز آئی کہ تو نے
صحیح کہا اور کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ و
سلم، میرے رسول ہیں اور ساری اذان کا اسی طرح
ذکر کیا، لیکن جب فرشتہ مذکور نے حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح کہا تو پردۂ غیب سے کوئی جواب
نہ آیا،
پھر اس فرشتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا
ہاتھ پکڑ کر ان کو امام نماز بنایا اور حضرت نے

اس وقت تمام اہل آسمان کو جن میں حضرت آدم و نوح بھی تھے نماز پڑھائی ،

۳۴ - قال ابو جعفر محمد ابن علی ابن الحسین رضی الله عنهم روایته عن علی رضی الله عنه قال اکمل الله لمحمد صلے الله علیه وآله وسلم شرفاً ومنزلةً علی اهل السموات والارض ،

۳۴ - ابو جعفر محمدؑ بن علی ابن الحسین رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدائے تعالےٰ نے تمام اہل آسمان وزمین پر شرف اور منزلت بخشی ہے

۳۵ - عن ام هانی بنت ابیطالب رضی الله عنهما قالت اسری برسول الله صلے الله علیه وسلم الی السماء وهو فی بیتی وفی تلک اللیلة صلے العشاء الاخرة معنا ونام بیننا فلما کان قبیل الصبح انقظنا فلما صلی الصبح صلینا معه وقال یا ام هانی لقد صلیت معکم العشاء الاخرة کما رأیت ثم جئت به بیت المقدس فصلیت فیه ثم صلیت الغداة معکم الآن کما ترون الحدیث وهذا بینٌ فی انه بجسمه صلی الله علیه وسلم عرج ،

۳۵ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر سے آسمان پر تشریف لے گئے اور اس شب کو نماز عشا ہمارے ساتھ ہی پڑھی تھی اور ہمارے پاس سو گئے تھے پس صبح کے قریب ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جگایا اور صبح کی نماز بھی ہمارے ساتھ پڑھی ،

اور پھر فرمایا اے ام ہانی دیکھ تو میں نے نماز عشا تمہارے ساتھ پڑھی جیسا کہ تم نے دیکھا ہے ،
پھر میں بیت المقدس پہنچا اور وہاں بھی نماز پڑھی اور پھر نماز صبح تمہارے ساتھ پڑھ چکا ہوں ،
اور یہ حدیث معراج جسمانی کو ثابت کرتی ہے ،

۳۶ عن جعفر بن الصادق رضی الله عنهما قال اوحی الله الیه صلے الله علیه وسلم بلا واسطة ونحوه عن الواسطی وقال جعفر بن محمد صادق ادناه ربه منه حتی کان منه کقاب قوسین او ادنی قال الدنو من الله تعالیٰ لا حد له ومن العباد بالحدود وانقطعت الکیفیة عن الدنو الا تری کیف حجب جبریل عن دنوه ودنا محمد صلے الله علیه وسلم الی ما اودی قلبه من المعرفة والایمان فتدلی بسکون قلبه الی ما ادناه وزال عن قلبه الشک والارتیاب

۳۶ حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم نے اپنی وحی بلا واسطہ بھی مجھ پر نازل فرمائی ہے ، اسی طرح کی روایت واسطی سے بھی مروی ہے کہ جعفر بن محمد الصادق کا ارشاد ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو قرب بارگاہ الٰہی میں حاصل ہوا اسکی کوئی حد نہیں ہے ، اور کلام الٰہی قاب قوسین او ادنیٰ تائید کرتا ہے . باقی بندوں کے لئے قرب الٰہی کی ایک حد معین ہے

لیکن کیفیت قرب مطلق نہیں ہوتی، چنانچہ جبرئیل بھی ایک حد معین تک پہنچ سکے، لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کمال معرفت اور ایمان کے باعث اُس مقام تک پہنچے جہاں تک آپ کا پہنچنا معروف ہے اور اس کے بعد آپ کو کوئی بے اطمینانی نہیں رہی

۳۷۔ ومن انس و فی الصحیح عرج بی جبرئیل الی سدرۃ المنتھی ودنا الجبار رب العزۃ فتدلی حتی کان منہ قاب قوسین او ادنی فاوحی الیہ ما اوحی واوحی خمسین صلواۃ وذکر حدیث الاسراء،

۳۷۔ انس سے (صحیح بخاری) میں روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے گئے تا آنکہ میں خداوند عالم کے قریب ہو گیا اور یہ قرب یہاں تک بڑھا کہ دو کمان کا فاصلہ یا اس سے بھی کم رہ گیا۔

پھر خداوند عالم کو جو کچھ کہ وحی کرنی منظور تھی وہ وحی کی اور بذریعہ وحی پچاس نمازوں کا حکم دیا،
پھر حضرت نے حدیث اسرار بیان فرمائی،

۳۸ روی ابن قانع القاضی عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اذا علی العرش مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی الی ھنا،

۳۸ ابی الحمرہ سے ابن قانع القاضی بدین مضمون روایت کرتا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مجھے آسمان کی طرف لے گئے تو ناگاہ میں نے عرش الٰہی پر لکھا ہوا دیکھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی

(ترجمہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اس کے رسول ہیں جن کی مدد میں نے علیؑ کے ذریعہ سے کی ہے) یہاں تک کتاب شفا کی روایت ہے

۳۹۔ فی شرح کبریت الاحمر للشیخ علاء الدولہ السمنانی قدس سرہ روی عنہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ العرش علی الماء اضطربت ولم یثبت فکتب علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فاستقر العرش و فی روایتہ کتب تحت ھذہ الکلمات ایدتہ بعلی علیہ السلام

۳۹۔ شیخ علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ نے شرح کبریت احمر میں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا تو وہ ہلتا رہا اور ساکن نہیں ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ارقام فرمایا

پس عرش ساکن ہو گیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ کلمہ مذکورہ کے نیچے یہ بھی لکھا ہوا تھا ایدتہ بعلی علیہ السلام یعنی ہمنے علی علیہ السلام کے ذریعہ سے اس (پیغمبر) کی امداد کی ہے،

۴۰ - اخرج ابو نعیم الحافظ باسنادہ عن ابی صالح عن ابن عباس و عن ابی ہریرۃ و جعفر الصادق رضی اللہ عنہم فی قولہ تعالیٰ هو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین انھم قالوا ان رسول قال انما نزلت فی علی لانہم قالوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت مکتوبا علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی و نصرتہ بعلی روی عن انس ابن مالک مثلہ،

۴۰ - حافظ ابو نعیم نے خود اپنی ہی سند سے ابی صالح سے اور اس نے ابن عباس اور ابو ہریرہ و جعفر الصادق رضی اللہ عنہم سے آیت قرآن شریف هو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین (سورہ انفال پارہ ۱۰ رکوع ۴) کی تفسیر یہ کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ یہ آیت شان علی میں نازل ہوئی ہے اور ثبوت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پایا کہ عرش الٰہی پر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی و نصرتہ بعلی لکھا ہوا دیکھا اور یہ ہی روایت انس بن مالک اور دیگر (صحابہ) لوگوں سے بھی ہے،

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سوم

الباب الثالث - في بيان ان الدنيا باقية باهل بيته صلى الله عليه وسلم وفي بيان انهم سبب نزول المطر والنعمة وبيان فضائلهم

باب سوم اس بیان میں ہے کہ یقیناً دنیا کا قیام بقائے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہے اور نیز کہ اہل بیت رسول ہی بارش کے برسنے اور نعمت ہائے الٰہی کے نزول کا باعث ہیں اور نیز ان کے دیگر فضائل

(۱) اخرج الحاكم في المناقب عن علي كرم الله وجهه قال قال رسول الله صلعم النجوم امان لاهل السماء فاذا ذهب النجوم ذهب اهل السماء واهل بيتي امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بيتي ذهب اهل الارض

(۱) حاکم نے اپنی کتاب مناقب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ ستارے اہل آسمان کی امان کا باعث ہیں اور جس وقت ستارے فنا ہو جائیں گے تو اہل آسمان بھی فنا ہو جائیں گے اور اسی طرح میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے پناہ ہیں اور جب میرے اہل بیت دنیا میں نہ رہیں گے تو اہل زمین بھی فنا ہو جائیں گے۔

(۲) ايضاً اخرجه ابن احمد في زيادات المسند والحمويني في فرائد السمطين عن علي كرم الله وجهه

(۲) یہ حدیث بجنسہ ابن احمد نے اپنی کتاب زیادات المسند میں اور حموینی نے فرائد السمطین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے۔

(۳) ايضاً اخرجه الحاكم عن محمد الباقر عن ابيه عن جده عن علي رضي الله عنهم

(۳) اور اسی طرح حاکم نے محمد باقر اور انھوں نے اپنے باپ دادا سے اور انھوں نے جناب علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے۔

(۴) اخرج احمد عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلعم النجوم امان لاهل السماء واهل بيتي امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بيتي جاء اهل الارض من الآيات ما كانوا يوعدون وقال احمد ان الله ...

(۴) احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا فرمایا کرتے تھے کہ ستارے اہل آسمان کیلئے اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں اور کہ جس وقت میرے اہل بیت نہ رہیں گے تو زمین پر وہ علامات آپہنچیں گی جن کا

اخفق الارض من اجل النبی صلعم لجمال دوامها
بیده امر هیبته [illegible] صلی الله علیه وآله وسلم

ذکر قرآن شریف میں ماکانوا یوعدون رسورہ شعرا پارہ ۱۹ رکوع ۱۵) کی حکم میں موجود ہے اور نیز کہا ہے کہ سبب رحلت جناب سرور عالم صلعم زمین متزلزل ہوئی تو اس کی بقا کو بقاء اہل بیت وعترت پیغمبر صلعم کے ساتھ متعلق فرمایا گیا،

(۵) اخرج الحموینی عن سلمه بن الاکوع عن النبی صلعم قال النجوم امان لاهل السماء و اهل بیتی امان لامتی،

(۵) حموینی نے سلمہ بن الاکوع سے اور اُس نے جناب رسولخدا سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور نے کہ ستارے اہل آسمان کے لئے اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان کا باعث ہیں،

(۶) ایضاً۔ اخرج الحموینی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلعم اهل بیتی امان لاهل الارض کما النجوم امان لاهل السماء

(۶) اسی طرح حموینی نے ابی سعید الخدری سے روایت کی کہ فرمایا حضور نے کہ جس طرح اہل آسمان کے لئے ستارے امان ہیں اُسی طرح میرے اہل بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں،

(۷) وایضا اخرجه الحاکم عن قتادہ عن عطاء عن ابن عباس رضی الله عنهم

(۷) اسی مضمون کی روایت حاکم نے قتادہ سے اور اس نے عطا سے اور اس نے ابن عباس سے کی ہے،

(۸) اخرج الحاکم عن جابر بن عبدالله و ابی موسیٰ الاشعری وابن عباس رضی الله عنهم قالوا قال رسول الله صلعم النجوم امان لاهل السماء و اهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهبت النجوم ذهب اهل السماء واذا ذهب اهل بیتی ذهب اهل الارض

(۸) حاکم نے جابر بن عبداللہ سے اور اس نے ابوموسیٰ اشعری وابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ستارے اہل آسمان کے لئے اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں جس وقت ستارے غائب ہو جائیں گے تو اہل آسمان فنا ہو جائیں گے، اور جب میرے اہل بیت دنیا میں نہ رہیں گے تو دنیا والے فنا ہو جائیں گے،

(۹) وفی نوادر الاصول عن سلمه بن الاکوع قال قال رسول الله صلعم النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهبت النجوم ذهب اهل السماء واذا ذهب اهل بیتی ذهب اهل الارض

(۹) کتاب نوادر الاصول میں سلمہ بن الاکوع سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ ستارے اہل آسمان کے لئے اور میرے اہلبیت اہل زمین کے لئے امان ہیں اور کہ جس وقت ستارے نہ ہوں گے تو اہل آسمان فنا ہو جائیں گے

اور اسی طرح جب میرے اہلبیت دنیا میں نہوں گے تو ساکنان زمین نہ رہیں گے،

(۱۰) فی نوادر الاصول عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلعم النجوم امان لاھل السماء واھل بیتی امان لامتی اخرجہ جماعۃ

(۱۰) نوادر الاصول میں سلمہ بن الاکوع سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے اور میرے اہلبیت میری امت کے لیے باعث زندگی ہیں اس حدیث کو ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) اخرجہ الحموینی بسندہ عن محمد ن الباقر عن ابیہ وعن جدہ امیر المومنین رضی اللہ عنہم قال قال رسول اللہ صلعم یا علی اکتب ما املی علیک قلت یا رسول اللہ اتخاف علی النسیان قال لا وقد دعوت اللہ عز وجل ان یجعلک حافظا ولکن اکتب لشرکائک الائمۃ من ولدک بہم تسقی امتی الغیث وبہم یستجاب دعائہم وبہم یصرف اللہ عن الناس البلاء وبہم تنزل الرحمۃ من السماء وھذا اولہم واشار الی الحسن ثم قال وھذا ثانیہم واشار الی الحسین ثم قال والائمۃ من ولدہ رضی اللہ عنہم

(۱۱) حموینی نے خود اپنی ہی سند سے بحوالہ امام محمد الباقر اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار اور اپنے جد بزرگوار یعنی جناب امیر المومنین (علی مرتضیٰ) رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ اے علی جو کچھ میں تم سے کہوں لکھتے جاؤ تو آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ خیال ہے کہ میں بھول جاؤں گا آپنے فرمایا یہ فکر مطلق نہیں ہے، کیونکہ میں خداوند عالم سے یہ دعا کرچکا ہوں کہ تمہیں حافظ کردے، بلکہ اسواسطے کتابت کرانا چاہتا ہوں کہ تمہاری اولاد سے جو امام ہوں یہ تحریر ان کے لیے بھی باقی رہے۔ اور یہ امام وہ ہیں جن کے سبب تو خداوند عالم میری امت کو آب باران سے مستفید فرمائیگا اور انہی کے واسطے سے میری امت کی دعا قبول ہوگی اور ان کے صدقہ سے خداوند جل شانہ اپنی مخلوق سے بلاؤں کو دور کریگا۔ اور ان ہی کی برکت سے آسمان سے رحمتیں نازل ہونگی، اور ان میں سے اول یہ ہے (علی) پھر اشارہ فرمایا جانب جناب امام حسنؑ اور کہا کہ یہ دوسرا امام ہے اور پھر اشارہ فرمایا جناب امام حسینؑ کی طرف اور فرمایا کہ باقی ائمہ رضی اللہ عنہم ان کی اولاد سے ہوں گے۔

(۱۲) وفی المناقب عن عبد اللہ بن الحسن المثنیٰ ابن

(۱۲) کتاب مناقب میں عبداللہ بن الحسن المثنیٰ بن حسن المجتبیٰ

الحسن المجتبیٰ بن علی المرتضیٰ علیہم السلام عن ابیہ عن
جدہ الحسن السبط قال خطب جدی صلعم یوما
فقال بعد حمد اللہ والثنیٰ علیہ یا معاشر الناس انی
ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
وعترتی اھل بیتی ان تمسکتم بھما لن تضلوا وانھما
لن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض فتعلموا منہم ولا تعلموا
ھم فانہم اعلم منکم ولا تخلو الارض منہم ولو خلت
لانساخت باھلہا ثم قال اللہم انک لا تخلی الارض
من حجۃ علی خلقک لئلا تبطل حجتک ولا تضل
اولیائک بعد اذ ھدیتہم اولئک الاقلون عددا
والاعظمون قدرا عند اللہ عز وجل ولقد دعوت
اللہ تبارک وتعالیٰ ان یجعل العلم والحکمۃ فی عقبی
وعقب عقبی فی زرعی وزرع زرعی الی یوم القیمۃ
فاستجاب لی۔

(۱۴۳) وفی المناقب عن ھشام بن حسان قال خطب الحسن
ابن علی علیہ السلام بعد بیعۃ الناس لہ بالامر فقال نحن
حزب اللہ الغالبون ونحن عترۃ رسولہ الاقربون

بن علی المرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے جد یعنی پیغمبر
خدا صلعم والہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور بعد حمد خدائے
کریم فرمایا کہ اے گروہ مردمان مری رحلت کا وقت قریب
آپہنچا اور میں نے اپنی موت پر اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے
لہذا میں تمہارے پاس دو وزن دار چیزیں چھوڑتا ہوں
اس میں سے ایک کتاب خدا ہے (قرآن شریف) اور دوسری
میری عترت اور اہل بیت ، اگر تم ان دونوں سے لپٹے رہوگے
تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں حوض کوثر پر پہنچنے کے وقت تک
ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے ، پس ان سے علم سیکھتے رہنا
انکو سکھلانے کی کوشش نہ کرنا ، کیونکہ یہ تم سے بہت زیادہ
عالم ہیں ، اور زمین ان سے کبھی خالی نہ رہے گی (یعنی میرے
اہل بیت میں سے ایک ایک ممبر ہر وقت زمین پر تمکو تلقین کرنے
کے لئے موجود رہے گا) اور جب زمین پر ان میں سے کوئی
نہ رہے گا تو تحقیق زمین اپنے اوپر رہنے والوں کو نگل
جائے گی ، اور کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ دعا
فرمائی کہ خدا تو زمین کو کسی نہ کسی امام کے وجود سے خالی نہ
چھوڑیو ، مبادا اسکی عدم موجودگی سے تیری حجت باطل ہو جائے
اور تیرے اولیا جسکو تو نے ہدایت بخشی ہے گمراہ ہو جائیں
کیونکہ ان ائمہ کی تعداد بہت قلیل ہے ، گو وہ تیرے نزدیک
بڑے عظیم القدر ہیں ، اور کہ بیشک میں نے بارگاہ خداوندی
میں یہ دعا کی ہے کہ میرے بعد علم وحکمت میری اولاد اور اولاد
کی اولاد کو عطا ہوتا رہے اور اسی طرح تا قیامت میرے نسل
در نسل یہ فیض جاری رہے اور یہ دعا میری بارگاہ الہی میں
مقبول ہو چکی ہے ،

(۱۴۳) اور کتاب مناقب میں ہشام بن حسان سے مروی ہے
کہ امام حسن ابن علی نے لوگوں سے اپنی بیعت لینے کے بعد
خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہم حزب اللہ الغالبون یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے

ونحن اهلبیته الطیبون ونحن احد الثقلین الذین
خلفهما جدّی صلی الله علیه وآله فی امته ونحن ثانی
کتاب الله فیه تفصیل کل شی لایاتیه الباطل من بین
یدیه ولا من خلفه فالمعول علینا تفسیره ولا نظنّنا تأویله
بل نتیقن حقایقه فاطیعون فان طاعتنا مفروضة
ان کانت بطاعة الله عزوجل وطاعة رسوله
مقرونة قال جل شانه یا ایها الذین امنوا اطیعوا
الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال عز
وجل فان تنازعتم فی شی فردوه الی الله والی
الرسول واولی الامر منکم لعلمه الذین یستنبطونه منهم
وجنبوا اواه ضعا لهتاف الشیطان فانه لکم عدو مبین

کا شکر ہیں اور یہی ثقل غالب ہے (سورہ مائدہ پارہ
۶ رکوع ۲۵) اور ہم ہی اسکی رسول کی آل اور قریبی رشتہ دار
ہیں اور ہم ہی وہ طیب وطاہر ہیں جو اہل بیت کے نام سے
موسوم ہیں اور ہم ہی اُن دو وزن دار اشیاء میں سے ایک
ہیں جنکو ہمارے جدّ نے اپنی امت کو سپرد کیا اور ہم ہی خدائے
تعالیٰ کی دوسری کتاب ہیں (یعنی قرآن ناطق) جس میں ہر
شے کی تفسیر موجود ہے اور ہم ہی وہ ہیں کہ کوئی باطل مرتبہ
تو ہمپر سامنے سے آتا ہے اور نہ پس پشت سے، پس تفسیر
قرآن شریف ہمارا کام ہے اور ہم قیاس سے تفسیر قرآن شریف
نہیں کرتے بلکہ ہم وہی تفسیر بیان کرتے ہیں جو واقعی خدائے
تعالیٰ کا مطلب ہے، پس ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری
اطاعت خدا و رسول کی اطاعت کے ساتھ ساتھ ہے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں خود بھی فرمایا ہے اطیعوا
الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور نیز یہ بھی فرمایا
فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والی الرسول واولی
الامر منکم (سورہ نسا پارہ ۵ رکوع ۸) (ان احکام
کے صادر ہونے کی یہ وجہ ہے) تاکہ لوگ جان جائیں کہ تفسیر
قرآن شریف ہم ہی سے حاصل کرنی چاہئے اور (اے لوگو)
شیطان کی آواز پر کان نہ لگاؤ کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہے
(دیکھو کتاب ہذا روایت از ابن معاویہ باب ۳۴)

(۴۱) اخرج الحموینی بسنده عن الاعمش عن جعفر
الصادق عن ابیه عن جده علی بن الحسین رضی الله
عنهم قال نحن ائمة المسلمین وحجج الله علی العالمین
وسادة المؤمنین وقادة الغر المحجلین وموالی المسلمین
ونحن امان لاهل الارض کما ان النجوم امان لاهل
السماء ونحن الذین بنا یمسک السماء ان تقع علی الارض
الا باذن الله وبنا ینزل الغیث وتنشر الرحمة وتخرج

(۴۱) حموینی نے خود اپنی سند سے بحوالہ امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہم مسلمانوں
کے امام اور ہم ہی ہیں مخلوق خداوندی پر خدائے تعالیٰ کی
حجت، اور ہم ہیں سردار مومنین، اور ہم ہی ہیں مسلمانوں
کے آقا، اور ہم ہی اہل زمین کے لئے اُسی طرح باعث
پناہ ہیں جیسے ستارے آسمان کے لئے امان کا سبب ہیں، اور
ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کے سبب آسمان (خداوند عالم کے)

بركات الارض ولولا على الارض منا لانساخت باهلها
ثم قال ولم تخل الارض منذ خلق الله آدم عليه السلام
من حجة الله فيها ظاهر مشهور او غائب مستور ولا
تخلو الى ان تقوم الساعة من حجة فيها ولولا ذالك
لم يعبد الله قال الاعمش قلت لجعفر الصادق
رضى الله عنه كيف ينتفع الناس بالحجة الغائب
المستور قال كما ينتفعون بالشمس اذا سترها سحاب
وقال على بن الحسين رضى الله عنهما نحن الفلك الجارية
فى لجج الغامر يأمن من ركبها ويغرق من تركها وقال
ايضا ان الله عز وجل اخذ ميثاق من يحبنا وهم
فى اصلاب ابائهم فلا يقدرون على ترك ولايتنا
لان الله جبل جبلتهم على ذالك ،

اس طرح قایم کیا ہے کہ وہ زمین پر نہیں گرتا تاوقتیکہ
خداوند عالم اس کو گرنیکا حکم نہ دے اور ہماری ہی
جماعت کے سبب باران رحمت نازل ہوتا ہے، اور
ہماری ہی برکت سے رحمت خدا پھیلائی جاتی ہے
اور زمین سے اُگائی جاتی ہے اور اگر ہم میں سے
کوئی روئے زمین پر نہوتا تو زمین اپنے اہل کو نگل
جاتی، پھر فرمایا کہ از آدم تا ایندم روئے زمین حجت
خداوند تعالےٰ (امام) سے ظاہر یا پوشیدہ طور پر کبھی خالی
نہیں رہے اور نہ تا قیامت خالی رہے گی اور اگر زمین
(امام کے وجود سے) خالی رہتی تو کبھی کوئی حقتعالےٰ کی
عبادت نہ کرتا نہ اسکے سامنے کوئی سر جھکاتا، اعمش کہتے ہیں
کہ میں نے خدمت جعفر الصادقؑ میں عرض کیا کہ اے مولا،
امام غائب و پوشیدہ سے لوگ کسطرح نفع اٹھاویں تو اپنے
فرمایا کہ اسی طرح کہ جس طرح آفتاب سے اس حالتیں نفع
اٹھاتے ہیں جبکہ پارہ ابر اسکو ڈھک لیتا ہے، اور فرمایا
علی بن الحسین (امام زین العابدین) رضی اللہ عنہ نے
کہ ہم ہیں وہ کشتی جو سمندر کی گہری موجوں میں پھرتی ہے جن
میں سوار ہونے والا بے خوف ہوجاتا ہے، اور ہم ہی وہ
کشتی ہیں جس میں نہ سوار ہونے والا ڈوب جاتا ہے اور
حضرت علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ خدائے عزوجل نے
ہم سے محبت کرنے والوں سے اس وقت اقرار لیا تھا جبکہ
وہ ابھی اپنے آبا و اجداد کی پشتوں میں تھے (یعنی پیدا
بھی ہوئے نہ تھے) پس ہم سے محبت رکھنے والے مطلق اس
امر پر قادر نہیں ہیں کہ ہماری محبت سے دستکش ہوجائیں
کیونکہ اس محبت کو خداوند عزوجل نے طینت اور انکی خمیر میں
آغشتہ کردیا ہے (سبحان الله) حب سلطان دین علی ولی ؛ منیت لائق بذات ہمہ
این سعادت بزور بازو نیست ؛ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(۱) انی لاکتم من علمی جواھرہ
کیلا یری العلم ذو جہل فیفتتنا

(۲) وقد تقدم فی ھذا ابو حسن
الی الحسین واوصی قبلہ الحسنا

(۳) ورب جوھر علم لو ابوح بہ
لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا

(۴) ولاستحل رجال مسلمون دمی
یرون اقبح ما یاتونہ حسنا

کما فی تنزلات الموصلیۃ للشیخ اکبر وفی کتاب سفینۃ الراغب الصدر الاعظم وقال ایضاً نحن ابواب اللہ ونحن صراط المستقیم ونحن عیبۃ علمہ وتراجمہ وحیہ ونحن ارکان توحیدہ وموضع سرہ

اور پھر حضرت علیہ السلام نے یہ اشعار پڑھے

(۱) میں اپنے علم میں سے چیدہ چیدہ جواہرات کو پوشیدہ رکھتا ہوں تاکہ نااہل لوگ اس سے بے بہرہ رہیں اور اس سے آگاہ ہو کر فتنہ برپا نہ کریں

(۲) یہ تمام علوم حضرت علی کرم اللہ وجہہ امام حسینؑ کو اور ان سے پہلے حضرت امام حسنؑ کو تعلیم فرما چکے تھے

(۳) اور بہت سے جواہر علم میں اگر میں انہیں ظاہر کر دوں تو مجھ پر یہ الزام لگایا جائیگا کہ میں بھی بت پرستوں میں سے ہوں

(۴) کچھ مسلمانوں نے میرے خون کو حلال سمجھا ہوا ہے اور اپنے بدترین کام کو جسے وہ کر رہے ہیں اچھا خیال کرتے ہیں اور یہی حالات کتاب تنزلات موصلیہ مصنفہ شیخ اکبر اور کتاب سفینۃ الراغب مصنفہ صدر اعظم میں موجود ہیں، اور پھر حضرت زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہی بارگاہ خداوندی کے دروازے ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کا طریق (صراط المستقیم) راہ راست مشہور ہے، اور ہم ہی علم خداوندی کے صندوق ہے، اور ہم ہی اسکے وحی کا صحیح مطلب بیان کرنے والے ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جنھوں نے سمجھایا ہے کہ خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک ماننے کے ارکان کیا ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کے سینوں میں اس کے راز مخفی ہیں، اللھم صل علی محمد وآل محمد،

(۱۵) اخرج الحموینی فی فرائد السمطین بسندہ عن ابی بصیر عن خیثمۃ الجعفی قال سمعت اباجعفر محمد بن الباقر رضی اللہ عنہم یقول نحن جنب اللہ وصفوتہ وخیرتہ ونحن امناء اللہ عزوجل ونحن حجۃ اللہ وارکان الایمان ودعائم الاسلام ونحن من رحمۃ اللہ علی خلقہ وبنا یفتح وبنا یختم ونحن الائمۃ الھدی والدعاۃ الی اللہ ونحن مصابیح

(۱۵) حموینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں خود اپنی ہی سند سے بحوالہ ابی بصیر اور خیثمۃ الجعفی روایت کرتے ہیں کہ میں نے اباجعفر محمد بن الباقر رضی اللہ عنہم سے سنا ہے کہ وہ حضرت فرماتے تھے کہ ہم جنب اللہ ہیں (جانب اللہ والے) سورہ زمر پارہ ۲۴ رکوع ۳ اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں اور اسنے (ازراہ کرم) ہمکو ہی اپنے رازوں کا امانت دار قرار دیا اور ہم ہی ہیں جنکو

الدجی ومنار الهدیٰ ونحن علم المرفوع للحق من تمسك بنا لحق
ومن تاخر عنها غرق ونحن قادة الغر المحجلین ونحن طریق الواضح
والصراط المستقیم الی الله ونحن من نعمة الله عزوجل علی خلقه ونحن معدن النبوة
وموضع الرسالة ومختلف الملائکة ونحن المنهاج
والسراج لمن استضاء بنا ونحن سبیل لمن اقتدیٰ
بنا ونحن الائمة الهداة الی الجنة وعری الاسلام
ونحن الجسور والقناطر من مضی علیها لحق ومن
تخلف عنها محق ونحن السنام الاعظم وبنا ینزل
الله عزوجل الرحمة علی عباده وبنا یسقون
الغیث وبنا یصرف عنکم العذاب فمن عرفنا و
نصرنا وعرف حقنا ویاخذ بامرنا فهو منا والینا

خدائے وحدہ لاشریک نے اپنی حجت (خلیفہ) تجویز کیا
اور ہم ہی ارکان ایمان ہیں اور ہم ہی اسلام کو ستون
ہیں، اور ہم ہی اس کی مخلوق پر اسکی رحمت ہیں اور
ہماری ہی وجہ سے سب چیزیں کشادہ ہوئی ہیں،
اور ہماری ہی وجہ سے سب چیزوں کا خاتمہ بھی ہے
اور ہم ہیں امام ہائے رحمت اور ہم ہی بندوں کو خدائے
تعالےٰ کی جانب رغبت دلانے والے ہیں اور ہم ہی اندھیری
رات کا چراغ ہیں اور ہم ہی ہدایت کے مینار ہیں،
اور خدائے تعالےٰ کی جانب سے جو جھنڈا بلند ہوا وہ
ہم ہی ہیں، اور کہ جو شخص ہمارا توسل ڈھونڈے وہ
کامیاب ہے اور جو ہم سے پیچھے رہ جائے اسکی تباہی ہے
اور ہم ہی سفید ہاتھ پاؤں والوں کے سردار ہیں، اور ہم
ہی صراط مستقیم یعنی خدائے تعالےٰ تک پہنچنے کا سیدھا
راستہ اور طریق واضح ہیں۔ اور ہم ہی مخلوق پر اللہ
تعالیٰ کی نعمت ہیں اور ہم ہی معدن نبوت ہیں اور ہم
ہی رسالت کا ٹھکانا ہیں، اور فرشتوں کی آمد و شد
بھی ہمارے ہی پاس رہی ہے اور جو شخص ہمارے ذریعہ
سے نور الہٰی کا طلبگار رہو اس کے لئے ہم ہی چراغ ہیں
اور ہم ہی منہاج، اور جو شخص ہماری پیروی کرے
اسکے لئے رہبر اور راہ نما ہم ہی ہیں اور ہم ہی وہ امام
ہیں جو لوگوں کو بہشت کی جانب ہدایت کرتے ہیں اور
ہم ہی اسلام کی محکم دستاویزات ہیں اور ہم ہی وہ پل
اور گذرگاہ ہیں کہ جو شخص انپر سے گذرے وہ کامیاب
اور جو غیر راہ سے گذرے وہ نابود ہو اور ہم ہی عالم امکان
ہیں اور ہمارے ہی واسطہ سے خداوند عالم اپنی مخلوق
پر رحمت نازل فرماتا ہے اور ہمارے ہی باعث سے مخلوق
الٰہی باران رحمت سے مستفید ہوتی ہے اور ہم ہی ہیں

جن کی وجہ سے تم لوگوں سے عذاب الہٰی ٹل جاتا ہے، پس جو شخص ہمکو شناخت کرے اور ہماری امداد بھی کرے اور ہمارے حق کو پہچانے، اور ہمارے احکام کی تعمیل کرے تو وہ ہمارا ہے اور ہمارے ہی طریقہ پر ہے،

(۱۶) اخرج الحموینی فی کتابہ فرائد السمطین رایت بخط جدی شیخ الاسلام ابی عبد اللہ حمویہ بن محمد الجوینی حدثنا الحسن بن احمد السمرقندی عن علی بن احمد البخاری عن ابی بکر محمد بن ابراهیم البخاری عن الامام ابی بکر اسحاق الکلاباذی البخاری عن عبد اللہ بن محمد عن محمد بن عبد اللہ عن محمد بن عثمان البصری عن محمد بن الفضل عن محمد بن سعد ابی طیبة عن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرفة آل محمد براءة من النار وحب آل محمد جواز علی الصراط والولایة لآل محمد امان من العذاب ۔ وھذا الحدیث مذکور فی جواهر العقدین ومسطور فی کتاب الشفا لکن لغیر اسناد

(۱۶) حموینی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں لکھا ہے کہ میں نے اپنے دادا شیخ الاسلام ابی عبد اللہ محمد حمونیہ بن محمد جوینی کے قلم کا لکھا ہوا بچشم خود دیکھا ہے کہ حسن بن احمد سمرقندی نے اور اس نے علی بن احمد بخاری سے اور اس نے ابی بکر محمد بن ابراہیم بخاری سے اور اس نے ابی اسحاق کلاباذی بخاری سے اور اس نے عبد اللہ بن محمد سے اور اس نے محمد بن عبد اللہ سے اور اس نے محمد بن عثمان البصری سے اور اس نے محمد بن فضل سے اور اس نے محمد بن سعد ابی طیبہ سے اور اس نے مقداد بن الاسود کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آل محمدؐ کی شناخت اور شناسائی آتش دوزخ سے برأت ہے اور آل محمد سے دوستی رکھنا پل صراط پر سے گذرنے کے لئے پروانہ راہداری ہے اور آل محمد کی ولایت کو تسلیم کرنا عذاب الہٰی سے نجات کرا دیتا ہے،

یہ حدیث کتاب جواہر العقدین اور کتاب الشفا میں بھی ہے لیکن اس میں اسکی سند کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۷) فی جواهر العقدین عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا ایها الناس لم یعط احد من ذریة الانبیاء الماضین ما اعطی الحسین بن علی خلا یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراهیم علیهم السلام یا ایها الناس ان الفضل والشرف والمنزلة والولایة لرسول اللہ وذریته فلا یذهبن بکم الا باطل۔

(۱۷) کتاب جواہر العقدین میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے گروہ مردمان انبیاء گذشتہ علیہم السلام کے اولاد میں سے سوائے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے اور کسی کو وہ عطا نہیں ہوا جو حضرت امام حسین بن علیؑ کو سرکار خداوندی سے ملا ہے اے

هم اخوه ابن حسان . والحافظ جمال الدین
الزرندی فی کتابه درر السمطین وفی جواهر
العقدین للعلامه عالم مصر والحجاز الشریف
السمهودی رحمه الله ان رجلا قال کنت بین
مکة والمدینة فاذا شیخ یلوح فی البریة یظهر
تارة ویغیب اخری حتی قرب منی فسلم علی
فرددته وقلت له من این یا غلام قال من الله
قلت الی این قال الی الله قلت فما زادك قال التقوی
قلت فمن انت قال انا رجل عربی فقلت بین لی فقال
انا رجل قریشی فقلت بین لی عافاك الله فقال انا رجل هاشمی فقلت
بین لی فقال انا رجل علوی وانشد فقال اشعار

(۱) فنحن علی الحوض رواده
نذود ونسعد وراده

(۲) فما فاز من فاز الا بنا
وما خاب من حبنا زاده

بھی فرماتے تھے کہ لئے لوگو فضیلت اور شرف اور منزلت
اور ولایت سب کچھ (حضرت) رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لئے ہے اور ان کی ذریت کے لئے لہذا یہ گروہ متقدمین
تمکو باطل اور غلط راستوں پر نہ چلائیگا۔

(۱۸) ابن حسان اپنی کتاب موسوم بہ تبنیہ میں وحافظ
جمال الدین زرندی اپنی کتاب موسوم بہ درر السمطین میں
اور علامہ عالم مصر وحجاز شریف سمہوری رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی کتاب جواہر العقدین میں روایت کی ہے کہ ایک شخص
نے کہا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان میں تھا یکایک ناگاہ
صحرا میں ایک بزرگ ظاہر ہوئے وہ کبھی چھپ جاتے تھے
اور کبھی ظاہر ہو جاتے تھے یہاں تک کہ میرے قریب
آپہنچے اور مجھے سلام کیا میں نے جواب سلام عرض کیا اور
پوچھا کہ اے صاحبزادے کہاں سے آئے ہو تو فرمایا کہ
خداوند عزوجل کی جانب سے آیا ہوں پھر میں نے پوچھا کہ
کدھر جانیکا قصد ہے تو فرمایا کہ خدائے تعالی ہی کی
جانب، پھر میں نے پوچھا کہ کیا زاد راہ آپکے ساتھ ہے
فرمایا کہ پرہیزگاری، پھر میں نے پوچھا کہ اب کون ہیں
تو فرمایا کہ میں ایک مرد اہل عرب ہوں پھر میں نے عرض کیا
کہ اہل عرب کی تشریح فرمائے تو کہا کہ میں قبیلہ قریش
سے ہوں میں نے پھر تشریح کے لئے التماس کی اور عرض کیا
کہ خدائے تعالی تمکو امن وآرام عطا فرمائے تو فرمایا کہ میں
بنی ہاشم ہوں میں نے اسکی بھی تشریح کی درخواست کی تو فرمایا کہ
میں علوی ہوں یہ فرماکر جناب نے یہ اشعار پڑھے،

(۱) ہم ہی لوگ حوض پر سب سے اول وارد ہونیوالے ہیں اور ہم ہی
وہاں حوض پر آنیوالے آدمیوں کی مدد کرینگے اور نہیں بھگائینگے

(۲) صرف ہماری ہی وجہ سے وہاں (یعنی میدان حشر میں) آدمی کامیاب
ہوگا اور جس شخص کو پاس ہماری محبت کا توشہ ہوگا وہ رحمت الٰہی سے

(۱۳) فمن سرنا نال منا السرور
ومن ساءنا ساء میلاده

(۱۴) ومن کان ھو کاتما فضلنا
فیوم القیمۃ میعاده

ثم قال محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب فلم اره فلا ادری نزل فی الارض ام صعد فی السماء،

محروم ہوگا۔

(۱۳) جس شخص نے ہمیں خوش کیا وہ خوشی حاصل کریگا اور جنہیں ہمیں رنجیدہ کیا تو یوں سمجھو کہ اسکی پیدائش ہی خراب ہی ستورہی (یعنی بیہدہ النسل ہے)

اور جو ہمارے فضل کو چھپائے گا
اس سے قیامت میں مواخذہ کیا جائیگا

یہ شعر پڑھ کر فرمایا کہ میں محمد بن علی الحسین بن علی ابیطالب علیہم السلام (امام محمد باقر) ہوں پس میں آپکی طرف متوجہ ہوا اور وہ میرے سامنے سے غائب ہوگئے، نہ معلوم کہ وہ زمین میں سما گئے یا بالائے آسمان تشریف لے گئے،

(۱۹) واخرج الحافظ عمر بن بحر فی کتابہ حدثنی ابو عبیدہ عن جعفر الصادق عن ابائہ رضی اللہ عنہم ان علیا کرم اللہ وجہہ خطب بالمدینۃ بعد بیعۃ الناس لہ وقال الا ان ابرار عترتی واطائب ارومتی احلم الناس صغارا واعلمہم کبارا والا انا اھلبیت من علم اللہ علمنا وبحکم اللہ حکمنا ومن قول الصادق سمعنا فان تتبعوا اثارنا تھتدوا ببصائرنا وان لم تفعلوا یھلکم اللہ ومعنا رایۃ الحق من تبعھا لحق ومن تاخر عنھا غرق الا وبنا یدرک ترۃ کل مومن وبنا یخلع ربقۃ الذل من اعناقکم وبنا فتح اللہ وبنا یختم،

(۱۹) حافظ عمر بن بحر اپنی کتاب میں روایت کرتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے جعفر الصادق سے اور انھوں نے اپنے آبا و کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدینہ میں لوگوں سے اپنی بیعت لینے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو آگاہ ہو کہ میری عترت کے نیکوکار اور میری نسل کے پاکیزہ بندے دنیا میں سب سے زیادہ حلیم ہوں گے گو وہ عمر میں بھی صغیر ہوں اور جب وہ بڑی عمر کو پہنچیں گے تو دنیا میں سب سے زیادہ عالم ہوں گے، اور یہ بھی تمکو معلوم ہے کہ ہم لوگ اہلبیت نبی ہیں، ہمارا علم خدائے تعالےٰ کے علم سے ہے اور ہم معاملات میں وہی حکم دیتے ہیں جو عین قضائے الٰہی ہوتی ہے، اور ہمنے ایک قول صادق (ارشاد نبوی) سنا ہے کہ فرمایا جب تم ہمارے نقش قدم پر چلو گے، تو ہمکو دیکھ کر ہدایت پا جاوگے اور جس وقت تم ہم سے برگشتہ ہوگے تو خدائے تعالےٰ تمکو اُسوقت ہلاک فرمائیگا (تمہیں فرقہ ہو جانا بڑی ہلاکت ہے) اور فرمایا کہ ہمارے ہاتھ میں ہدایت اور حق کا جھنڈہ ہے

جو شخص کہ انکی متابعت کرے گا وہ ہم سے ملحق ہوگا، اور جو اس سے انحراف کرے گا وہ غرق ہوگا،
اور فرمایا کہ آگاہ رہو کہ ہر مومن اپنے عمل کا ثواب ہماری وجہ سے پاتا ہے اور ہمارے ہی سبب سے اللہ تعالےٰ سب اشیاء کو کشادہ فرماتا ہے اور ہمارے سبب سے انکا خاتمہ کر دیتا ہے

(۲۰) فی المناقب بسند عن عبد الاعلی ابن اعین قال سمعت جعفر الصادق رضی اللہ عنہ یقول قد ولدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وانا اعلم کتاب اللہ وفیہ بدء الخلق وما هوا کائن الی یوم القیامة وفیہ خبر السماء وخبر الارض وخبر الجنة وخبر النار وخبر ما کان وما یکون الی یوم القیامة وانا اعلم ذلک کلہ کانما انظر الی کفی وان اللہ یقول فیہ تبیان کل شی ویقول تعالیٰ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فنحن الذین اصطفینا اللہ جل شانہ واورثنا هذا الکتاب فیہ تبیان کل شئ

(۲۰) صاحب کتاب مناقب نے خود اپنی سند سے عبد الاعلیٰ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے جعفر الصادقؑ کو یہ فرما ہوئے سنا ہے کہ میں حضرت رسولخداؐ کا بیٹا ہوں اور میں کتاب خدا کا اعلم ہوں جس میں ابتدائے خلقت کے حالات لکھے ہوئے ہیں اور یہ بھی درج ہے کہ تا قیامت کیا کچھ ہونے والا ہے اسمیں آسمان وزمین اور بہشت اور دوزخ کی سب خبریں اور نیز وہ تمام حالات جو روئے زمین پر پہلے گذر چکے ہیں اور جو تا قیامت گذرنے والے ہیں سب کچھ درج ہیں اور ان سب امور کو میں نے اس طرح اس میں دیکھا ہے گویا وہ میرے ہاتھ کی ہتیلی پر لکھے ہوئے ہیں، چونکہ اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے لہذا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (سورۂ فاطر، پارہ ۲۲، رکوع ۲۶)
(ترجمہ) پھر ہم نے اپنی اس کتاب کا وارث ان برگزیدہ بندوں کو بنایا جن کو ہمنے اپنی مخلوق میں سے اس وراثت کے لئے) چھانٹ لیا،
ہم ہی وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالےٰ نے منتخب فرمایا اور یہ قران ہمکو وراثتًا عطا فرمایا جس میں ہر شے موجود ہے

(۲۱) فی المناقب خطب الامام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ فقال ان اللہ اوضح بائمة الهدی من اهل بیتہ صلی اللہ علیہ وآلہ دینہ وابلج بهم باطن ینابیع علمہ من عرف من الامة واجب حق امامہ وجد

(۲۱) کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ اپنے خطبہ میں امام جعفر الصادقؑ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے اپنے دین (اسلام) کو اپنی نبیؐ کے ائمہ اہلبیت کی ہدایت کے ذریعہ سے واضح فرمایا اور انہی کے ذریعہ سے

حلاوة ایمانه وعلم فضل طلاوة اسلامه لان الله
نصب الامام علماً لخلقه وحجة على اهل ارضه
البسه تاج الوقار وغشاه نور الجبار يمد بسبب
من السماء لا ينقطع مواده ولا ينال ما عند الله
الا بجهة اسبابه ولا يقبل عليه معرفة العباد الا
بمعرفة الامام فهو عالم بما يرد عليه من ملتبسات
الوحی ومعمات السنن ومشتبهات الفتن
فلم يزل تبارک الله تعالیٰ يختارهم لخلقه من
والد الحسين من عقب كل امام يصطفيهم لذالک
وكلما مضى منهم امام نصب الله لخلقه من
من عقبه اماما علما بيّنا ومنارا نيرا ائمة و
من الله يهدون بالحق وبه يعدلون ذخيرة
من ذرية آدم ونوح وابراهيم واسماعيل
عليهم السلام وصفوة من عترة محمد صلى الله عليه
وآله اصطنعهم الله فی عالم الذر قبل خلق جسمهم عن
يمين عرشه محبوا بالحكمة فی علم الغيب عنده جعلهم
الله حياة الانام ودعائم الاسلام،

علم کی چیزوں کو ظاہر فرمایا پس تمام امت میں سے جس کسی
نے اپنے امام کو پہچان لیا اور اسکے حق کو قبول کر لیا اس
نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا اور اسلام کی فضیلت کو سمجھ
لیا کیونکہ اسی غرض سے خداوند عز وجل نے اپنی مخلوق
کی ہدایت کے لیے امام کو بنایا اور اسی امام کو کل اہل
زمین کے لئے حجت قرار دیا ہے اور اس کے سر پر عزت
کا تاج رکھا اور اپنے نور کامل سے اسکا احاطہ کیا اور خود
عرش سے اسکو ایسی مدد پہنچائی جو ختم ہونے والی نہیں ہے
اے لوگو یہ سمجھ لو کہ سرکار خداوندی سے کیسکو کچھ نہیں
مل سکتا بجز اُن کے توسل کے اور خداوند عالم بندوں کی
جانب سے اپنی معرفت کو قبول ہی نہ فرمائے گا تا وقتیکہ
وہ معرفت امام ہی کے ذریعہ سے ہو، پس وہ امام ان
تمام امور کا عالم ہے جو اسپر وارد ہوتے ہیں مثلاً وحی
الہٰی، اور سربستہ راز اور مشتبہات فتن اُسنے اپنی مخلوق کے
واسطے اولاد امام حسینؑ کو امامت کے لئے منتخب فرمایا اور
اسی طرح تا قیامت یکے بعد دیگرے ان ہی میں سے امام مقرر
اور ان ہی آئمہ کا علم واضح اور روشن ہو گا اور یہی
لوگ ہوں گے جو خدائے تعالیٰ کی جانب سے سچی ہدایت
کرنے والے ہوں گے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے،
یھدون بالحق وبه یعدلون (سورۂ اعراف پارہ ۹
رکوع ۱۰) یہ ہی آئمہ اولاد آدمؑ اور ذریۃ ابراہیمؑ و
نوحؑ و اسمٰعیلؑ علیہم السلام ہیں اور نیز تمام آل محمدؐ میں
بہترین ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انکو
دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے ان کی روحوں کو منتخب فرمایا
ان لوگوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ ان کے سینوں
میں علم غیب کی حکمتیں پوشیدہ ہونگی، اور اللہ تعالیٰ نے
انکو باعث حیات مخلوق اور ستون اسلام قرار دیا ہے

(۲۲) وفی عیون الاخبار، عن ابی الصلت الهروی قال
الامام علی الرضا ابن موسی کاظم علیهما السلام الامام
وحید دهره ولا یدانیه احد ولا یعادله عالم
ولا یوجد منه بدل ولا له مثل ولا نظیر مخصوص
بالفضل کله من غیر طلب منه له ولا اکتساب بل
بل اختصاص من المفضل الوهاب فمن ذا الذی یبلغ
معرفته حقیقة الامام و یمکنه اختیاره کلا هیهات ضلت
العقول وتاهت العلوم و تصاغرت العظماء وتقاصرت
الحکماء وعییت البلغاء عن وصف شان من شئونه
او فضیلة من فضائله وکیف یوصف او ینعت
بکنهه او یفهم شیء من امره فاین الاختیار من هذا
واین ادراک العقول من هذا و این یوجد مثل هذا

(۲۲) کتاب عیون الاخبار میں ابی الصلت ہروی سے مروی
ہے کہ امام رضا ابن موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ہے کہ امام اپنے زمانہ
کا وحید الدہر یکتا، ہوتا ہے نہ تو کوئی اسکا ہمسر ہوتا
ہے اور نہ کسی کا علم اس سے زیادہ ہوتا ہے، نہ امام کا
کوئی شخص مثل اور نظیر ہوسکتا، وہ ان فضائل کے لئے
مخصوص ہے کیونکہ بغیر طلب اور بغیر مشقتِ اکتساب خدائے
تعالیٰ جل شانہ ان فضائل سے اسکو بہرہ مند فرماتا ہے
پھر کون ہوسکتا ہے جو یہ دعوے کرے کہ اسنے معرفت
امام حاصل کر لی ہے، ممکن ہے کہ کوئی یہ دعوے کرے کہ
مجھے معرفت امام حاصل ہوگئی اسکا یہ دعوے تو کیا ان کی
کسی ایک فضیلت کے سمجھنے اور بیان کرنے میں بھی عقلیں گمراہ
اور علوم حیران، اور اس میں بڑے بڑے نکتہ سنج حقیر
ہیں، اور حکماء اپنی کمزوریوں کے معترف اور فصیح اور بلیغ
لوگ اپنی معذوری کے قائل، پس ایسے شخص کی ثنا و
صفت کیونکر بیان ہوسکتی ہے اور اسکے نکات کو کیسے کوئی
سمجھ سکتا ہے اور اس جیسا مرتبہ کسی کو کہاں میسر ہے یہ
وہ مرتبہ ہے جس کے سمجھنے کے لئے عقولِ انسانی بھی
عاجز ہیں، پس ایسے امام کا مثل نہیں ہاتھ آسکتا،

(۲۳) فی نهج البلاغة قال امیر المومنین علی علیه السلام
فی خطبة بعد انصرافه من صفین یذکر آل محمد
صلی الله علیه وآله وسلم هم موضع سره ولجاء
امره وعیبة علمه وموئل حکمه وکهوف کتبه وجبال
دینه بهم اقام انحناء ظهره واذهب ارتعاد فرائصه
لا یقاس بآل محمد من هذه الامة احد ولا یسوی
بهم من جرت نعمتهم علیه ابدا هم اساس الدین وعماد
الیقین الیهم یفیء الغالی وبهم یلحق التالی ولهم خصائص
حق الولایة وفیهم الوصیة والوراثة الآن اذ

(۲۳) کتاب نہج البلاغہ، امیر المومنین علیہ السلام کے اس
خطبہ کا مضمون جو بعد فراغت جنگ صفین آپنے ارشاد
فرمایا اور جس میں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
متعلق یہ ہے، حضرات اہل بیت اسرار خدا کے محل
اور امور الٰہی کے ملجا اور ماوی اور علوم باری تعالیٰ
کے معدن اور اسکی حکمتوں کے مرجع اور اس کی کتابوں
کے مخزن اور اس کے دین کے محکم پہاڑ ہیں۔ ان ہی کے
بقول خدائے تعالیٰ نے دین کی پشت کو سیدھا کیا
اور اسکے بازوؤں کے رعشہ کو دور کیا، آل محمد جیسا

رجع الحق الی اهله ونقل الی منتقله
(صفحہ ۳۶) نہج البلاغہ

دنیا میں کوئی نہیں اور ہدایت یافتہ لوگ ہدایت کرنے والے گروہ کے برابر کب ہوسکتے ہیں، پس یہ ہے حضرات اسلام کی بنیاد اور ایمان کے ستون ہیں،
دین میں سبقت کرنے والا انہیں کا توسل ڈھونڈتا ہے اور جو دین میں پیچھے رہ گیا وہ اسی گروہ سے ملحق ہوجانیکی سعی کرتا ہے اسی گروہ کے لئے امامت مخصوص ہے اور اسی کے لئے ان حضرت نے وصیت فرمائی، اور اسی جماعت کو اپنا وارث بنایا، اب حق اپنے اہل کی طرف کو پلٹا، اور اپنے مرکز اصلی کی طرف منتقل ہوا ہے (یعنی خلافت ظاہری پر آپ کا تسلط ہوا ہے (یہ ارشاد نہایت غور سے سمجھنے کے قابل ہے)

(۲۴) ومن خطبة انما الائمة قوام الله علی خلقه وعرفائه علی عباده لا یدخل الجنة الا من عرفهم وعرفوه ولا یدخل النار الا من انکرهم وانکروه

(۲۴) اسی طرح جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے ایک خطبہ کا جزو یہ ہے کہ یہ ائمہ اہلبیت بقاء دنیا کا باعث ہیں، اور یہی ہیں جنہوں نے بندگان خدا کو خدا کی شناخت کرائی کوئی شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جبتک ان ائمہ کی شناخت اسکو نہو اور خود بھی یہ ائمہ اسکو نہ جانتے ہوں۔ نہ کوئی شخص دوزخ میں داخل ہوگا بجز اس (بدنصیب و بدبخت) کے جسکو اس جماعت سے کراہت ہو اور جس سے یہ ائمہ خود بھی نفرت کرتے ہوں (ناظرین نہایت ٹھنڈے دل سے غور کریں)

(۲۵) ایضاً من خطبة بنا اهتدیتم فی الظلماء وتسنمتم العلیاء وبنا انفجرتم عن السرار ما شککت فی الحق مذ اریته لم یوجس موسی خیفة علی نفسه بل اشفق من غلبة الجهال ودول الضلال

(۲۵) اسی طرح کتاب نہج البلاغہ میں جناب امیرالمومنین کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے جو آپنے فضائل ائمہ آل محمد کے متعلق بیان فرمایا، ہمارے ہی ذریعہ سے تم لوگوں نے (کفر کی) تاریکیوں سے نجات پائی اور ہماری ہی وجہ سے تم نے (اسلام) کے بلند مرتبہ پر رفعت حاصل کی اور ہمارے صدقہ سے تمہاری شبہائے تاریک کو صبح کا نور نصیب ہوا۔ جب سے خدا اور ند عالم نے مجھے راہ حق دکھائی میں نے کبھی اسکی بزرگ ہستی کی نسبت شک نہیں کیا

(۲۶) من خطبة فاین تذهبون وانّی تؤفکون والاعلام قائمة والآیات واضحة والمنار منصوبة فاین یتاه بکم بل کیف تعمهون وبینکم عترة نبیکم وهم ازمة الحق والسنة الصدق فانزلوهم باحسن منازل القرآن وردوهم ورود الهیم العطاش ایها الناس خذوها عن خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم انه لا یموت من مات منا ولیس بمیت ویبلی من بلی منا ولیس ببال فلا تقولوا بما لا تعرفون فان اکثر الحق فیما تنکرون واعذروا من لا حجة لکم علیه وانا هو لم اعمل فیکم بالثقل الاکبر ولم اترک فیکم الثقل الاصغر ورکزت فیکم رایة الایمان ووقفتکم علی حدود الحلال والحرام والبستکم العافیة من عدلی وفرشتکم المعروف من قولی وفعلی واریتکم کرائم الاخلاق من نفسی فلا تستعملوا الرأی فیما لا یدرک قعره البصر ولا یتغلغل الیه الفکر،

(جناب موسیٰ اپنی جان کے خوف سے نہیں ڈرے، اگر ڈرے تو گمراہ جاہلوں کے غلبہ اور ان کی دولت کی زیادتی سے (اسی طرح مجھے اپنی فکر نہیں بلکہ گمراہی کے دوبارہ پھیلنے سے ڈرتا ہوں،

(۲۶) حضرت امیر المومنینؑ کے ایک خطبہ کا حصہ یہ ہے۔

اے لوگو کہاں چلے جاتے ہو اور کیوں مارے مارے پھرتے ہو (کیا تمکو نظر نہیں آتا) کہ علم ہدایت نصب ہو گئے ہیں اور علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور مینار ہدایت بھی قایم ہو چکا ہے لہذا کیوں حیران ہو اور کیوں ادہر ادہر چلے جا رہے ہو حالانکہ (تمہاری ہدایت کے لیے) تمہارے ہی نبی کی عترت تمہارے ہی سامنے موجود ہے اور یہ عترت حق کی لگام ہے اور صدق کی زبان ہیں تمکو چاہیے انکو قرآن کے اعلیٰ ترین مراتب کے برابر سمجھو اور ان کی خدمت میں اسطرح جاؤ جس طرح ایک پیاسا اونٹ پانی کی طرف جاتا ہے، تم لوگ جناب پیغمبر سے سبق سیکھو کہ انکی عترت کے ساتھ کیسا حسن سلوک کرنا ضروری ہے اس عترت میں اگر کوئی فوت ہوتا ہے تو فی الحقیقت فوت نہیں ہوتا بلکہ وہ زندہ رہتا ہے (ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء سورہ بقر پارہ ۲ رکوع ۳ ترجمہ شہدا کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما اتاهم الله من فضله سورہ آل عمران پارہ ۴ رکوع ۸ ترجمہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے انکو مردہ نہ سمجھنا وہ سب زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں سے رزق پاتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے انکو دیا ہے اسمیں مگن ہیں، چنانچہ حضرت علیہ السلام کا ارشاد بموجب قرآن ہے، یہ آل محمد لغو اور

اور بے جا و کلمہ منہ سے نہیں نکالتے ، اور ان کا بوڑھا فرد بھی بوڑھا نہیں ہوتا۔

اے لوگو جن امور کو تم نہیں جانتے انہیں گفتگو ہی نہ کرو کیونکہ زیادہ تر حق اُن ہی امور میں ہے جنکو تم نہیں جانتے اور ایسے شخص کو معذور رکھو جسکے برخلاف تمہارے پاس ثبوت نہیں ہے اور وہ ایسا شخص میں ہوں میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا مینے تمہارے ساتھ ثقل اکبر (قرآن) کے موافق عمل نہیں کیا اور کیا میں نے تمہاری ہدایت کے لئے ثقل اصغر (یعنی عترت نبی) کو نہیں چھوڑا ؟ اور کیا تمہارے درمیان میں نے ایمان کے جھنڈے نہیں گاڑ دیئے اور تمکو حلال و حرام خدا سے آگاہ نہیں کیا ، اور کیا میں نے تمکو از راہ عدالت امن و آرام کا لباس نہیں پہنایا اور اپنے قول و فعل سے نیک کاموں کا فرش تمہارے واسطے نہیں بچھایا ، اور کیا مینے تم لوگوں کے ساتھ اخلاق کریمانہ نہیں برتے ، پس جن معاملات کو نہ تو تم دیکھ سکتے ہو اور نہ سمجھ سکتے ہو ان میں رائے کو دخل نہ دو کیونکہ تمہاری بصارت اور فکر کو اُن کی تہ تک رسائی ہی نہیں ہے

۲۷ - ومن كلامه ايضا انظروا اهل بيت نبيكم فالزموا سمتهم واتبعوا اثرهم فلن يخرجوكم من هدى ولن يعيدوكم في ردى فان لبدوا فالبدوا وان نهضوا فانهضوا ولا تسبقوا هم فتضلوا ولا تتاخروا عنهم فتهلكوا

۲۷ - حضرت امیر المومنینؑ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ بھی ہے اپنے نبیؐ کے اہل بیت کی طرف دیکھو اور ان ہی کے طریقہ کی پیروی کرو اور ان ہی کے قدم بقدم چلو وہ تمکو راہ ہدایت سے باہر نہیں لیجاتے ہیں اور نہ تم کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں پس جب وہ جمع ہوں تم بھی جمع ہو جاؤ ، اور جب وہ اُٹھیں تو تم بھی اُٹھو اور اپنے پیشقدمی ہرگز نہ کرو ، ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور اُن سے پیچھے نہ رہو ، اگر ان سے پیچھے رہ گئے تو ہلاکت میں پڑو گے ،

۲۸ - ومن خطبة نحن شجرة النبوة ومحط الرسالة ومختلف الملائكة ومعادن العلم وينابيع الحكم ناصرنا

۲۸ - حضرت امیرؑ کے خطبہ کا ایک جزو ، اندرین حالیکہ یہ ہے کہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور منزل رسالت اور فرشتوں کی آمد و

ومحبنا ينتظر الرحمة وعدونا ومبغضنا ينتظر السطوة،

۲۹ - ومن خطبة انه سياتى من بعدى زمان ليس فيه شىء اخفى من الحق ولا اظهر من الباطل ولا اكثر من الكذب على الله ورسوله وليس عند ذلك الزمان سلعة ابور من الكتاب اذا تلى حق تلاوته ولا انفق منه ثمنا اذا حرف عن مواضعه ولا فى البلاد شىء انكر من المعروف ولا اعرف من المنكر واعلموا انكم لن تعرفوا الرشيد حتى تعرفوا الذى تركه ولن تاخذوا بميثاق الكتاب حتى تعرفوا الذى نقضه ولن تمسكوا به حتى تعرفوا الذى نبذه فالتمسوا ذالك من عند اهله فانهم عيش العلم وموت الجهل هم الذين يخبركم حكمهم عن علمهم وصمتهم عن منطقهم وظاهرهم عن باطنهم لا يخالفون الدين ولا يختلفون فيه هم دعائم الاسلام وولائج الاعتصام بهم عاد الحق فى نصابه وانزاح الباطل عن مقامه وانقطع لسانه عن منبته عقلوا الدين عقل وعاية ورعاية لا عقل سماع ورواية وان رواة العلم كثيرة ورعاته قليلة هو بينهم شاهد صادق وصامت ناطق،

کی جگہ اور علم کی کان، اور حکمت کے چشمے ہیں، ہمارے مددگار اور محب، رحمت کے امیدوار اور ہمارے دشمن اور ہم سے بغض رکھنے والے عذاب الٰہی کے منتظر ہیں،

۲۹ - حضرت امیرالمومنینؑ کے خطبہ کا ایک جزو یہ بھی ہے عنقریب میرے بعد ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں حق سے زیادہ کوئی چیز پوشیدہ اور باطل سے زیادہ کوئی شے ظاہر نہ ہوگی اور خدا اور رسولِ خدا پر بہتان بہت ہی زیادہ ہونگے اور اسوقت (قرآن) سے بہتر کچھ نہ ہوگا بشرطیکہ اسکو اس طرح پڑھا جائے جیسا اسکے پڑھنے کا حق ہے اور جب اس قرآن ہی میں تغیر تبدل کر دیا جائے تو اس سے زیادہ بیش قیمت کون سی شے ہوگی جس کا گم ہونا نقصان رساں ہو۔

اور نہ اسوقت دنیا میں نیکی سے بدتر اور گناہ سے خوشتر کوئی شے ہوگی اور سمجھ لو کہ جبتک تم نیکی کو جانتے ہی نہیں اسلئے تم نیکی کرنے والوں کو کیسے شناخت کر سکتے ہو۔ کتاب خدا کی عہد و میثاق کو تم اختیار ہی نہیں کرتے لہذا تم اور ایسے لوگوں کو جو اس سے غافل ہیں کیسے پہچان سکتے ہو تم کو خود بھی قرآن سے کچھ پتہ نہیں لہذا تم کو کیا خبر ہے کہ اور کس کس نے اسکو پس پشت ڈالدیا ہے پس قرآن کے مطالب دریافت کرنے کیلئے تم اسکے اہل سے دریافت کرو کیونکہ وہ علم کی زندگی ہیں اور جہالت کی موت (یعنی علم اُن صاحبان کی وجہ سے زندہ ہے اور جہالت اُن کے واسطے میں مردہ ہے) وہ قرآن کے اہل ایسے لوگ ہیں کہ جن کے علم کا حال انکے حکموں سے ہی ظاہر ہے، انکی خاموشی انکی تقریر کا پتہ دیتی ہے اسی طرح انکا ظاہر اون کے باطن کا نشان دیتا ہے وہ معاملات دین میں شرع سے مخالفت نہیں کرتے اور نہ احکام دین میں باہم مختلف ہیں وہ ہی لوگ اسلام کے پشتیبان ہیں اور وہی قربِ خداوندی

حاصل کرنیکا وسیلہ ہیں، اُن ہی کی وجہ سے حق اپنے ٹھکانہ پر پہنچیگا۔ اور انہی کی برکت سے باطل اپنے مقام سے خارج ہوگا اور اسکی زبان بھی جڑ سے اکھاڑی جائیگی انہی لوگوں نے دین اس طرح محفوظ رکھا ہے جیسا کہ محافظ کا فرض ہے اور کسی سننے والے یا روایت کرنے والے کی طرح نہیں رکھا علم کی روایت کرنے والے تو بہت ہیں لیکن علم کی رعایت کرنے والے بہت کم ہیں اور ان میں شاہد صادق ہیں اور صامت ناطق بھی [illegible] [illegible] کو دعوت ہے کہ وہ مسلمان ہے [illegible] سننے کے لئے صرف حضرت علیہ السلام کا یہ خطبہ ثانی ہے۔

۴۰ - من خطبة نحن الشعار والاصحاب والخزنة والابواب ولا توتی البیوت الا من ابوابها فمن اتاها من غیر ابوابها سمی سارقاً۔

۴۰ - حضرت امیر المومنین کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے ہم اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعار اور صحابۂ اسلام ہیں اور اسلام کے مخزن اور دروازہ ہیں اور گھر میں سوائے دروازے کے اور کسی طرح داخل نہیں ہوا جا سکتا اور جو شخص غیر راہ سے گھر میں داخل ہو اسی کو چور کہتے ہیں (سبحان اللہ)

۴۱ - منها فیهم کرایم الایمان وهم کنوز الرحمان ان نطقوا صدقوا وان صمتوا لم یسبقوا۔

۴۱ - حضرت امیر کے ایک خطبہ کا جزو یہ ہے۔
ان ہی اہلبیت میں ایمان کی کرامتیں ہیں اور ان ہی میں خدائے رحمان کے خزانے مخفی ہیں۔ جب یہ منہ سے بولتے ہیں تو سچی بات کہتے ہیں اور جب یہ خاموشی اختیار کرتے ہیں تو اس صفت میں بھی ان سے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔

۴۲ - ومن خطبة استعملنا الله وایاکم بطاعته وطاعة رسوله وعفی عنا وعنکم بفضل الله ورحمته الزموا الارض واصبروا علی البلاء ولا تحرکوا بایدیکم وسیوفکم فی هوی السنتکم ولا تستعجلوا بما لم یعجله الله لکم فانه من مات منکم علی فراشه وهو علی معرفة حق ربه وحق رسوله واهل بیته مات شهیداً ووقع اجره علی الله واستوجب ثواب ما نوی من صالح عمله وقامت النیة مقام

۴۲ - حضرت امیر المومنین کے ایک خطبہ میں یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو اپنی اور اپنے پیغمبر کی اطاعت پر آمادہ کرے اور ہم کو اور تمکو اپنے فضل سے معاف فرمائے تم جبتک زمین پر رہو تب تک بلاؤں پر صبر کرتے رہو (اے لوگو) تم اپنے ہاتھوں اور اپنی تلواروں کو [illegible] حرکت نہ دو اور زبان کی بیباکی سے بھی باز رہو اور جب تک خدائے تعالیٰ جلدی کرنیکا حکم نہ دے تم مطلق جلدی نہ کرو

اصلاته لسيفه فان لكل شئ مدة واجل،

۱۳۴- ومن كلامه لكميل بن زياد النخعي

قال كميل ابن زياد اخذ امير المومنين علي ابن ابي
طالب صلواة الله عليه بيدي فاخرجني الى الجبانة
فلما اصحر تنفس الصعداء ثم قال يا كميل ان
هذه القلوب اوعية فخيرها اوعاها فاحفظ
عني ما اقول لك الناس ثلاثة عالم رباني
ومتعلم على سبيل النجاة وهمج رعاع اتباع كل
ناعق يميلون مع كل ريح لم يستضيئوا بنور العلم
ولم يلجئوا الى ركن وثيق - يا كميل العلم خير من المال
والعلم يحرسك وانت تحرس المال - والمال تنقصه
النفقة والعلم يزكو على الانفاق وصنيع المال
يزول بزواله - يا كميل معرفة العلم دين يدان
به يكسب الانسان الطاعة في حياته وجميل الاحدوثة
بعد وفاته - والعلم حاكم والمال محكوم عليه - يا كميل
هلك خزان الاموال وهم احياء والعلماء باقون
ما بقي الدهر اعيانهم مفقودة وامثالهم
في القلوب موجودة ها ان ههنا لعلما جما واشار
بيده الى صدره المكرم المبارك لو اصبت له حملة
بل اصبت لقنا غير مامون عليه مستعملا آلة

اگر تم میں سے کسی کی موت آگئی اور اس مرنے والے کو معرفت
خدا و رسولؐ اور معرفت اہلبیت پیغمبر حاصل ہو گئی تو اسکی
موت بالکل ایک شہید راہ خدا کی سی موت ہو گی اور ان
اعمال صالحہ کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اگر ان اعمال صالحہ
کو تلوار سے حاصل کرنے کی نیت کی گئی ہے، لیکن موت انہیں
حاصل ہونے کا موقع نہ دے، کیونکہ خدا نے ہر چیز کے
لئے ایک مدت اور وقت مقرر کیا ہے، تو صرف نیت
اس عمل کے قائم مقام سمجھی جائے گی،

۱۳۴- حضرت امیر المومنین کی گفتگو کمیل بن زیاد النخعی
کے ساتھ،

کمیل بن زیاد کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب
صلواۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنگل کی طرف
لیچلے جب صحرا میں پہنچے تو حضرت نے ایک ٹھنڈا سانس کھینچا
اور فرمایا کہ اے کمیل یہ ہمارے قلب ظروف (علم) ہیں اور
بہترین ظروف وہی ہے جو علم کی حفاظت کر سکیں جو کچھ میں
کہتا ہوں یاد رکھنا، آدمیوں کے تین اقسام ہیں،
ایک عالم ربانی (جو معرفت الٰہی کو جانتا ہو) دوسرا طالب
علم جو نجات اور بخشش کے راستہ پر چل رہا ہے (اگر
نہیں ہے تیسرے عام لوگ ہیں (جو نہ تو عالم ہیں نہ متعلم
اور وہ پست ہمت اور احمق ہیں، کیونکہ ہر شخص کی آواز کے
پیچھے ہو لیتے ہیں، اور ہر ہوا کے رخ پھر جاتے ہیں انہوں نے
نور علم سے کچھ بھی روشنی حاصل نہیں کی اور دین کے مضبوط
اور محکم رکن سے پناہ نہیں لی،
اے کمیل علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے
اور تو خود مال کی، مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے اور علم خرچ
سے بڑھتا ہے اور مال کا پروردہ مال کے ساتھ فنا ہو جاتا ہے
اے کمیل علم کا حاصل کرنا عین دین و ایمان ہے کہ اسیر ثواب بنتا

الدین للدنیا مستظهراً بنعم اللہ علی عبادہ وبحججه علی
اولیائه او منقاداً لحملة الحق لا بصیرة له فی احنائه
ینقدح الشك فی قلبه لاول عارض من شبهة الا
لا ذا ولا ذاك او منهوماً باللذة سلس القیاد
للشهوة او مغرماً بالجمع والادخار لیسا من رعاة
الدین فی شیء اقرب شیء شبهاً بهما الانعام السائمة كذلك یموت العلم بموت
حاملیه اللهم بلی لا تخلو الارض من قائم لله بحجة اما ظاهراً مشهوراً و اما خائفاً
مغموراً لئلا تبطل حجج اللہ وبیناته وکم ذا واین اولئك واللہ
الاقلون عدداً والاعظمون قدراً بهم یحفظ اللہ حججه
وبیناته حتی یودعوها نظراءهم ویزرعوها فی قلوب
اشباههم هجم بهم العلم علی حقیقة البصیرة وباشروا
روح الیقین واستلانوا ما استوعره المترفون وانسوا
بما استوحش منه الجاهلون وصحبوا الدنیا بابدان
ارواحها معلقة بالمحل الاعلی اولئك خلفاء اللہ
فی ارضه والدعاة الی دینه آه آه شوقاً الی رؤیتهم
یا کمیل انصرف اذا شئت انتهی نهج البلاغة

ہے اور اسی علم سے انسان کو زندگی میں تو اطاعت خداوندی
حاصل ہوتی ہے اور مرجانیکے بعد اسکا ذکر جمیل باقی رہتا
ہے پس علم حاکم اور مال محکوم ہے،
اے کمیل مال کے جمع کرنیوالے عذاب کی زنجیروں میں
گرفتار ہیں حالانکہ وہ زندہ ہیں اور صاحبان علم جبتک
دنیا باقی ہے زندہ ہی رہینگے، البتہ ان کے جسم فنا ہوجاتے ہیں مگر
لیکن ان کی صورتیں ضرور دلوں میں موجود رہینگی،
آگاہ ہو اے کمیل کہ اس مکان اشارہ فرمایا اپنے سینہ کی
طرف میں ایک علم کا خزانہ ہے، کاش میں کسی ایسے شخص
کو پالیتا جو اس علم کا اٹھانے والا ہوتا مگر مجھے ملا بھی تو ایسا
عقلمند ملا جس پر بھروسہ اور اطمینان نہیں ہوسکتا وہ آلۂ دین
(عقل) کو دنیا کیلئے استعمال کرتا ہے اور خدا کی نعمتوں اور
اپنی لاحاصل تقریروں کے ذریعہ سے اسکے بندوں اور اسکے
دوستوں اور فرمانبرداروں پر غلبہ حاصل کرنیکا خواہشمند ہے، یا
ایسا شخص ملا جو ان حق کے اٹھانیوالوں (یعنی علماء) کا مقلد ہے
اور حق کی اطراف وجوانب میں اسکی نظر ہی نہیں جاتی اسکے
دلمیں اول ہی عارض ہونیوالے شک سے شبہ پڑ جاتا ہے
آگاہ ہو اے کمیل نہ تو وہ شخص اس علم کے سیکھنے کی قابلیت
رکھتا ہے اور نہ یہ (نابینا مقلد) اب ایک اور شخص نظر آیا
جو خواہشات نفس امارہ کا مطیع ہے پھر جو نظر کی تو مال
و دولت کا جمع کرنیوالا دکھلائی دیا یہ دونوں شخص بھی
کسی خیر میں دین کی رعایت کرنیوالے نہیں، لہذا یہ
دونوں چوپایوں کی مثل ہیں اسی طرح عالموں کے مرنے سے
علم بھی فنا ہوجاتا ہے، یا رالہا تیری زمین تیرے خلیفہ
سے خالی نہیں رہتی خواہ تو وہ ظاہر بظاہر موجود
ہو یا وہ خوف کی وجہ سے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ
ہو اور یہ پوشیدگی علماً اس وجہ سے ہووے کہ۔

مخالف اس حجت اور مخلوق کے اعمال کے نگراں کو ضائع کر دینے کے لیے طیار نہ ہو جائیں۔

کہاں ہیں وہ لوگ (یعنی گروہ آئمہ اہلبیتؑ) بقسم خدا کی ان کی تعداد بہت قلیل ہے لیکن وہ مرتبہ میں بہت ہی عظیم ہیں، ان ہی کے سبب پروردگار اپنی دیگر حجتوں اور بینات کی حفاظت کرتا ہے حتےٰ کہ وہ لوگ ان حجتوں اور بینات کو ایسے ایک دوسرے کی سپرد کرتے ہیں جو خود ان ہی کے مانند ہوں اور ایسے ہی لوگوں کے قلب میں ان کی تخم ریزی کرتے ہیں جو اخلاق اور افعال میں ان کے مشابہ ہوں اور یہ ہی گروہ اہلبیت علم اور عقل کے منتہیٰ ہیں اور یہ ہی بصیرت حقیقی پر قائم ہیں اور یہ ہی لذت و راحت علم یقینی کے مباشر ہیں، انھوں نے ان دقتوں اور مشقتوں کو آسان سمجھ لیا ہے جنھیں ناز و نعمت میں پلے ہوئے لوگ دشوار شمار کرتے ہیں، اور یہ جماعت بزرگ اس چیز سے مانوس ہے جس سے نادانوں اور جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے اس گروہ کے جسم تو دنیا میں ہیں لیکن انکی روحیں مقام اعلیٰ پر ہیں۔ یہ ہی گروہ زمین خدا پر خدائے تعالےٰ کا خلیفہ اور لوگوں کو اس کے دین کے جانب بلانے والا ہے اُف میں اُن کے دیدار کا کس قدر مشتاق ہوں،

(اچھا اب کلام تمام ہوا) (اے کمیل) تو جہاں چاہے چلا جا۔ مضمون نہج البلاغۃ ختم ہوا۔

۴۳۔ فی غرر الحکم

ان لا الٰہ الا اللہ شروطا وانی وذریتی من شروطها

ان امرنا صعب مستصعب لا یحتمله الا عبد امتحن اللہ قلبه للایمان ولا ئعی حدیثنا الا صدور امینة واحلام رزینة ان اللہ سبحانه قد اوضح سبیل الحق وانار طرقه فشقوة لازمة اوسعادة دائمة انا قسیم النار

۴۳۔ کتاب غرر الحکم میں (امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب فرماتے ہیں) ہے کہ یقیناً لا الٰہ الا اللہ (یعنی کلمہ طیبہ) کے لئے چند شرائط ہیں اور بالتحقیق میں اور میری اولاد اس کلمہ طیبہ کی شرطیں ہیں (یعنی صرف کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے نہ وہ فائدہ دے سکتا ہے جبتک کہ کلمہ پڑھنے والا مجھے اور میری اولاد کو امام حق تسلیم نہ کرے، اور یہ شرطیں

وخازن الجنان وصاحب الحوض وصاحب الاعراف
وليس منا اهل البيت امام الا هو عارف باهل
ولايته وذالك قول الله تعالیٰ انما انت منذر
ولكل قوم هاد انا يعسوب المومنين والمال يعسوب
الفجار انی لعلی بينة من ربی وبصيرة من دينی
ويقين من امری انی لعلی جادة الحق وانهم
لعلی منزلة الباطل اقول ما تسمعون واستغفر الله
لی ولکم لا يفوز بالنجات الا من قام بشرائط الايمان

بڑی سخت ہیں اور دشواری کے ساتھ سمجھ میں آتی ہیں
اور ان شرائط کا کوئی متحمل نہیں ہو سکتا بجز اس مومن کے
جس کے قلب کا اللہ تعالےٰ نے ایمان کے متعلق امتحان لے لیا
ہو، اور ہماری احادیث بجز اُن لوگوں کے جو امین ہوں
اور صاحبان اخلاق عظیم ہوں اور کسی کو یاد ہی نہیں ہو
سکتیں، کیونکہ خداوند عالم نے راہ راست کو بہت ہی واضح
اور نورانی فرمایا ہے۔ اور اس راہ راست کے واضح کر دیے
جانے کے بعد انسان کے لیے یا تو ہمیشہ کے لیے شقاوت ہی
شقاوت ہے اور یا سعادت ہی سعادت۔

(پھر آپ فرماتے ہیں) میں ہی آتش جہنم کو تقسیم کرنیوالا
ہوں، اور میں ہی خزانہ دار جنت، اور میں ہی ہوں صاحب
حوض (کوثر مراد ہے) اور میں ہی صاحب اعراف ہوں
(وعلی الاعراف رجال يعرفون كلا بسيماهم سورہ
اعراف پارہ (۸) رکوع (۱۲)
اور اعراف پر ایسے لوگ ہوں گے کہ ہر شخص کو انکی پیشانی سے
شناخت کریں گے۔
مشہور مفسر ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ لوگ آل حمزہ
اور عباس اور جعفر طیار ہوں گے، کیونکہ یہی لوگ صاحب
اعراف ہیں) ہم اہلبیت میں سے کوئی بھی امام ایسا نہیں
ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ انکی محبت کے لئے کون کون
موزوں ہے چنانچہ اس آیت انما انت منذر ولکل قوم
هاد کی یہ ہی تفسیر ہے (سورہ رعد پارہ ۱۳ رکوع ۔
(ترجمہ) اسکے سوا نہیں ہے کہ اے محمد تو تو عذاب خدا سے
ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک راہ دکھلانے والا ہے
اس کی تفسیر در منثور سیوطی میں بڑی طوالت سے لکھی ہے
اور جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہادی سے مراد علی ہیں)
پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں ہی امیر المومنین ہوں، اور دنیا

مال و دولت فاجر لوگوں کے امیر ہیں اور کہ میں اپنے رب کے صاف راستہ پر ہوں اور دین سے آگاہ ہوں اور مجھے اپنے امر ولایت کا یقین کامل ہے میں یقیناً راہِ راست پر ہوں اور وہ (مخالف) باطل پر، میں جو کچھ کہتا ہوں وہ سب سنتے ہیں، میں اپنی اور تمہاری مغفرت کے لئے خدائے تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں، تاوقتیکہ انسان شرائط ایمان پر قائم نہ ہو، وہ اپنی نجات پر فائز نہیں ہوسکتا (یعنی بغیر میرے اور میری ذریت کی امامت کے تسلیم کرنیکے ایمان کہاں)

۳۵- اخرج ابواسحاق الثعلبی فی تفسیرہ بسندہ عن قیس بن ابی حازم عن جریر ابن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

(الف) الا ومن مات علی حب آل محمد مات شہیدا،

(ب) الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا لہ

(ج) الا ومن مات علی حب آل محمد مات تائبا،

(د) الا ومن مات علی حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان،

(ہ) الا ومن مات علی حب آل محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر،

(و) الا ومن مات علی حب آل محمد یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا

(ز) الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار

۳۵- ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

(الف) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمد سے محبت رکھ کر مریگا اس کی موت شہید کی سی موت ہے،

(ب) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمدؐ سے محبت رکھ کر مرے گا وہ مغفرت شدہ مرے گا،

(ج) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت میں فوت ہوگا وہ توبہ کردہ فوت ہوگا،

(د) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمدؐ کی محبت میں مریگا وہ مومن اور کامل الایمان ہو کر مرے گا،

(ہ) آگاہ رہو کہ جو شخص آل محمد سے محبت رکھتا ہوا مرے گا اسکو ملک الموت بہشت کی بشارت دیں گے اور پھر یہی بشارت منکر ونکیر دیں گے۔

(و) آگاہ رہو کہ جو شخص فوت ہوگا آل محمد کی محبت دل میں لئے ہوئے اسکو بہشت میں اسی طرح آراستہ کرکے لیجائیں گے جیسا کہ دلہن کو شوہر کے گھر لیجاتے ہیں،

(ز) آگاہ رہو کہ جو شخص مرا محبت آل محمد پر اللہ تعالیٰ اسکی

قبرہ ملائکۃ الرحمۃ،

قبر پر زیارت کے لئے فرشتگان رحمت کو بھیجے گا،

(ح) الا ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ،

(ح) آگاہ ہو کہ جو شخص مرا محبت آل محمد پر وہ مرا طریقہ سنت والجماعت پر،

(اگر میں یہاں یہ اشعار عرض کردوں تو ناموزوں نہوں گے (اشعار)

چوں تیشہ مباش حملہ برخود متراش
چوں رندہ ز کار خویش بے بہرہ مباش
تعلیم زارہ گیر در علم حدیث
چیزے بخود میکش و چیزے می پاش

(ترجمہ) بسولہ کی طرح مت بنو کہ وہ سب کچھ اپنے ہی رُخ گراتا ہے، اور رندے کی طرح سب کچھ دوسروں ہی کی جانب نہ پھینکتے رہو،
بلکہ علم حدیث میں آرہ کی طرح بنے رہو کہ وہ کچھ اپنے سامنے ڈالتا ہے اور دوسروں کو بھی محروم نہیں رکھتا، مترجم)

(ط) الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیمۃ مکتوبا بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ،

(ط) آگاہ رہو کہ جو شخص مرا آل محمدؐ سے مخالف ہوکر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قیامت کے دن یہ لکھا ہوا ہوگا "یہ شخص رحمت خدا سے محروم ہے"،

(ی) الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافراً،

(ی) آگاہ رہو جو شخص مرا مخالفت آل محمد سینہ میں لئے ہوئے وہ کافر مرا

(ک) الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ،

(ک) آگاہ رہو کہ جو شخص مرا بغض آل محمد پر اسکو بہشت کی بو نصیب نہو گی،

۳۶- ایضاً اخرجہ الحموینی بلفظہ ونقلہ فصل الخطاب وروح البیان۔

۳۶- اس حدیث (نمبر ۳۵) کو حموینی نے ان ہی الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے اور کتاب ہائے فصل الخطاب و روح البیان میں بھی بجنسہ نقل ہوئی ہے،

تمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب چہارم

الباب الرابع فی حدیث سفینۃ نوح و باب حطۃ بنی اسرائیل و حدیث الثقلین و حدیث یوم الغدیر،

(۱) فی مشکوٰۃ المصابیح عن ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال وھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی و من تخلف عنھا ھلک،

رواہ احمد و فی جمع الفوائد ابن زبیر رفعہ مثل اھل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی و من ترکھا غرق،

باب چہارم متضمن بر احادیث سفینۂ نوح و حطۂ بنی اسرائیل و حدیث ثقلین و حدیث یوم غدیر،

(۱) کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں ابی ذر سے روایت ہے کہ انہوں نے در کعبہ کو پکڑ کر اور ایسی حالت میں قسم سے کہا کہ میں نے خود سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے لوگو تمہارے اہل بیت بالکل ایسے ہیں جیسے حضرت نوح کی کشتی کہ جو کوئی اس کشتی میں سوار ہوگیا وہ نجات پاگیا اور جو اس میں نہ سوار ہوا وہ ہلاک ہوگیا،

امام احمد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور کتاب جمع الفوائد میں ابن زبیر نے مرفوعاً یہ عبارت لکھی ہے "کہ میرے اہل بیت تم لوگوں میں کشتی نوح کی طرح ہیں کہ جو شخص اس میں چڑھ گیا وہ بچ گیا اور جس نے اس کشتی سے علحدگی اختیار کی وہ ڈوب گیا

۲ للبزار و زاد فی الاوسط وانما مثل اھل بیتی فیکم کمثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ

۲ - بزار نے بھی یہ ہی حدیث (نمبر۱) بیان کی ہے اور کتاب اوسط میں یہ ہے اس اضافہ کے ساتھ روایت ہوئی ہے" یہ یقینی امر ہے کہ میرے اہل بیت تم لوگوں کے درمیان مثل باب حطۂ بنی اسرائیل ہیں،

(حطۂ بنی اسرائیل کا ذکر قرآن شریف کے سورہ اعراف پارہ (۹) رکوع ۱۰ میں ہے،

بنی اسرائیل کو حکم الٰہی ہوا تھا کہ وہ مقام موضع اریحا کے دروازہ میں جب داخل ہوں تو سجدہ کرتے ہوئے

اور لفظ حطۃ منہ سے کہتے ہوئے داخل ہوں تاکہ ان کے گناہ معاف کردئے جائیں، پس ظاہر ہوا کہ حطہ بنی اسرائیل سے وہ احاطہ مراد ہے جہاں داخل ہوتے ہی گناہ دور ہو جاتے ہیں، پس جو شخص اس احاطہ میں داخل ہوا اسکی مغفرت ہوگئی،

۳ - ابی طفیل، عن ابی ذر وھو اخذ بباب الکعبۃ رفعہ ان مثل اھلبیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا ھلک وان مثل اھلبیتی فیکم مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل ومن دخلہ غفر لہ،

اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر ابو یعلی و احمد ابن حنبل عن ابی ذر، انتھی جمع الفوائد،

۳ - ابی طفیل نے ابی ذر سے جبکہ وہ باب خانہ کعبہ کو پکڑے ہوئے تھے مرفوعًا حدیث بیان کی کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ یقینًا میرے اہل بیت تم لوگوں کے اندر مثل کشتی نوح ہیں اور کہ جو اس کشتی میں چڑھ گیا وہ بچ گیا اور جو اس سے باز رہا وہ ہلاک ہوگیا اور میرے اہل بیت باب حطۃ بنی اسرائیل بھی ہیں جو اس احاطہ میں داخل ہوا وہ بخشا گیا،

یہ ہی حدیث طبرانی نے کتاب اوسط میں اور کتاب صغیر میں ابو یعلی نے اور احمد ابن حنبل امام حنبل نے ابو ذر سے روایت کی ہے۔ جمع الفوائد کی عبارت ختم ہوئی،

۴ - اخرجہ البزار وابن المغازلی عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس عن سلمۃ بن الاکوع وعن ابن المعتمر عن ابی ذر وعن سعید ابن المسیب،

۴ - اسی حدیث مندرجہ بالا کو بہت سے راویوں نے بیان کیا ہے جن کے نام عربی میں درج ہیں،

۵ - ایضًا اخرجہ الحموینی عن ابی سعید الخدری زیادۃ وانما مثل اھل بیتی فیکم مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ،

۵ - اسی حدیث کو حموینی نے بھی ابو سعید خدری سے بایں اضافہ نقل کیا ہے "یقینًا میرے اہل بیت تم میں مثل باب حطۃ بنی اسرائیل ہیں جو اسمیں داخل ہوا وہ بخشا گیا،

۶ - ایضًا اخرجہ ابو یعلی والبزار والطبرانی فی الاوسط والصغیر عن ابی سعید الخدری حدیث السفینۃ وباب الحطہ،

۶ - اسی طرح کتاب اوسط میں یہ حدیث ابو یعلی اور بزار و طبرانی نے نقل کی ہے اور صغیر میں ابو سعید خدری سے بھی روایت ہے -

۷ ایضا الحموینی اخرجہ عن حنش ابن المعتمر عن ابی ذر

۷ حموینی نے حنش ابن المعتمر سے اور اس نے ابو ذر سے

واخرجه المالکی فی فصول المهمة عن رافع مولیٰ ابی ذر
واخرجه ایضا حدیث سفینة الثعلبی والسمعانی ایضا
عن سلیم ابن قیس الهلالی قال بینما انا وحبش ابن
المعتمر بمکة اذ قام ابوذر واخذ بحلقة باب الکعبة فقال
من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جندب ابن
جنادة ابوذر فقال ایها الناس انی سمعت نبیکم
صلی اللہ علیه وسلم یقول مثل اهل بیتی فیکم مثل
سفینة نوح من رکبها نجیٰ ومن ترکها هلك
ویقول مثل اهل بیتی فیکم مثل باب حطة فی
بنی اسرائیل من دخله غفرله ویقول انی تارك
فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی
ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

روایت کی ہے اور اسی حدیث کو امام مالکی نے کتاب فصول
المہمہ میں مسمیٰ رافع غلام ابی ذر سے اور اسنے خود ابی
ذر سے روایت کیا ہے اور نیز حدیث سفینہ کو ثعلبی (یہ
مشہور مفسر قرآن ۴۲۷ھ میں فوت ہوئے) اور سمعانی
نے بھی سلیم ابن قیس ہلالی سے روایت کیا ہے اور کہا ہے
کہ میں اور حبش ابن المعتمر مکہ میں تھے اور کہ ابوذر نے
زنجیر در خانۂ کعبہ کو پکڑ کر کہا تھا کہ اے حاضرین جو
مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہے لیکن جو مجھے نہیں جانتا
وہ اب جان لے کہ میں جندب بن جنادہ ابوذر ہوں اور
کہ اے جماعت حاضرین میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہل بیت تم لوگوں
میں مثل کشتی حضرت نوحؑ ہیں اور کہ تم میں سے جو اس
کشتی میں سوار ہوگیا وہ بچ گیا اور جو کشتی سے پیچھے رہا
وہ ہلاک ہوا۔

اور (یہ بھی) فرماتے تھے کہ میرے اہل بیت باب حطۃ بنی
اسرائیل ہیں، تم میں سے جو اس حطہ میں داخل ہوا اسکی
مغفرت ہو جائے گی،

اور (یہ بھی) فرماتے تھے کہ میں تم لوگوں کے درمیان
ایسی چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم ان کی پیروی کرتے رہے
تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے کتاب خدا (یعنی قرآن) اور
میری عترت اور یہ دونوں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں
کبھی علیحدہ علیحدہ نہ ہوں گے تاآنکہ وہ حوض کوثر پر مجھ سے
آملیں،

(نوٹ :- ظاہر ہے کہ پیغمبر بجز حکم الٰہی دین کے معاملات
میں ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالتے تھے (وما ینطق عن الھویٰ
ان ھو الا وحی یوحیٰ) اگر کسی کو اسمیں شک ہو کہ قرآن اور اہلبیت
پیغمبرؐ کا ساتھ کیونکر نبھ سکتا ہے تو میں عرض کرتا ہوں

کہ مخبرِ صادق کا قول لایعنی نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں چیزوں نے ایک دوسرے کا ساتھ حد درجہ دیا اگر قرآن شریف کسی مصلحتِ ملکی کی غرض سے جلایا گیا تو خیام اہل بیتؑ ہوئے بھی کربلا کے میدان میں جلنا قبول کیا جب قرآن پاک کو کسی مصلحت کے باعث نیزوں پر نصب کیا گیا تو اہل بیت نبیؐ نے بھی اپنے معصوم بچوں کے سر ویسے نیزوں پر چڑھانے کے لئے امت کے سامنے پیش کر دئے۔ اگر کسی نے قرآن شریف پر تیر چلائے تو جناب امام حسنؑ کی نعش تک نے قرآن کا ساتھ دیا جو کسر باقی رہ گئی تھی وہ کربلا والوں (روحی لہم فدا) نے کس شان سے پوری کر دکھائی۔ اگر حسبنا کتاب اللہ کہکر امت کے لوگوں نے اہل بیت سے کنارہ کر لیا تو قرآن امت سے بھی سینکڑوں کوس دُور ہو گیا۔ اس کی یہی دوری ہے کہ بہتر سے بہتر عالم اور مفسر اسکی تفسیر میں عاجز ہوئے۔ اگر ایک بزرگ کسی خاص آیت کی تفسیر شام کرتا ہے تو دوسرا صبح سہ

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (مترجم)

٨ الحموینی فی فرائد السمطین بسنده عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انا مدینۃ العلم وانت بابها ولن تؤتی المدینة الا من قبل الباب وکذب من زعم انہ یحبنی ویبغضک لانک منی وانا منک لحمک لحمی ودمک دمی وروحک روحی وسریرتک سریرتی وعلانیتک علانیتی سعد من طاعتک وشقی من عصاک وربح من تولاک وخسر من عاداک فاز من لزمک وهلک من فارقک مثلک ومثل الائمۃ من ولدک بعدی مثل سفینۃ نوح

٨ حموینی نے کتاب فرائد السمطین میں خود اپنی سند سے سعید ابن جبیر اور اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے علیؑ میں علم کا ایک شہر ہوں اور تو اس شہر کا دروازہ ہے اور شہر میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا لیکن از راہ دروازہ اور وہ جھوٹا ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ اسے مجھ پیغمبر سے محبت ہے۔ اگر اسکو تجھ سے مخالفت ہے کیونکہ اے علیؑ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے اور تیرا گوشت میرا گوشت اور تیرا خون میرا خون اور تیری رُوح میری روح اور تیرا باطن میرا باطن اور تیرا ظاہر

من ركبها نجیٰ ومن تخلف عنها غرق ومثلكم كمثل النجوم كلما غاب بطلع النجم الی یوم القیامة

میرا ظاہر ہے، (اے علیؑ) جس نے تیری اطاعت کی اس نے سعادت حاصل کی اور جس نے تیری نافرمانی کی وہ شقی ہے اور (اے علیؑ اس نے نفع اٹھایا جس نے تجھ سے تولا (محبت) کیا اور (اے علیؑ) جس نے تجھکو دشمن سمجھا وہ ہی نقصان میں رہا، اور وہ کامیاب ہوا جس نے تیرا دامن پکڑا، اور (اے علیؑ جس کسی نے تجھ سے کنارہ کشی کی وہ ہلاک ہوا (اے علیؑ) تیری اور تیری اولاد سے میرے بعد جو ائمہ ہوں گے ان کی مثال بالکل کشتی نوحؑ کی سی ہے کہ جو اس پر سوار ہوا وہ بچا اور جو اس سے علیحدہ ہوا وہ غرق ہوا اور (اے علیؑ) تم لوگوں (ائمہ اہل بیت) کی مثال ستارے ہیں کہ جب ان میں سے ایک غائب ہو جاتا ہے تو فوراً دوسرا چمک پڑتا ہے اور تا قیامت یہی ہوتا رہیگا

فصل حدیث ثقلین و حدیث غدیر

۹ فی صحیح مسلم حدثنی زهیر ابن حرب وشجاع ابن مخلد جمیعا عن ابی عیینه قال زهیر حدثنی اسمعیل بن ابراهیم قال حدثنی ابوحیان وحدثنی یزید بن حیان قال انطلقت انا وحصین ابن سبرة و عمر ابن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیه قال حصین لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رایت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وسمعت حدیثه وغزوت معه وصلیت خلفه حدثنا یا زید ما سمعت عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال یا ابن اخی والله لقد کبرت سنی وقدم عهدی

۹ کتاب صحیح مسلم میں زہیر ابن حرب و شجاع بن مخلد نے اور ان دونوں نے ابن عیینہ سے حدیث روایت کی ہے کہ زہیر نے کہا کہ یہ حدیث مجھ سے اسمعیل بن ابراہیم نے نقل کی اور اس نے اسی حدیث کو ابو حیان اور یزید بن حیان سے اور کہا کہ میں اور حصین ابن سبرۃ اور عمر ابن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم سب بیٹھ گئے تو حصین بولے کہ (اے زید) تم نے بڑی سعادت حاصل کی کہ حضرت رسولخدا کو بچشم خود دیکھا اور آنحضرت سے حدیث بھی سنی اور انکے ہمراہ جہاد میں بھی شریک ہوئے، اور انکے پیچھے نماز بھی پڑھی

ونسيت بعض الذي كنت أعي من رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاحدثتكم فاقبلوا وما لا
احدثتكم فلا تكلفونيه ثم قال قام رسول الله صلى
الله عليه وسلم يوما فينا خطيبا بماء يدعى
خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى عليه
ووعظ وذكر ثم قال اما بعد الا ايها الناس فانما
انا بشر يوشك ان ياتيني رسول ربي فاجيب وانا
تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى
والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث
على كتاب الله ورغب فيه ثم قال واهل
بيتي اذكركم الله في اهل بيتي - اذكركم الله في
اهل بيتي فقال له حصين ومن اهل بيته؟ اليس
نساءه من اهل بيته؟ قال نساءه من اهل بيته
ولكن اهل بيته من حرم الصدقة عليه بعده
قال ومن هم؟ قال هم آل علي وآل عقيل وآل
جعفر وآل عباس قال كل هؤلاء حرم الصدقة
عليهم؟ قال نعم،

(ہماری خواہش ہے کہ) اے زید جو کچھ تمنے حضرت کی
کلام (معجز بیان) سنا ہے اس سے ہم کو بھی مستفید کرو
زید بولے کہ اے برادر زادے میں قسمیہ کہتا ہوں کہ
میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور عرصہ بھی بہت ہو گیا ہے
اور میں بعض امورات بھول بھی گیا ہوں، لیکن جو
کچھ تم سے بیان کروں اسکو قبول کرلو اور جو میں تم
سے بیان نہ کروں اسکے لئے تکلیف نہ دو، پھر زہیر
نے یہ کہنا شروع کیا،
کہ حضرت رسولخدا مقام خم غدیر پر جو مکہ اور مدینہ
کے درمیان ہے خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور
خدائے تعالے کی حمد وثنا بیان کی اور حاضرین کو
وعظ ونصیحت ارشاد فرمایا اور کہا
کہ اے لوگو آگاہ رہو کہ میں بھی ایک بشر ہوں اور
عنقریب میرے پاس خدائے تعالے کا قاصد آئے گا
(ملک الموت مراد ہے) اور جو حکم وہ لائے گا میں اُس
کی تعمیل کروں گا۔
(پھر فرمایا) میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں
جو ہدایت اور نور سے پر ہے پس تم اس سے متمسک رہو
اسپر حضرت نے بڑی رغبت دلائی،
پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور کہا میں
ان (حضرات) اہل بیت کے بارے میں تمکو خدا یاد
دلاتا ہوں پھر تاکیدًا ان اہل بیت کے متعلق اسی
نقرہ کو دوبارہ فرمایا (اسپر) حصین نے (زید)
سے کہا کہ (اے زید) اہل بیت پیغمبر کون کون صاحب
ہیں اور کیا ازواج مطہرات بھی اہلبیت سے ہیں
کہا اہلبیت وہ ضرور ہیں لیکن اہل بیت نبی صرف
وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، حصین نے کہا

کہ وہ کون کون ہیں، زید بولے کہ وہ اولاد علی علیہ السلام اولاد عقیل اور اولاد جعفر اور اولاد عباس ہیں، حصین نے پوچھا کہ کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے کہا کہ ہاں،

۱۰ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال حدثنا محمد ابن فضیل وحدثنا اسحاق بن ابراهیم قال انبانا جریر کلاهما عن ابی حیان بهذا الاسناد نحو حدیث اسمعیل وزاد فی الحدیث جریر کتاب الله فیه الهدی والنور من استمسك به واخذ به کان علی الهدی ومن اخطاه ضل،

۱۰ ابوبکر بن شیبہ نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مجھ سے محمد بن فضل نے بیان کیا اور اس سے اسحاق بن ابراہیم نے ذکر کیا کہ اور کہا کہ ہم کو جریر نے مطلع کیا ہے اور ان کو ابی حیان سے یہ حدیث انہی کی اسناد کے ساتھ پہنچی ہے بطرز حدیث اسمٰعیل مندرجہ بالا حدیث روایت کردہ جریر میں یہ الفاظ اور بڑھائے ہیں،

"کتاب خدا جس میں ہدایت اور نور بھرا ہوا ہے، جس کسی نے کتاب خدا کو سنبھالا اور اس پر عمل کیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس میں خطا کی وہ گمراہ ہو گیا،

۱۱ - مسلم حدثنا محمد بن بکار ابن ریان قال حدثنا حسان ابن ابراهیم عن سعید وهو ابن مسروق عن یزید بن حیان عن زید بن ارقم قال دخلنا علیه فقلنا لقد رأیت خیرا لقد صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم وصلیت خلفه الحدیث به نحو حدیث ابی حیان غیر انه قال الا وانی تارك فیکم الثقلین احدهما کتاب الله عزوجل هو حبل الله من اتبعه کان علی الهدی ومن ترکه کان علی ضلالة و عترتی اهلبیتی فیه فقلنا من اهلبیته نسائه؟ قال ایم الله ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها واهل بیته صلی الله علیه وسلم اصله وعصبه الذین حرموا علیهم الصدقة

۱۱ کتاب صحیح مسلم میں محمد ابن بکار ابن ریان سے حدیث لکھی ہے (باقی راویوں کے نام عربی میں درج ہیں) کہ حدیث بیان کی بحوالہ زید بن ارقم کہ ہم زید ابن ارقم کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے انسے کہا کہ تم نے بڑی سعادت حاصل کی کیونکہ تمنے حضرت رسول خدا کی صحبت پائی ہے اور ان حضرت کے پیچھے نماز پڑھی ہے تا آخر حدیث جو نمبر (۹) میں درج ہوئی ہے (زید نے کہا) فرمایا حضرت نے کہ ہوشیار ہو جاؤ کہ میں تمہارے پاس دو وزن دار چیزیں چھوڑے جاتا ہوں انمیں ایک تو خدائے عزوجل کی کتاب ہے اور وہ ہی خدائے تعالیٰ کی رسی ہے جو اس کا اتباع کرے گا وہ ہدایت کی راہ پر ہوگا ورنہ گمراہ ہوگا دوسری شے میری عترت اور میرے اہل بیت ہیں، پھر زید سے پوچھا گیا

کہ آپکی اہلبیت کون لوگ ہیں ان میں ازواج داخل ہیں
یا نہیں تو فرمایا کہ خدائے تعالےٰ کی قسم (انکی عورات اس
میں شامل نہیں ہیں) کیونکہ زوجہ ایک خاص مدت تک
آدمی سے تعلق رکھتی ہے اور جب عورت کو طلاق ہو جاتی
ہے تو وہ اپنے والدین اور اپنی قوم میں چلد پہنچتی ہے
اور کہ آنحضرت صلعم کے اہل بیت ان کی اولاد و نسل ا...
وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے،

۱۴- احمد بن حنبل فی مسندہ قال حدثنا عفان
قال حدثنا حماد ابن سلمہ عن زید بن علی بن ثابت
عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فی سفرہ ونزلنا فی غدیر خم و نودی
فیہا الصلوٰۃ جامعۃ فصل الظہر و آخذ بید علی
فقال الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسہم قالوا
بلی قال الستم تعلمون انی اولےٰ بکل مومن من نفسہ
قالوا بلی اخذ بید علی قال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال فلقیۃ
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قال ھنیئاً لک یا ابن
ابی طالب اصبحت مولیٰ کل مومن ومومنۃ،
ایضاً اخرج ثعلبی ہذا الحدیث بلفظہ عن البراء،

۱۴- احمد ابن حنبل نے اپنی کتاب موسوم بہ مسند میں آیت
کی ہے کہ کہا مجھ سے عفان نے اور اس سے حدیث
بیان کی حماد ابن سلمہ نے (باقی راویوں کے نام لیا
میں درج ہیں) یہ مضمون کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، جب منزل غدیر خم میں
پہنچے تو نماز جماعت کے لئے ندا کی گئی اور نماز ظہر حضرت
نے ادا فرمائی اور ... علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا
کہ اے لوگو کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمام مومنین کے
نفسوں سے بہتر ہوں، سب نے عرض کی کہ بیشک، پھر
فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن اور مومنہ کے
نفسوں سے بہتر ہوں عرض کیا گیا کہ بیشک، یہ کلمات
دوبارہ تاکید کے لئے فرمائے
پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس شخص کا میں مولا ہوں
پس علی بھی اسکے مولیٰ ہیں یہ کہکر دعا فرمائی کہ یا خداوند
عالم اسکو تو بھی دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے، اور
دشمن رکھ اسکو جو علی کا مخالف ہو پس عمر ابن خطاب
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے میرا ابیطالب تجھے مبارک کہ تو
تمام مومن و مومنات کا مولا ہو گیا،
ایضاً ثعلبی نے بھی یہ حدیث براء سے
نقل کی ہے۔

۱۳- وفی مسند احمد بن حنبل قال حدثنا عفان قال حدثنا ابی عوانہ قال حدثنا المغیرہ عن ابی عبیدہ عن ابن میمون ابن عبد اللہ عن زید ابن ارقم قال نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوادی غدیر خم فخطبنا فقال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلی قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ

۱۳- احمد ابن حنبل نے اپنی کتاب موسوم بہ مسند میں لکھا ہے کہ حدیث بیان کی عفان نے بحوالہ زید ابن ارقم (باقی راویوں کے نام عربی میں لکھے ہیں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ میدان غدیر خم میں اترے حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں ہر مومن کے نفس سے بہتر ہوں سب نے یہ سنکر عرض کیا کہ بیشک (پھر فرمایا) کہ جس کا میں حاکم ہوں علیؑ اسکے حاکم ہیں، پھر دعا فرمائی کہ بارالٰہا جو علیؑ کو دوست رکھے اسکو تو بھی دوست رکھ اور جو اس کا مخالف ہو اسکو تو بھی دشمن رکھ،

۱۴- الترمذی فی باب مناقب اھل البیت حدثنا نصر بن عبد الرحمن الکوفی قال حدثنا زید بن الحسن عن جعفر ابن محمد عن ابیہ عن جابر ابن عبد اللہ الانصاری قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصوی یخطب فسمعتہ یقول ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی وفی الباب عن ابی ذر وابی سعید وزید ابن ارقم وحذیفہ بن اسید،

۱۴- کتاب ترمذی کے باب مناقب اہلبیت میں لکھا ہے کہ نصر بن عبد الرحمن الکوفی نے اور اس نے زید بن الحسن سے بحوالہ حضرت جعفر الصادق علیہ السلام اور انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے سنا ہے کہ ایام حج میں بیوم عرفہ حضرتؐ ناقہ قصویٰ پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ اے حاضرین میں تم لوگوں میں ایسی اشیاء چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم ان سے تمسک رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب خدا اور میری عترت اور میرے اہل بیت ہیں، اور اسی باب میں یہی روایت ابی ذر وابی سعید وزید ابن ارقم اور حذیفہ نے بھی کی ہے

۱۵- ایضاً اخرجہ محمد بن علی الحکم الترمذی فی کتابہ نوادر الاصول بلفظہ - الترمذی حدثنا علی بن المنذر کوفی قال حدثنا محمد بن فضل قال حدثنا الاعمش عن عطیہ العوفی عن ابی سعید الخدری والاعمش ایضاً عن حبیب ابن ثابت

۱۵- محمد بن الحکم الترمذی اپنی کتاب نوادر الاصول میں بالفاظ ترمذی حدیث بیان کرتا ہے کہ مجھ سے علی بن منذر کوفی نے کہا (باقی راویوں کے اسماء گرامی سلسلہ وار حدیث عربی میں موجود ہیں) کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ میں تم لوگوں میں

عن زيد بن ارقم قالا قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انى تارك فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدى احدهما اعظم من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض وعترتى اهل بيتى ولن يفترقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفونى فيهما،

دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں اگر ان دونوں کی پیروی کروگے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ دونوں (باعتبار منزلت) ایک دوسرے سے زیادہ بزرگ ہیں ان میں سے ایک تو کتاب خدا (قرآن) ہے وہ ایک رسی کی مثل ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے،

اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں (وزرا) دیکھنا میرے بعد تم ان کا کیا حال کرتے ہو (یہ ایسا فقرہ ہے جس سے غم کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ثابت ہے کہ حضور پر اپنی امت کا برتاؤ عترہ اہلبیت کے ساتھ روشن تھا اور یہ علم نبوت تھا بھی روشن ورنہ بار بار ارشاد کی کیا خاص ضرورت تھی،

شاباش ہے امتی لوگوں کو کہ کسی نے بھی تو عرض نہ کیا کہ حضور یہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، اور کہ ہم حکم کی تعمیل میں جان و مال ان پر تصدق کریں گے۔

۱۶۔ اخرج هذا الحديث ابو اسحاق الثعلبى فى تفسيره بسنده عن عطية العوفى عن ابى سعيد الخدرى،

۱۶۔ اسی حدیث نمبر (۱۵) کو ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر قرآن مجید میں بھی خود اپنی سند سے اور عطیۃ العوفی نے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے،

۱۷۔ وفى نوادر الاصول حدثنا ابى قال حدثنا زيد بن حسين قال حدثنا معروف بن بوذ المكى عن ابى الطفيل عامر بن واثلة عن حذيفة بن الاسيد الغفارى رضى الله عنه قال لما صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع خطب فقال يا ايها الناس انه قد انبأنى اللطيف الخبير انه لم يعمر نبى الا مثل نصف عمر النبى الذى

۱۷۔ کتاب نوادر الاصول میں حذیفہ بن الاسید الغفاری رضی اللہ عنہ (باقی ابتدائی راویوں کے نام سلسلہ وار عربی حدیث میں درج ہیں) سے روایت ہے کہ جب حضرت رسولخدا حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آنحضرت نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ اے حاضرین خدائے لطیف وخبیر نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ ہر زمانہ کے پیغمبر کی عمر اپنے سے پہلے پیغمبر کی عمر سے نصف ہوا کرتی ہے

يليه من قبل واني اظن اني يوشك ان ادعى فاجيب اني فرطكم على الحوض واني سائلكم حين تردون علي عن الثقلين - فانظروا كيف تخلفوني فيهما الثقل الاكبر كتاب الله عز وجل سبب طرفه بيد الله تعالى وطرف بايديكم فاستمسكوا به ولا تضلوا ولا تبدلوا وعترتي اهل بيتي فانه قد نبأني اللطيف الخبير انهما لن يفترقا حتى يرد علي الحوض

اور کہ میرا گمان ہے کہ میرا وقت وفات قریب آپہنچا ہے (اس صورت میں) میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچ جاؤں گا، اور تم جس وقت حوض پر میرے پاس پہنچو گے تو میں ثقلین (قرآن اور اہلبیت) کے متعلق تم سے سوال کروں گا لہذا دیکھنا کہ میرے انتقال کے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو ثقل اکبر تو خدائے تعالے کی کتاب ہے جس کا ایک سرا خود خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے پس اس سے متمسک رہو اور گمراہ نہو اور اس میں تغیر و تبدل نہ کرو (آپ کو اس کا علم تھا کہ ایسا بھی ہونے والا ہے) ثقل اصغر میرے اہل بیت ہیں اور کہ خدائے لطیف و خبیر نے مجھے یہ بھی خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے تا آنکہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں جدا نہوں گے

۱۸- في المشكواة المصابيح عن البراء بن عازب قال ان النبي صلى الله عليه وسلم لما نزل بغدير خم اخذ بيد علي فقال الستم تعلمون اني اولى بكل مومن من نفسه قالوا بلى فقال من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فلقيه عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال هنيئا لك يا ابن ابي طالب صحبت مولى كل مومن و مومنة،

۱۸- اور کتاب مشکواۃ المصابیح میں ابن عازب سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم میں (بعد حجۃ الوداع) تشریف فرما ہوئے تو آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور (لوگوں کو مخاطب کرکر) فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک، پھر فرمایا کہ جس شخص کا میں مولا ہوں پس علی بھی اس کے مولا ہیں (دیکھکر دعا فرمائی) کہ یا خداوند عالم اس شخص کو تو بھی دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اسکو دشمن رکھ جو علی کا مخالف ہو پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے پسر ابی طالب تجھے مبارک ہو کہ تو تمام مومنین و مومنات کا مولیٰ ہو گیا،

١٩- رواه احمد ايضاً - اخرجه احمد في مسنده عن زيد بن ارقم بطريقين عن عطية العوفي عن زيد بن ارقم وعن ابن ميمون عن زيد بن ارقم ايضاً اخرجه احمد عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه،

١٩- احمد نے یہ حدیث بالا زید ابن ارقم سے دو طریقہ پر اپنی مسند میں بیان کی ہے، اول عطیۃ العوفی اور ابن میمون بحوالہ زید بن ارقم دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے،

٢٠- الترمذي حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت ابا الطفيل يحدث عن ابي سريحة او زيد بن ارقم شك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه،

هذا حديث حسن غريب وروى شعبة هذا الحديث عن ميمون عن زيد بن ارقم عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وابو سريحة وهو حذيفة بن اسيد،

٢٠- ترمذی نے محمد بن بشار سے روایت کی ہے کہ بیان کیا اوس سے محمد بن جعفر نے اور اس سے شعبہ نے اور اس سے سلمہ بن کہیل نے کہ ابو طفیل بحوالہ ابی سریحہ یا زید ابن ارقم کہتے تھے کہ (شک ہے کہ دونوں میں سے کس کی زبانی بیان ہوا ہے) کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ جس شخص کا میں مولا ہوں اسکا علیؑ مولا ہے،

یہ حدیث مذکور حسن غریب ہے اور اسی حدیث کو شعبہ نے میمون اور زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا تھا اور ابو سریحہ (یعنی حذیفہ بن اسید) سے بھی یہی روایت ہے،

٢١- وفي مودة القربى عن جبير بن مطعم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اوشك ان ادعى فاجيب واني تارك فيكم الثقلين كتاب ربنا وعترتي اهل بيتي فانظروا كيف تحفظوني فيهما

٢١- اور کتاب مودۃ القربیٰ میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے اور کہ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک کتاب خدا اور دوسرے اپنے اہل بیت پس دھیان رکھو کہ میرے بعد اُن کے حقوق کی کس طرح تم لوگ حفاظت کرتے ہو،

٢٢- ابن ماجه بسنده عن البراء بن عازب قال اقبلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجته التي حج فنزل في بعض الطريق فامر الصلوٰة جامعة فاخذ بيد علي فقال الست اولى بالمؤمنين من انفسهم قالوا بلى فقال الست اولى بكل مومن

٢٢- ابن ماجہ نے اپنی سند سے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حج میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے، راستہ میں کسی جگہ منزل کی اور نماز جماعت کا حکم دیا پھر علی کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ آیا میں تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر نہیں

من نفسہ قالوا بلیٰ قال فھذا ولی من انا مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔"

ہوں سب نے کہا کہ ضرور آپ سب سے بہتر ہیں، مکرر فرمایا کہ کیا میں ہر مومن کے نفس سے بہتر نہیں ہوں سب نے جواب دیا کہ بیشک آپ ہی بہتر ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ (اشارہ بجانب علیؑ) ولی ہے،
بار الٰہا جو شخص اسکو دوست رکھے اسکو تو بھی دوست رکھ اور جو شخص اسکا مخالف ہو اس سے تو بھی دشمنی رکھ،

۲۳۔ وفی المشکوٰۃ المصابیح عن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ رواہ احمد والترمذی

۲۳۔ اور کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں زید ابن ارقم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا میں مولا ہوں اسکا علیؑ بھی مولا ہے، اسی حدیث کو احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے،

۲۴۔ وفی مسند احمد ابن حنبل حدثنا ابن نمیر حدثنا عبد الملک بن سلیمان عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اوشک ان ادعی فاجیب انی قد ترکت فیکم ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا۔ الثقلین احدھما اکبر من الآخر اما الاکبر کتاب اللہ عزوجل حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی الا انھما لن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض قال ابن نمیر قال بعض اصحابنا عن الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انظروا کیف تخلفونی فیھما

۲۴۔ کتاب موسوم بہ مسند احمد حنبل میں ابی سعید خدری سے مروی ہے (باقی راویوں کے نام عربی میں موجود ہیں) کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عنقریب ہے میں بارگاہ الٰہی کی جانب رجوع کر جاتے والا ہوں اور یقیناً میں دو چیزیں تمہارے پاس ایسی چھوڑونگا کہ اگر تم ان سے لپٹے رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ دو نو چیزیں ثقلین ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے سے بزرگ ہیں لیکن ثقل اکبر قرآن ہے اور یہ قرآن مثل رسی کے ہے جو آسمان سے زمین کی جانب لٹکی ہوئی ہے اور دوسری چیز میرے اہل بیتؑ ہیں یہ دونو کبھی ایک دوسرے سے جدا نہوں گے تا انکہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں۔
ابن نمیر روایت کرتا ہے کہ ہمارے بعض بعض اصحاب نے اعمش سے بھی سنا ہے کہ وہ کہتا تھا کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ دیکھنا ان دونوں کے ساتھ میرے بعد تم کیا کروگے (خدا کی پناہ)

۲۵۔ وفی زیادات المسند قال عبد اللہ بن احمد

۲۵۔ کتاب زیادات مسند میں علی بن ربیعہ سے روایت

بن حنبل حدثنی ابی قال حدثنا اسود بن عامر قال
حدثنا اسود بن عامر قال حدثنا اسرائیل بن عثمان
بن المغیرۃ عن علی بن ربیعہ قال لقیت زید ابن ارقم
وھو داخل علی المختار او خارج من عندہ فقلت لہ
انت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم
یقول انی تارک فیکم الثقلین قال نعم،

ہے (اوپر کے راویوں کے نام سلسلہ کے لحاظ سے عربی
میں درج ہیں) کہ میں زید ابن ارقم سے ملا اور زید بن
ارقم یا تو اس وقت مختار سے ملنے جاتے تھے یا بعد ملاقات
واپس آتے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپنے
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ میں تم لوگوں کے پاس دو وزنی چیزیں
ثقلین چھوڑ رہا ہوں ؟ جواب میں انھوں نے کہا
کہ بیشک،

۲۶- عبد اللہ بن احمد فی زیادات المسند قال حدثنی
ابی قال حدثنا اسود بن عامر قال حدثنا شریک
عن الرکین عن القاسم بن حسان عن زید بن
ثابت قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ حبل ممدود ما
بین السماء والارض وعترتی اھلبیتی وانھما لن
یفترقا حتی یردا علی الحوض،

۲۶- عبد اللہ بن احمد کتاب زیادات المسند میں کہتے
ہیں کہ میرے باپنے مجھ سے کہا کہ اسود بن عامر نے اور باقی
راوی عربی حدیث میں دیکھ لیے جائیں) اور سب نے
زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم
نے کہ تحقیق میں تمہارے درمیان دو ثقل (وزن دار
چیزیں) چھوڑتا ہوں ان میں سے ایک کتاب خدا ہے
جو مابین آسمان وزمین مثل رسّہ کے کھنچی ہوئی ہے اور
دوسری میری عترت ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے
جدا نہوں گے تاوقتیکہ میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں

ایضًا رواہ عبد اللہ ابن احمد عن ابی سعید
الخدری وعن زید بن ارقم وابن المغازلی الشافعی
بسندہ عن ابن امراۃ زید بن ارقم قال اقبل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ فی حجۃ الوداع
حتی نزل بغدیر الجحفۃ وخطب قال ایھا الناس انی سائلکم
عن ثقلی کیف خلفتمونی فیھما الاکبر منھما کتاب اللہ
سبب طرفہ بید اللہ تعالی وطرفہ بایدیکم فتمسکوا
بہ ولا تضلوا والاخر منھما عترتی ثم اخذ بید علی
فرفعھا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ قالھا ثلاثاً

نیز اسی حدیث کو عبد اللہ بن احمد نے ابی سعید خدری
و زید بن ارقم سے اور ابن مغازلی شافعی نے خود اپنی
سند سے از پسر زید بن ارقم روایت کی کہ حجۃ الوداع
سے لوٹتے ہوئے جناب رسولخدا بمقام غدیر جحفہ
تشریف فرما ہوئے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ میں
تمسے ثقلین (دو وزن دار چیزوں) کے متعلق پوچھتا
ہوں کہ میرے بعد تم لوگ ان کے ساتھ کیسا برتاؤ
کروگے ان دونوں میں زیادہ بزرگ کتاب خدا ہے
جسکا ایک سرا تو خود جناب باری کے ہاتھ میں ہے اور
اسکا دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں، پس اس سے لپٹے رہو

اور گمراہ نہو جانا اور دوسری چیز میری عترت ہے اور یہ
کہکر علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو بلند کیا اور پھر فرمایا کہ
جس شخص کا میں مولا ہوں اسکے علیؑ بھی مولا ہیں (اور
دعا کی) بار الہا تو دوست رکھ اسکو جو علیؑ کو دوست رکھے
اور دشمن سمجھ اسکو جو علیؑ کا مخالف ہو اور یہ دعا تین مرتبہ
فرمائی،

۲۷ - ایضا موفق بن احمد الخوارزمی عن الاعمش
قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن
زید بن ارقم قال نزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بغدیر خم فقال بینہ انی قد ترکت فیکم الثقلین احدھما
اکبر من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی فانظروا
کیف تخلفونی فیہما فانہما لن یفترقا حتی یردا علی
الحوض ثم اخذ بید علیؑ وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ
ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ ثم قال اللھم وال من
والاہ وعاد من عاداہ فقلت انت سمعت ھذا
قال ما کان ھناک احد الا وقد راٰہ بعینیہ
سمعہ باذنیہ

۲۷ - موفق بن احمد خوارزمی نے اعمش سے اور اس
نے حبیب بن ابی ثابت سے اور اس نے ابی الطفیل سے
اور اس نے زید بن ارقم سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور
سرور عالم غدیر خم میں قیام فرما ہوئے اور فرمایا
کہ میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں
اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے بزرگ ہیں اور وہ
دو سنگین چیزیں کتاب خدا اور میری عترت ہیں،
پس دیکھنا میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو،
(یہ بھی دیکھنا) کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہوں گے
تاآنکہ حوض کوثر پر میرے پاس جا پہنچیں، پھر
علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی
اسکا مولا ہے اور جس کا میں صاحب اختیار ہوں اس
کے علی بھی صاحب اختیار ہیں، پھر دعا فرمائی کہ بار
الہا تو دوست رکھ اسکو جو علیؑ کو دوست رکھے اور
دشمن رکھ اسکو جو علیؑ کا مخالف ہو،
پھر میں نے پوچھا کہ تمنے یہ ارشاد حضور خود بھی
سنا ہے تو کہا (مجھ پر کیا منحصر ہے) کہ وہاں کوئی نفس
ایسا نہ تھا کہ جس نے حضور کو بچشم خود اس وقت نہ دیکھا
ہو اور یہ ارشاد نبوی بگوش خود نہ سنا ہو،
(خدا کی شان ہے کہ اب لوگ مولا کے معنی دوست
کے لگاتے ہیں، بعض بیعقل لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ علی

مرتضیٰؑ کے خلاف کچھ الزام یمن والوں نے لگایا تھا اور
وہ اُن سے ناراض تھے لہٰذا حضور نے یہ راضی نامہ کرایا
("ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا")

٢٨- الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یقول ایها الناس انی ترکت فیکم الثقلین ان اخذتم بهما لن تضلوا احدهما اکبر من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی الا انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

٢٨- ثعلبی نے اپنی تفسیر قرآن شریف میں خود اپنی ہی سند سے بحوالہ عطیہ عوفی اور ابی سعید خدری روایت کی کہ میں نے جنابِ رسولِ خداؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حاضرین میں نے تمہارے پاس دو وزن دار چیزیں چھوڑی ہیں، اگر ان دونوں سے، ہدایت یعنی صراط مستقیم اخذ کرتے رہو گے تو گمراہ نہ ہوگے کیونکہ ان دونوں میں کا ہر ایک اپنے دوسرے سے زیادہ عظمت رکھتا ہے اور وہ دو چیزیں کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں کتاب خدا ایک رسی ہے جو زمین سے آسمان تک کشیدہ ہے۔ آگاہ رہو کہ دونوں کبھی جدا نہیں ہونگی تا آنکہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں،

٢٩- فی مسند احمد بن حنبل عن الفضل بن دکین عن ابن عیینه عن الحکم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن بریدة قال غزوت مع علی الیمن فرأیت منه شیئا فلما ذکرت علیا للنبی صلی اللہ علیه وسلم و نقصت علیا فرأیت وجه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم متغیرا قال یا بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسهم قلت بلی قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ،

ایضاً اخرجه ابن المغازلی عن بریدہ،

٢٩- احمد بن حنبل نے اپنی کتاب موسوم بہ مسند میں فضل بن رکین سے اور اس نے ابن عیینہ سے اور اس نے حکم سے اور اس نے سعید بن جبیر سے اور اُس نے ابن عباس سے اور اس نے بریدہ سے حدیث لکھی کہ بریدہ کہتے ہیں کہ میں علیؑ کے ساتھ یمن کی طرف جہاد پر گیا تھا اور کہ میں نے علیؑ کی کوئی غلطی دیکھی پس واپسی پر میں نے اسکا ذکر حضور سرورِ عالم سے کیا اور علیؑ کا نقص بیان کیا اور فوراً ہی میں نے دیکھا کہ چہرۂ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ (غصہ سے) بدل گیا اور مجھ سے فرمایا اے بریدہ کیا میں تمام مومنین کے نفوس سے بہتر نہیں ہوں اس نے عرض کیا کہ بیشک پھر فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ بھی مولا ہے۔

(کیا حال ہوگا ان لوگوں کا جو بعد پیغمبر علیؑ سے پھر گئے

الزام لگا چکے ہیں ، یہاں تک کہ ان پر لعنت بھی جائز کر دی گئی تھی)
یہ ہی حدیث ابن المغازلی نے بریدہ سے نقل کی ہے

فصل استشهاد علی الناس فی حدیث یوم الغدیر

فصل متعلق شہادت و تصدیق حدیث یوم غدیر

۳۰ - فی مسند احمد ابن حنبل لبسنده عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال جمع علی رضی الله عنه الناس فی رحبة مسجد الکوفة فقال انشد الله کل امرئ مسلم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم الغدیر خم ما سمع یقام فقام سبعة عشر رجلا وقالوا ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حین اخذ بیده قال للناس اتعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا نعم قال من کنت مولاه فهذا علی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ،

۳۰ - احمد بن حنبل نے اپنی کتاب موسوم بہ مسند میں سعید بن جبیر و عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ علیؑ نے مسجدِ کوفہ میں لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں خدائے تعالٰی کو درمیان دے کر یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے خم غدیر کے قیام کے دن جناب رسولخدؐا سے سنا وہ بیان کرو ، پس سترہ آدمی کھڑے ہوئے اور بولے کہ بیشک حضرت صلعم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا کہ اے لوگو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں تم سے بہتر ہوں تو سب نے عرض کیا تھا کہ بیشک ، اسپر حضور صلعم نے فرمایا تھا من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ ،

۳۱ - ایضا احمد ابن حنبل اخرج فی مسنده عن عبد الملک عن ابی عبد الرحمان عن زادان عن ابی عمر قال سمعت علیا فی الر[illegible] الناس فقام ثلاثة عشر فشهدوا انهم سمعوا رسول الله یقول من کنت مولاه فهذا علی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

۳۱ - احمد حنبل نے اپنی کتاب مسند میں ابو عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ کو مسجد کوفہ میں حاضرین سے واقعہ غدیر کی تصدیق کراتے ہوئے سنا ہے اس مجمع سے ۱۲ ، آدمیوں نے کھڑے ہو کر تصدیق کی اور کہا تھا کہ ہمنے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ ،

۳۲ - ایضا عبد الله بن احمد فی زیادات المسند

۳۲ - اور عبد اللہ بن احمد نے اپنی زیاداتِ مسند میں

بسندہ عن ابی طفیل اخرج ھذا حدیث الاستشھاد

میں اپنی ہی سند سے اسی حدیث الاستشہاد کو بحوالہ ابی طفیل روایت کیا ہے،

۳۳- ایضاً ابن المغازلی و موفق بن احمد،

۳۳- اسی طرح ابن مغازلی و موفق بن احمد نے یہ حدیث بیان کی ہے،

۳۴- ایضاً- اخرج ھذا الحدیث الاستشھاد احمد فی مسندہ عن یحیی بن آدم عن حبیش بن حارث بن لقیط عن ریاح بن الحارث قال جاء رھط الی علی کرم اللہ وجہہ بالرحبۃ فقال لہ سلام علیک یا مولانا قال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ قال ریاح فلما انتعم وسلت منھم قالوا ھم نفر من الانصار فیھم ابو ایوب الانصاری،

۳۴- اسی طرح احمد نے اس حدیث استشہاد کو ریاح بن حارث سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئی، اور عرض کیا کہ "السلام علیک یا مولانا"- حضرت نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہارا مولا کیسے بنا حالانکہ تم لوگ اہل عرب ہو تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم نے بروز غدیر خم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا من کنت مولاہ فعلی مولاہ، ریاح نے کہا کہ میں رخصت کے بعد اس جماعت کے پیچھے پیچھے گیا اور لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں تو معلوم ہوا کہ انصار کا یہ گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری بھی اس میں موجود ہیں،

۳۵- ایضاً ابن المغازلی اخرج ھذا الحدیث وفی کتاب الاصابۃ للشیخ بن حجر العسقلانی شافعی رحمہ اللہ و فی ترجمۃ ابوقدامۃ الانصاری ذکرہ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ وفی کتاب الموالات الذی جمع فیہ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ،

۳۵- اسی طرح ابن المغازلی نے اسی حدیث مندرجہ بالا کو لکھا ہے، اور کتاب موسوم بہ اصابہ میں شیخ حجر العسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور کتاب ابوقدامۃ الانصاری میں ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے اور کتاب الموالات میں مختلف طریقوں سے یہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ روایت ہوئی ہے،

طریق عن ابی طفیل قال کنا عند علی رضی اللہ عنہ فی الکوفۃ فقال انشد اللہ من شھد یوم الغدیر خم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلیقم ولیشھد مقام سبعۃ عشر رجلا فشھدوا کلھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال ذالک،

طریقہ اول ابی طفیل سے مروی ہے کہ ہم کوفہ میں خدمت میں جناب علی مرتضی علیہ السلام میں حاضر تھے اسوقت جناب نے فرمایا کہ تم لوگ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرو کہ تم نے حضرت رسولخدا کو یوم غدیر خم یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اگر تم میں

وطریق اخر- عن ابی اسحاق قال حدثنی من

من الاحصی۔
وطریق آخر عن ذر بن جیش قال فی رحبۃ مسجد
الکوفۃ انشد الناس علی کرم اللہ وجہہ فقام
سبعۃ عشر رجلا وشہدوا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ منہم
قیس بن ثابت وحبیب بن بدیل بن ورقہ وزید
بن شراحیل الانصاری وعامر بن لیلی الغفاری و
عبد الرحمان بن مدلج و ابو ایوب الانصاری وابو زینب
الانصاری وابو القدامۃ الانصاری وعبد الرحمن
بن عبد ربہ وناجی بن عمرو الخزاعی واما الذین
اخبروا احدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ بغیر
استشہاد علی کرم اللہ وجہہ جبہ من جوین العجلی
وحذیفہ بن الاسید وعامر بن لیلی بن حمزہ وعبد اللہ
بن یامیل قالوا لما کان یوم غدیر خم دعا النبی
جامعہ فاخذ بید علی فرفعہ حتی نظرنا بیاض ابطیہ
فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ،

سے کسی نے یہ سنا ہے تو وہ اٹھ کھڑا ہو اور بیان کرے
پس سترہ آدمی اٹھے اور سب نے شہادت دی کہ حضرت
رسولخدا صلعم نے یہ ہی ارشاد فرمایا تھا،
طریق دوم یعلی بن مرہ نے بھی یہی روایت کیا ہے
طریق سوم ابی اسحاق کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے آج
اس حدیث کا ذکر کیا وہ بے شمار ہیں،
طریق چہارم ذر بن جیش کہتے ہیں کہ صحن مسجد کوفہ میں
علی مرتضیٰ نے خدائے تعالیٰ کو ضامن دے کر لوگوں
سے یہی دریافت کیا تو سترہ آدمی اٹھے اور سب نے
متفق اللفظ شہادت دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم نے بیشک فرمایا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ
ان سترہ آدمیوں میں قیس بن ثابت، وحبیب بن بدیل
بن ورقہ، زید بن شراحیل الانصاری، عامر
لیلی غفاری، عبد الرحمن بن مدلج، ابو ایوب انصاری
ابو زینب انصاری ابو قدامۃ الانصاری، عبد
الرحمن بن عبد ربہ، ناجی پسر عمر خزاعی بھی شامل
ہیں، اور وہ لوگ جنھوں نے بغیر جناب علی مرتضیٰ علیہ
السلام کے دریافت فرمانے کے اندریں معاملہ شہادت
دی وہ جبہ بن جوین العجلی وحذیفہ بن الاسید
و عامر بن لیلی بن ضمرہ، وعبد اللہ بن یامیل ہیں،
انھوں نے صاف کہا کہ یوم غدیر خم جناب رسولخدا نے نماز
جماعت پڑھائی اور پھر دست علی کو پکڑ کر ان کو اس
قدر بلند کیا ر یہ اس لئے کہ تمام حاضرین دیکھ لیں)
کہ ان کی بغل کی سفیدی نمایاں ہوگئی اور فرمایا کہ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ،

٤٣ وفی المناقب فی کتاب سلیم بن قیس قال علی
علیہ السلام ان الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

٤٣ سلیم کی کتاب مناقب میں منقول ہے کہ علی علیہ السلام
نے فرمایا کہ جناب رسولخدا نے عرفہ کے دن درآنحالیکہ

سلم یوم عرفۃ علی ناقتہ القصوی و فی مسجد خیف و یوم الغدیر و یوم قبض فی خطبۃ علی المنبر، ایھا الناس انی ترکت فیکم الثقلین لن تضلوا اما تمسکتم بھما - الاکبر منھما کتاب اللہ والاصغر عترتی اھل بیتی وان اللطیف الخبیر عھد الی انھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کھاتین اشار بالسبابتین وان احدھما لیس اقدم من الاخر فتمسکو بھما لن تضلوا ولا تقدموا منھم ولا تخلفوا عنھم و لا تعلموا ھم فانھم اعلم منکم،

ناقہ قصوی پر آپ سوار تھے اور پھر مسجد خیف میں اور پھر یوم غدیر پر اور پھر اپنی رحلت کے دن منبر پر فرمایا کہ ایھا الناس میں تم میں دو سنگین چیزیں چھوڑنے والا ہوں اور جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے مطلق گمراہ نہ ہو گے،
ان میں سے ثقل اکبر کتاب اللہ ہے اور ثقل اصغر میرے اہل بیت ہیں اور خدائے لطیف و خبیر نے عہد فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں،
پھر اشارہ کیا آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اور فرمایا کہ ان دونوں میں کوئی ایک دوسرے پر مقدم نہیں ہے پس تم ان دونوں سے متمسک رہو تا کہ تم گمراہ نہ ہو اُن سے پیش قدمی نہ کرو اور ان سے منہ نہ موڑو اور ان کو سبق نہ پڑھاؤ کیونکہ وہ تم سے بہت زیادہ جاننے والے ہیں،

۳۷ - وفی مسند احمد بن حنبل عن عمرو بن میمون قال بینا انہ جالس عند ابن عباس اذا اتاہ تسعۃ رجل فقالوا یا بن عباس اما ان تقوم معنا واما ان تخلوا بنا من ھولاء قال ابن عباس بل انا اقوم معکم قال فتحدثوا فلا ندری ما قالوا فجاء ابن عباس ینفض ثوبہ و یقول اف و تف وقعوا فی رجل لہ عشرۃ خصال قال لہ رسول اللہ لابعثن رجلا لا یخزہ اللہ ابدا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ فاستشرف لھا من استشرف وقال این علی قال ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احدکم لیطحن و فجاء و ھو ارمد لا یکاد یبصر فنفل فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلاثا

۳۷ - احمد ابن حنبل نے اپنی مسند میں عمرو بن میمون سے روایت کی ہے کہ ہم ابن عباس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ نو آدمی آئے اور بولے کہ اے ابن عباس یا تو ہمارے ساتھ اُٹھ کھڑے ہو اور یا تنہائی میں بیٹھو وہ بولے کہ میں تمہارے ساتھ اٹھتا ہوں اسپر ان (۹) آدمیوں نے ان سے حدیث بیان کی اور عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ نہ معلوم کون سی حدیث بیان کی،
جب ابن عباس واپس آئے تو انکی چادر زمین پر گھسٹتی تھی اور کہتے تھے کہ تف (وائے) ہو اس جماعت پر جو ایسے شخص کی مذمت کرتی ہے جس میں دس فضیلتیں ہوں،

فاتاها وایاه فجاء بصفیه بنت حی ثم قال بعث النبی
صلی الله علیه وسلم ابابکر بسورة التوبة وقال لا
یذهب بها الا رجل منی وانا منه وقال لبنی عمه ایکم
یوالینی فی الدنیا والاخرة قال علی انا قال صلی الله
علیه وسلم وکان علی اول من امن من الناس واخذ
رسول الله صلی الله علیه وسلم ثوبه فوضعه علی علیؑ و
فاطمهؑ والحسنؑ والحسینؑ وقال الله تبارک وتعالی
انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و
یطهرکم تطهیرا قال وشری نفسه ولبس ثوب النبی
صلی الله علیه وسلم فقام مکانه لیلة الهجرة۔
وخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم مع الناس فی غزاة
تبوک فقال علیؑ اخرج معک فقال لا فبکا علی فقال
اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا
انک لست بنبی انه لا ینبغی ان اذهب الا انت خلیفتی و
قال انت ولی کل مومن ومومنة بعدی وسد ابواب
المسجد غیر باب علی ودخل المسجد جنبا وهو طریقه
لیس له طریق غیره وقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه،

اول یہ کہ رسولخداؐ نے ان کی بنسبت فرمایا ہے کہ ایسے شخص
کو بھیجوں گا جس کو خدائے تعالےٰ کبھی ذلیل نہ فرمائے گا
اور جسکو خدا اور اس کا رسولؐ دوست رکھتے ہیں اور وہ
ان کو دوست رکھتا ہو اور یہ ایسی فضیلت ہے جس کے
حاصل کرنے کے لئے لوگ گردن ابھار ابھار کر امید
رکھتے رہے ہیں (جن کو علم تاریخ سے مس ہو وہ جانتے
ہیں کہ یہ گردن ابھار کر دیکھنے والا کون تھا)
پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ کہاں ہیں تو عرض کیا گیا کہ وہ
چکی پیس رہے ہیں، فرمایا تم میں سے کوئی ان کا کام کردے
(اور انکو یہاں بھیجدے تو بہتر ہو) بس سبکدوش ہو کر
علیؑ حاضر خدمت ہوئے اور آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں
کچھ نظر نہیں آتا تھا، پس آنحضرتؐ نے لعاب دہن مبارک
آنکھوں میں ڈالا پھر اپنے علم کو تین مرتبہ جنبش دے کر
ان کو عطا فرمایا (یہ جنگ خیبر کا ذکر ہے علیؑ نے جنگ کو
فتح کیا مرحب کو قتل کیا اور) اور مساۃ صفیہ بنت حی کو
گرفتار کر کر لائے (یہ صفیہ مرحب پہلوان کی بہن تھی)
دوسری فضیلت، جناب پیغمبرؐ نے حضرت ابابکر رضی اللہ
عنہ کو سورۂ توبہ دیکر تبلیغ کے لئے بھیجا اور بعدہ (سابقہ
حکم منسوخ فرما کر حضرت علی علیہ السلام کو روانہ کیا کہ سورۂ
توبہ کی تبلیغ خود کریں کیونکہ حکم الہی صادر ہوا تھا) کہ ایسا
آدمی اس تبلیغ سورہ کے لئے جانا چاہئے جو میرا عزیز ہو
(فتدبر) اور اپنے چچا زاد برادران سے پوچھا کہ تم میں
کون ایسا ہے جو دنیا اور آخرت میں مجھے عزیز رکھتا ہو؟
اسپر علیؑ نے عرض کیا کہ میں ہوں،
تیسری فضیلت۔ علیؑ ہی وہ شخص ہے جو جناب پیغمبرؐ پر
سب سے پہلے ایمان لائے۔
چوتھی فضیلت جناب رسولخداؐ نے اپنی چادر علیؑ اور فاطمہؑ

اور حسن حسینؑ کو اڑھائی تو خدائے تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ، انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (سورہ احزاب پارہ ۲۲ رکوع ۶)

پانچویں فضیلت - ابن عباس کہتے ہیں کہ علیؑ نے اپنے جان کو (راہ خدا میں) فروخت کر دیا ، اور لباس جناب رسولخدا پہنکر شب ہجرت اُن کے بستر پر آرام کیا ،

چھٹی فضیلت ، جب رسولخداؐ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے تو علیؑ نے بھی ہمرکاب ہونے کی خواہش کی آپ نے فرمایا کہ نہیں اس نامنظوری درخواست پر علی رونے لگے تب آپ نے فرمایا کہ اے علیؑ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمکو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی (یعنی تم میرے بھائی بھی ہو اور خلیفہ بھی) لیکن تم نبی نہیں ہو ، مناسب ہے کہ میں ہی جاؤں اور تم میرے قایم مقام رہو ،

ساتویں فضیلت - فرمایا جناب رسولخدا نے کہ اے علیؑ تم میرے بعد کل مومنین اور مومنات کے ولی ہو ،

آٹھویں فضیلت ، مسجد نبوی سے سوائے دروازہ علیؑ سب کے دروازے بند کئے گئے ،

نویں فضیلت ، علیؑ حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہو سکتے تھے اور مسجد ہی میں ان کی آمد و رفت کا راستہ رہا ، غیر شخص وہاں سے نہ گذر سکتا تھا

دسویں فضیلت فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ ،

۳۸ و فی مناقب عن احمد بن عبد اللہ بن سلام عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ الظھر ثم اقبل بوجہ الکریم الینا فقال معاشر اصحابی

۳۸ کتاب مناقب میں احمد بن عبد اللہ بن سلام سے اور اُنھوں نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے ہمارے ساتھ نماز ظہر پڑھی پھر رُخ مبارک

اوصیکم بتقوی اللہ والعمل بطاعتہ وانی ادعی فاجیب
وانی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ اہل بیتی ان تمسکتم
بہما لن تضلوا وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض
فتعلموا منہم ولا تعلموہم فانہم اعلم منکم،

ہماری جانب پھیرا اور فرمایا کہ اے میرے اصحاب میں تمکو
پرہیزگار رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور ساتھ ہی سمجھاتا
ہوں کہ اطاعت الٰہی کرتے رہنا، اور کہ میری رحلت کا
وقت قریب آگیا ہے (لہٰذا) میں تمہارے پاس دو ثقلین
چیزیں چھوڑتا ہوں اور وہ کتاب خدا اور میرے
اہل بیت ہیں اگر تم ان سے تمسک رکھوگے تو ہرگز گمراہ نہ
ہوگی اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہوں گے تا آنکہ
میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں، اے لوگوان سے
سبق سیکھنا اور انکو سبق نہ پڑھانا کیونکہ یہ خود ہی تم سے
فاضل ہیں،

۲۹ - عن عطا بن السائب عن ابی یحیی عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال خطب رسول صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا معشر المومنین ان اللہ عز وجل اوحی الی انی مقبوض
اقول لکم قولا ان عملتم بہ نجوتم وان ترکتموہ ہلکتم
ان اہل بیتی وعترتی ہم خاصتی وحامتی وانکم مسئولون
عن الثقلین کتاب اللہ وعترتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا
فانظروا کیف تخلفونی فیہما

۲۹ - عطا بن السائب کہتے ہیں کہ ابی یحیی نے ابن
عباس سے روایت کی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے گروہ مومنین
مجھے بذریعہ وحی مطلع فرمایا گیا ہے کہ میری رحلت کا
وقت قریب ہے میں تمکو ایک بات بتاتا ہوں اگر تمنے
اسکو قبول کیا تو نجات ہے ورنہ ہلاکت (سیاق عبارت
جو کچھ ظاہر کرتا ہے وہ تفسیر کا محتاج نہیں) اور وہ
بات یہ ہے کہ یہ میرے اہل بیت اور میری عترت
میرے خاص آدمی ہیں میرے جان وجگر ہیں، اور
یقیناً کتاب خدا اور میری عترۃ کے متعلق سوال بھی ہوگا
(قیامت کے دن) اگر تم ان دونوں سے تعلق (تمسک)
رکھوگے تو مطلق گمراہ نہ ہوگے پس دیکھنا میرے بعد
ان کے ساتھ تم لوگ کیا برتاؤ کرتے ہو،
(کس کس طریقہ سے سمجھایا ہے تاکہ حجت ختم ہوجائے
اور ان لوگوں کو قیامت میں یہ عذر نہ ہے کہ پیغمبر نے
گمراہی سے بچنے کا ذریعہ بیان نہیں کیا تھا چنانچہ حضور
نے خود بھی حدیث نمبر (۶۵) میں یہ ہی فرمایا ہے

۴۰ - وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال علی علیہ السلام لطلحۃ وعبدالرحمان بن عوف وسعد بن ابی وقاص هل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وانکم لن تضلوا ان اتبعتم وتمسکتم بھما قالوا نعم انتھی المناقب،

۴۰ - ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علیؑ نے طلحہ وعبدالرحمان بن عوف وسعد بن وقاص سے فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب سرورؐ عالم فرما گئے ہیں کہ میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں اور وہ کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں اور کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہوں گے تا انکہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں اور کہ تم لوگ گمراہ نہوگے اگر ان کی تابعداری کرتے رہوگے اور نیز ان سے تمسک ڈھونڈتے رہوگے،
ان لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک رسولخداؐ نے یہی ارشاد فرمایا تھا (انتہی المناقب)
(اب تاریخ کے عالم خوب جانتے ہیں کہ طلحہ اور عبدالرحمن نے کیا کچھ نہ کیا)

۴۱ الترمذی بسندہ عن زید ابن ارقم ان رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلیؑ وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم،

۴۱ ترمذی خود اپنی سند سے زید ابن ارقم سے روایت کرتا ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ علیہم السلام کے حق میں فرمایا کہ میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا جو تم لوگوں سے جنگ اور اسی کے ساتھ صلح رکھوں گا جو تم سے صلح رکھے گا۔

۴۲ - اخرجہ ابن ماجہ بعینہ عن زید ابن ارقم وفی المناقب اخرج محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ خبر غدیر خم ثم قام فقال کانی قد دعیت فاجبت انی قد ترکت فیکم الثقلین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ عزوجل وعترتی فانظروا کیف تخلفونی فیھما فانھما لن یفترقا حتی یرد علی الحوض ثم قال ایھا الناس انی تارک فیکم امرین لن تضلوا ان اتبعتموھما وھما کتاب اللہ واھل بیتی وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

۴۲ - اسطرح ابن ماجہ نے زید بن ارقم سے بعینہ روایت کی ہے اور کتاب مناقب میں محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ نے خبر غدیر خم کو بایں الفاظ بیان کیا ہے،
"پھر رسول اللہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بارگاہ الہی میں میری طلبی ہے اور میں رحلت کرنے والا ہوں، میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے بزرگ ہیں یعنی کتاب خدا اور عترۃ نبوت، دیکھنا میرے بعد ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو اور یقین رکھنا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں"،

اور حضور نے دوبارہ بھی فرمایا کہ میں تم لوگوں کے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم ان کے احکام کی اطاعت کرو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، وہ دونوں کتاب خدائے تعالےٰ اور میرے اہل بیت ہیں،

۴۳ - واخرجه الطبرانی [illegible] ذالک لهما فاعطانی فلا تقدموهما فتهلکوا ولا تقصروا عنهما فتهلکوا ولا تعلموهم فانهم اعلم منکم

۴۳ - اور طبرانی نے بھی روایت بایں اضافہ کی کہ فرمایا رسو لخدا نے کہ میں نے خدائے تعالےٰ سے بھی دعا کی کہ قرآن اور اہل بیت مجھے عطا ہو جائیں، اور وہ دعا قبول بھی ہو گئی،

لہٰذا تم قرآن اور اہل بیت سے آگے قدم نہ رکھنا ورنہ فنا ہو جاؤ گے اور نہ ان کے مراتب کو گھٹانا کیونکہ یہ بھی تمہاری ہلاکت کا سبب ہو گا،

(۔۔۔ فرقہ بن جانا ہی فنا ہونا ہے) نہ ان کو سبق پڑھانا کیونکہ یہ تمہارے درمیان فاضل ترین ہیں،

۴۴ - روی الحافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی المدنی فی کتاب نظم درر السمطین حدیثا و لفظه روی زید ابن ارقم قال اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حجة الوداع فقال انی فرطکم علی الحوض فانکم تبعی وانکم توشکون ان تردوا علی الحوض فاسئلکم عن ثقلی کیف خلفتمونی فیهما فقام رجل من المهاجرین فقال ما الثقلان فقال الاکبر منهما کتاب الله سبب طرفه بید الله وطرفه بایدیکم والاصغر عترتی فمن استقبل قبلتی واجاب دعوتی فلیستوص بعترتی خیرا فلا تقتلوهم ولا تقهروهم ولا تقصروا عنهم وانی قد سئلت لهما اللطیف الخبیر فاعطانی ان یردا علی الحوض کهاتین و اشار بالمسبحتین ناصرهما لی ناصر وخاذلهما

۴۴ - حافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی المدنی نے اپنی کتاب درر السمطین میں اس حدیث کو لکھا ہے کہ زید ابن ارقم نے ذکر کیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کی واپسی کے دن فرمایا کہ میں عنقریب حوض کوثر پر پہنچ جاؤں گا اور تم لوگ میرے بعد پہنچو گے پس میں تم سے ثقلین کے متعلق وہاں سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا،

اسپر مہاجرین میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور ثقلین آپ کس کو فرماتے ہیں تو حضرت نے فرمایا کہ ان میں سے ایک جز بزرگ تر تو قرآن ہے بمثل ایک رسی کے ہے جس کا ایک سرا بدست خداوند عالم ہے اور دوسرا سرا خود تمہارے ہاتھ میں ہے اور

لی خاذل وولیہ ولی وعدوہا لی عدو

اور دوسری [illegible] میرے اہل بیت ہیں اور کہ تم ان سے
متمسک رہنا [illegible] جس نے میری اطاعت کی اور [illegible]
نصیحت کو قبول کیا [illegible] کہ میری عترت کے
ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرے اور ان کو قتل نہ
کرے اور نہ ان پر قہر نازل کرے اور نہ [illegible] کے
مراتب کو گھٹائے [illegible]
تعالے [illegible]
دونوں [illegible] ہنس
ان دونوں [illegible] دونوں
[illegible] نسبتی [illegible]
ہیں) اور پھر [illegible] کہ اُن کا مددگار میرا
مددگار ہے [illegible] کرنے والا میرا ترک
کرنے والا ہے اور [illegible] میرا رفیق اور اُن کا دشمن
میرا دشمن [illegible]

۴۵ وفی الباب روی زیادۃ علی عشرین الصحابۃ

۴۵ - اور [illegible] حدیث متذکرہ صدر کو بیس سے
زیادہ صحابہ [illegible] کیا ہے۔

۴۶ - واخرجہ ابن عقدۃ فی الموالاۃ عن حذیفہ
بن اسید الغفاری قال لما صدر النبی صلعم من
حجۃ الوداع قال علے المنبر ایہا الناس انی مسؤل
وانکم مسؤلون فما انتم قائلون قالوا نشہد انک
قد بلغت وجہدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا
فقال الیس تشہدون ان لا الہ الا اللہ وان
محمداً عبدہ ورسولہ وان جنۃ حق ونارہ حق
والبعث بعد الموت حق قالوا بلیٰ نشہد بذلک
قال اللہم اشہد ثم قال ایہا الناس ان اللہ
مولای وانا مولی المومنین وانا اولیٰ بہم من انفسہم
فمن کنت مولاہ فہذا علی مولاہ اللہم وال من

۴۶ - ابن عقدہ نے کتاب موالات میں حذیفہ بن اسید
الغفاری سے حدیث لکھی ہے کہ جب حضور سرور عالم
حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو منبر پر بیٹھ کر ارشاد
فرمایا کہ اے لوگو مجھ سے بھی سوال ہوگا اور تم سے
بھی پس تم کیا جواب دوگے، وہ بولے ہم شہادت
دیں گے کہ آپ نے تبلیغ احکام فرمایا اور جہاد بھی کیا
اور ہمکو نصیحت بھی فرمائی پس اللہ تعالے نے آپ کو جزائے
خیر دے۔
پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم یہ تصدیق نہیں کرتے کہ خدا
وحدہ لا شریک ہے اور محمد اسکے بندے اور پیغمبر ہیں،
اور اسکی جنت اور دوزخ اور مرنے کے بعد [illegible]

والاه وعاد من عاداه الله قال انی فرطكم وانكم
واردون علي الحوض حوض اعرض ما بين بصری الی
صنعاء فيه عدد النجوم قدحان من فضة وانی
سائلكم حين تردون علي الحوض من الثقلين
فانظروا كيف تخلفونی فيهما الثقل الاكبر كتاب الله
سبب طرفه بيد الله وطرفه بايديكم وعترتی
اهلبيتی فاستمسكوا بهما ولا تضلوا وانه نبأنی
اللطيف الخبير انهما لن ينقضا حتی يردا علي الحوض

نکلنا سب سچ ہے، وہ بولے کہ ہم اسکی بھی تصدیق
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ میں بھی اسکی تصدیق کرتا ہوں
اور پھر فرمایا کہ تحقیق خداوند عالم میرا مولا ہے،
(اب جس کا جی چاہے وہ مولا کے معنی دوست کے لگالے)
اور میں مومنین کا مولیٰ ہوں اور میں ان کے نفسوں سے
اولیٰ ہوں، پس جس شخص کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ
بھی مولا ہے،

پھر دعا فرمائی کہ اے خدا تو دوست رکھ اس شخص کو
جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو اسکو دشمن رکھے
اس کے بعد فرمایا کہ میں پہلے حوض کوثر پر پہنچوں گا اور تم
میرے بعد وہاں وارد ہوگے، یہ حوض وہ ہے جس کا
عرض میرے مقام قیام سے (آبادی) صنعاء سے زیادہ
فراخ ہے اور اس حوض پر ستاروں کی تعداد کی برابر چاندی
کے جام رکھے ہوئے ہوں گے اور میں اس وقت تم سے
ثقلین کے ساتھ برتاؤ کا سوال کروں گا،

(ناظرین ذرا غور سے حدیث شریف کے الفاظ کو پڑھیں
اور نتیجہ بھی نکالیں) دیکھنا تم ان کے ساتھ کیا سلوک
کرتے ہو (جو کچھ سلوک ان کے ساتھ حضور کی رحلت کے
بعد سے کیا گیا اس کو بھی ناظرین بھول نہ جائیں)
ان میں سے ایک تو ثقل اکبر یعنی قرآن شریف ہے
جو ایک رسی ہے جس کا ایک کنارہ خدائے تعالیٰ کے
دست قدرت میں ہے اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں
اور دوسرا ثقل میرے اہل بیت ہیں، پس تم ان دونوں
سے متمسک رہو تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور خدائے تعالیٰ
نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے
جدا نہ ہوں گے تا آنکہ حوض کوثر پر وہ میرے پاس
جا پہنچیں،

۴۷ - اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ

۴۸ - اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ وغیرہ عن ابی طفیل ان علیا قام فحمد اللہ واثنیٰ علیہ ثم قال انشد اللہ من شھد یوم غدیر خم الا قام ولا یقوم رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناہ ووعاہ قلبہ فقام سبعۃ عشر رجلا منہم خزیمہ بن ثابت وسھل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبہ بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو سعید الخدری وابو شریح الخزاعی وابو قدامۃ الانصاری وابو یعلی انصاری وابو الھاشم بن التیھان ورجال من قریش فقال علی ھاتوا ما سمعتم فقالوا نشھد انا اقبلنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع نزلنا بغدیر خم ثم نادی بالصلوٰۃ فصلینا معہ ثم قام فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ ثم قال ایھا الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللھم اشھد ثلاث مراۃ ثم قال انی اوشک ان ادعیٰ فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ثم قال ایھا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی ان تمسکتم بھما لن تضلوا فانظروا کیف تخلفونی فیھما وانھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذالک اللطیف الخبیر ثم قال ان اللہ مولای وانا مولے المومنین الستم تعلمون انی اولیٰ بکم من انفسکم قالوا بلی قال ذالک ثلاثا ثم اخذ بیدک یا امیر المومنین فرفعھا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقال علی صدقتم وانا علی ذالک من الشاھدین

۴۷ - طبرانی نے کتاب کبیر میں اور ضیاء نے اپنی کتاب مختارہ میں اسی حدیث متذکرہ صدر کو نقل کیا ہے،

۴۸ - ابو نعیم نے کتاب حلیہ وغیرہ میں ابی طفیل کے حوالے سے حدیث لکھی ہے کہ علی مرتضیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کھڑے ہو کر خدائے تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور فرمایا کہ میں ان لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جنھوں نے واقعہ یوم غدیر خم آنکھ سے دیکھا ہو اور کان سے سنا ہو وہ شہادت دیں اور ایسا آدمی مطلق نہ کھڑا ہو جس نے یہ واقعہ دوسروں سے سنا ہو، سترہ آدمی اٹھے اور ان میں خزیمہ بن ثابت سہل بن سعد، عدی بن حاتم وعقبہ بن عامر وابو ایوب انصاری، ابو سعید الخدری، ابو شرح الخزاعی، وابو قدامۃ الانصاری اور ابو یعلی انصاری، وابو الہاشم بن التیہان اور بہت سے آدمی قبیلہ قریش سے شامل تھے پس فرمایا علیؑ نے کہ تم لوگ بیان کرو کہ تم نے کیا کیا سنا تھا انھوں نے عرض کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور کہ حجۃ الوداع کی واپسی کے وقت حضورؐ نے بمقام غدیر خم قیام فرما کر اذان دلوائی اور ہم نے حضور کے ہمراہ نماز ادا کی پھر حضرت نے کھڑے ہو کر خدائے تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی اور فرمایا کہ اے حاضرین جب تم سے سوال ہوگا تو کیا جواب دوگے،
سب بولے کہ ہم عرض کریں گے کہ آپ نے تبلیغ رسالت فرمائی پھر آپ نے بھی تین مرتبہ کہا کہ میں بھی یہی شہادت دیتا ہوں،
پھر فرمایا کہ میں عنقریب رحلت کرنے والا ہوں اور مجھ سے بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی اور یہ کہکر فرمایا

۴۹ - واخرج ابن عقدہ فی الموالات من طریق محمد بن کثیر عن قطر وابی الجارود کلیھما عن ابی الطفیل عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللہ عز وجل حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

۵۰ واخرج احمد فی مسندہ عن عبد بن حمید بسند

ہیں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اور وہ دونوں کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں اور کہ اگر تم نے ان سے میرے بعد تمسک (پیروی) رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے پس دھیان رکھو کہ ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو اور کہ خدائے لطیف وخبیر نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے تا آنکہ حوض پر مجھ سے جا ملیں،

پھر ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالےٰ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مومنین کا مولیٰ ہوں اور کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں تمہارے نفسوں سے اولیٰ ہوں، اسپر سب نے عرض کیا کہ بیشک، چنانچہ تین مرتبہ یہ ہی کہا،

پھر دیا امیر المومنین علیؑ (حضورؐ نے تمہارا ہاتھ پکڑ کر اسکو بلند کیا اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور دعا فرمائی کہ اے خدائے عز وجل تو دوست رکھ اسکو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اس کا مخالف ہو چنانچہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے سب کے یہ شہادت سنکر فرمایا کہ تم لوگوں نے سچی شہادت دی اور کہ میری بھی یہی شہادت ہے،

۴۹ - کتاب موالات میں ابن عقدہ نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس اپنے دو خلیفہ چھوڑتا ہوں ان میں سے ایک کتاب خدا ہے جو آسمان سے زمین کی جانب رسی کی طرح لٹکی ہوئی ہے اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے اور اسی حالت میں میرے پاس حوض پر جا پہنچیں گے،

۵۰ احمد نے عبد بن حمید کے حوالہ سے اپنی مسند میں

حید و لفظہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا - کتاب اللہ و عترتی اهل بیتی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

نہایت معتبر سند سے باین لفظ لکھا ہے کہ فرمایا حضور نے کہ میں تم لوگوں کے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑ جاتا ہوں اگر تم ان سے تمسک رہے تو ہرگز گمراہ ہوگے ان میں سے ایک کتاب خدا ہے اور دوسرے میرے اہل بیت اور یہ دونوں کبھی علیحدہ نہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض پر پہنچیں،

۵۱ - و اخرج طبرانی فی الکبیر برجال ثقات و لفظہ انی تارک فیکم الخلیفتین کتاب اللہ و اهل بیتی و انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

۵۱ - اور طبرانی نے اپنی کتاب کبیر میں نہایت معتبر لوگوں سے باین الفاظ حدیث بیان کی کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ میں تمہارے پاس اپنے دو خلیفہ چھوڑ جاتا ہوں ایک کتاب خدا ہے اور دوسرے میرے اہل بیت اور یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔

۵۲ - عن حمزة الاسلمی و لفظہ انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بهما لن تضلوا کتاب اللہ و عترتی اهلبیتی الا و انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما،

۵۲ - حمزة الاسلمی نے بلفظہ یہ حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم نے کہ میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم ان سے تمسک کرتے رہے تو ہرگز گمراہ ہوگے اس میں سے ایک کتاب اللہ ہے اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں آگاہ رہو کہ یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں پس دیکھنا تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو،

۵۳ - و اخرج ابن عقدہ فی الموالاة عن عامر بن لیلی بن ضمرہ و حذیفہ بن الاسید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایها الناس ان اللہ مولای و انا اولی لکم من انفسکم الا من کنت مولاہ فهذا علی مولاہ و اخذ بید علی فرفعها حتی عرفه القوم اجمعون ثم قال اللهم وال من والاہ و عاد من عاداہ ثم قال و انی سائلکم حین تردون علی الحوض عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما - قالوا و ما الثقلان - قال الثقل الاکبر کتاب اللہ سبب

۵۳ - کتاب موالات میں ابن عقدہ نے ابن عامر و حذیفہ سے حدیث درج کی ہے اور یہ سب کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ اے حاضرین خدائے تعالے میرا مولا ہے اور میں تم لوگوں سے بہتر ہوں اور یہ کہکر فرمایا کہ آگاہ ہو جس کا میں مولا ہوں اسکے یہ علی بھی مولا ہیں اور پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اسقدر بلند کیا کہ تمام قوم نے ان کو پہچان لیا پھر حضرت نے دعا فرمائی کہ بارالہا جو علی کو دوست رکھے تو اسکو دوست رکھ اور جو اسکو دشمن رکھے تو اسکو بھی دشمن رکھ،

طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم والاصغر عترتی وقد نبأنی اللطیف الخبیر ان لا یفترقا حتیٰ یلقیانی سئلت ربی لھم ذالک فاعطانی فلا تسبقوھم فتھلکوا ولا تعلموھم فانھم اعلم منکم،

پھر حضرت نے فرمایا کہ میں حوض پر ثقلین کے متعلق تم سے سوال کروں گا اسپر لوگوں نے عرض کیا کہ حضور ثقلین کیا ہیں تو آپنے فرمایا کہ ثقل اکبر تو خدائے تعالےٰ کی کتاب ہے جس کا ایک سرا خدائے تعالےٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا سرا خود تمہارے ہاتھ میں ہے اور ثقل اصغر میری عترت اور اہلبیت ہیں اور کہ خداوند عالم نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ یہ ایک دوسرے سے جدا نہوں گے یہاں تک کہ دار آخرت میں مجھ سے ملاقی ہوں اور خود دعا میں نے اُن کے متعلق کی ہے وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگئی ہے، پس تم ان سے سبقت نہ کرو ورنہ مارے جاؤ گے اور نہ ان کو سبق پڑھاؤ کہ وہ تم میں فاضل ترین ہیں،

۵۴ - اخرجہ ابن عقدہ من طرق عن عبد اللہ بن سنان عن ابی طفیل عن عامر وحذیفہ بن اسید نحوہ،

۵۴ ابن عقدہ نے چند طریقوں سے اسی حدیث مندرجہ بالا کو عبد اللہ بن سنان و ابی طفیل وحذیفہ سے روایت کی ہے،

۵۵، وعن علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ قال قد ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم واھل بیتی

۵۵ علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی حدیث ہے کہ فرمایا جناب سرورکائنات نے کہ میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑوں گا کہ اگر تم ان سے متمسک ہے تو ہرگز نہ ہوگی۔ وہ ایک تو قرآن ہے جس کا ایک سرا خدائے تعالےٰ کی دست قدرت میں ہے اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں اور دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں۔

۵۶ - واخرجہ اسحاق بن راھویہ فی مسندہ من طرق کثیر بن زید عن محمد بن عمر بن علی ابن ابیطالب عن ابیہ جدہ وھو سند جید وکذا

۵۶ - اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند میں کثیر بن زید کے طرز پر یہ ہی حدیث مذکورہ روایت کی ہے اور اسکی سند علی ابن ابیطالب تک پہنچائی ہے اور اسکے صحیح ہونے کی یہ بڑی جید سند ہے،

۵۷ روی الدولابی فی الذریۃ طاھرۃ

۵۷ اور اسی طرح دولابی نے اپنی کتاب ذریۃ الطاھرہ میں نقل کیا ہے،

۵۸ وروی الحافظ الجعابی عن عبد الله بن الحسن عن ابیه عن جده علی رضی الله عنهم ولفظه انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا - کتاب الله حبل طرفه بید الله وطرفه بایدیکم وعترتی اهلبیتی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

۵۸ - حافظ جعابی نے حضرت عبد اللہ بن الحسن سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار اور اپنے جد علی علیہ السلام سے اسی حدیث کو بایں الفاظ نقل کیا کہ فرمایا حضور نے کہ میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم ان سے متمسک رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، اور وہ خدائے تعالے کی کتاب ہے جس کا ایک سرا خدائے تعالے کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں، اور دوسری چیز میری عترت اہل بیت ہیں جو ایک دوسرے سے کبھی جدا نہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر جا پہنچیں،

۵۹ - روی البزار ولفظه انی قد ترکت فیکم الثقلین یعنی کتاب الله وعترتی اهل بیتی وانکم لن تضلوا ان تمسکتم بهما،

۵۹ - بزار نے بلفظہ یہ حدیث اس طرح لکھی ہے کہ تحقیق میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں اور وہ قرآن اور میرے اہل بیت ہیں اور اگر تم ان سے متمسک رہوگے تو ہرگز گمراہ نہوگے،

۶۰ - عن ابی ذر اخذ بحلقته باب الکعبة فقال انی سمعت رسول الله یقول انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما،

۶۰ - ابی ذر نے زنجیر در کعبہ پکڑ کر کہا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم میں دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں، ایک کتاب خدا، اور دوسرے میری عترت یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکیں تا وقتیکہ حوض پر میرے پاس آ پہنچیں پس دیکھنا ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو،

۶۱ واخرجه الترمذی فی جامعه واخرجه ابن عقده من طرق سعد بن طریف عن الاصبغ بن نباتة عن علی و عن ابی رافع مولای رسول الله ولفظه ایها الناس انی ترکت فیکم الثقلین، الثقل الاکبر والثقل الاصغر فاما الاکبر هو حبل الله بید الله طرفه وطرف الآخر بایدیکم وهو کتاب الله ان تمسکتم به ان تضلوا و لن تذلوا ابداً واما الاصغر فعترتی اهلبیتی ان الله اللطیف الخبیر اخبرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وسئلت ذالک لهما فاعطانی والله سائلکم کیف تخلفونی

۶۱ ترمذی نے اپنے جامعہ میں بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے اور ابن عقدہ نے بھی چند طریقوں سے ابی رافع غلام رسولخدا صلعم سے بایں الفاظ حدیث بیان کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ اے حاضرین میں تم میں دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں ثقل اکبر و ثقل اصغر ثقل اکبر تو اللہ تعالے کی ایک رسی ہے جس کا ایک سرا خود خدائے تعالے کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا اسکا خود تمہارے ہاتھ میں اور وہ قرآن ہے اگر تم اس سے متمسک ہوگے تو ہرگز نہ تو گمراہ ہوگے اور نہ ذلیل

فی کتاب اللہ و اھل بیتی،

ہو گئے اور ثقل اصغر میرے اہل البیت ہیں خداوند تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا ہے، کہ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، تا آنکہ مجھ سے حوض پر آ ملیں اور یہ ہی دعا میں نے ان دونوں کے متعلق کی ہے وہ قبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ بھی تم سے سوال کرے گا کہ پیغمبر کے بعد قرآن اور اہل بیت پیغمبر کے ساتھ کیا برتاؤ کیا (ولتسئلن یومئذ عن النعیم ایک دن آنے والا ہے کہ ہم اپنی نعمتوں کے متعلق تم سے سوال کریں گے اور وہ نعمتیں یہ ہی اہل بیت پیغمبر ہیں،
سورۂ تکاثر پارہ ۳۰ – رکوع ۲۷،
وحدیث نمبر ۵۶ باب ۲۷ کتاب ہذا،)

۶۲ واخرج ابن عقدۃ من طریق محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع عن ابیہ وعن جدہ وعن ابی ھریرۃ بلفظہ انی خلفت فیکم الثقلین ان تمسکتم بھما لن تضلوا ابدا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض

۶۲ ابن عقدہ نے چند طریقوں سے بحوالہ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع اور اس کے اپنے باپ دادا اور ابی ہریرہ سے بایں الفاظ روایت بیان کی ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم نے کہ میں تمہارے درمیان دو سنگین چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم ان سے متمسک رہے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے تاکہ آنکہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں،

۶۳ – وفی صواعق المحرقۃ روی ھذا الحدیث ثلاثون صحابیا وان کثیرا من طرقہ صحیح وحسن،

۶۳ – اور کتاب صواعق محرقہ میں تیس صحابیوں سے یہ حدیث متذکرۂ صدر بہت سے صحیح اور حسن طریقوں سے درج ہے۔

۶۴ – واخرج البزار فی مسندہ عن ام ھانی بنت ابی طالب قالت رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجتہ حتی نزل بغدیر خم ثم قام خطیبا بالھاجرۃ فقال ایھا الناس انی اوشک ان ادعی فاجیب و قد ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابدا کتاب اللہ

۶۴ – اور بزار نے اپنی مسند میں بی بی اُم ہانی دختر ابیطالب سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا حج سے واپس ہوئے تو خم غدیر پر ٹھیرے اور دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے حاضرین قریب ہے کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں لہذا میں تمہارے

حبل طرفه بید الله وطرفه بایدیکم وعترتی واهل بیتی اذکرکم الله فی اهل بیتی الا انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض

پاس ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہو گے، ان میں سے ایک تو قرآن ہے کہ جو مثل ایک رسی کے ہے جس کا ایک سرا خدائے تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے اور دوسرا خود تمہارے ہاتھ میں ہے، اور دوسری شئے میری عترت اور اہل بیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے معاملہ میں تم لوگوں کو خدا کو یاد دلاتا ہوں ہوشیار رہنا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے جا ملیں،

۶۵ اخرج ابن عقدة من طریق عمرو بن سعید بن عمرو بن جعدة بن هبیرة عن ابیه عن جده عن ام سلمة قالت اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بید علی بغدیر خم فرفعها حتی رأینا بیاض ابطیه فقال من کنت مولاه فعلی مولاه - ثم قال ایها الناس انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض،

۶۵- ابن عقدہ نے بی بی ام سلمہ سے یہی روایت کی ہے کہ حضرت صلعم نے بمقام غدیر خم علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اس قدر بلند کیا کہ ان کی بغل کی سفیدی نمایاں ہو گئی اور پھر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ، ازاں بعد ارشاد فرمایا کہ اے جماعت حاضرین میں تمہارے پاس ثقلین یعنی کتاب خدا اور اپنی عترت کو چھوڑتا ہوں اور کہ یہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض کوثر پر جا پہنچیں،

۶۶- اخرج ابن عقدة عن طریق عروة بن خارجة عن فاطمة الزهراء رضی الله عنها قال سمعت ابی صلی الله علیه وسلم فی مرضه الذی قبض فیه یقول وقد امتلأت الحجرة من صحابه ایها الناس یوشک ان اقبض قبضا سریعا وقد قدمت الیکم القول معذرة الیکم الا انی مخلف فیکم کتاب ربی عز وجل وعترتی اهل بیتی ثم اخذ بید علی فقال هذا علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض فاسئلکما تخلفونی فیهما

۶۶- ابن عقدہ نے چند طریقوں سے عروہ بن خارجہ اور اس نے بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض الموت میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور اس وقت حضرت کا حجرہ صحابہ سے بھرا ہوا تھا کہ اے لوگو میں بہت ہی جلد دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں اور تمکو جتلائے دیتا ہوں تاکہ میری گردن پر بار نہ رہے کہ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑتا ہوں، ایک تو اپنے خدا کی کتاب اور ایک اپنے اہل بیت یہ فرما کر علی کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ہے علیؑ قرآن کے

ساتھ ہے اور قرآن اس کا ساتھی ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں وہاں میں تم سے پوچھوں گا کہ تمنے میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا،

۶۷- واخرج ابن عقدہ والحافظ ابو الفتوح العجلی فی کتابہ الموجز والدیلمی وابن ابی شیبہ وابو یعلی عن عبد الرحمان بن عوف قال لما فتح اللہ برسولہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکۃ انصرف الی الطائف فحاصرھا سبع عشر لیلۃ او تسع عشر ثم فتح اللہ الطائف ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنیٰ علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا وان موعدکم الحوض والذی نفسی بیدہ ولیقیمان الصلواۃ ولیوتین الزکوۃ اولابعثن علیکم رجلا کنفسی یضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی فقال ھو ھذا،

۶۷- ابن عقدہ اور حافظ ابو الفتوح العجلی اپنی کتاب موجز میں اور باقی لوگوں نے عبد الرحمان بن عوف سے روایت کی ہے کہ جب خدائے تعالیٰ نے مکہ کی فتح نصیب کی تو حضرت مکہ سے طائف کی جانب چلے اور ۱۷ یا ۱۹ شب طائف کے محاصرہ میں بسر کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے طائف کو بھی فتح فرما دیا،

پھر حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میں تمکو اپنی عترت کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں پھر فرمایا کہ یہ یقینی ہے کہ میں اور تم سب حوض پر پہنچیں گے، خدا کی قسم اگر تم نماز نہ پڑھو گے اور زکواۃ نہ دو گے تو میں ایسے آدمی کو تم پر تعینات کر دوں گا جو مثل میرے ہے اور وہ تمہاری گردنیں اوڑائے گا یہ کہہ کر علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ وہ آدمی یہی ہے،

۶۸- واخرج سید ابو الحسن یحیی بن الحسن فی کتابہ اخبار المدینۃ عن محمد بن عبد الرحمان بن خلاد عن جابر بن عبد اللہ قال اخذ النبی صلی اللہ علیہ فی بید علی والفضل ابن عباس فی مرض وفاتہ فیعتمد علیھما حتی جلس علی المنبر فقال ایھا الناس قد ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی فلا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا اخوانا کما امرکم اللہ ثم اوصیکم بعترتی اہل بیتی ثم اوصیکم بھذا الحی من الانصار

۶۸- سید ابو الحسن یحییٰ نے اپنی کتاب اخبار المدینہ میں جابر بن عبد اللہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ اپنے مرض وفات میں علی اور فضل ابن عباس کے سہارے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے حاضرین میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تمنے ان کی اطاعت کی تو ہرگز گمراہ نہوگے وہ کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں پس تم ان سے نفرت نہ کرنا اور ان کے مراتب پر حسد نہ کرنا نہ ان سے بغض رکھنا اور حکم خدا کے بموجب آپس میں بھائی بھائی بنے رہنا میں دوبارہ تمکو اپنی عترت

اہل بیت کے متعلق وصیت کرتا ہوں، اسی طرح حضور نے قبیلہ انصار کے حق میں نیکی کرنے کی وصیت کی،

۶۹ - عن جابر ابن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عرفة وهو على ناقة القصوى يخطبه فسمعت يقول يا ايها الناس اني قد تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي،

۶۹ - جابر ابن عبد اللہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو ناقہ قصویٰ پر سوار اور خطبہ پڑھتے ہوئے سنا اور یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ اے لوگو میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم نے اُن سے تعلق رکھا تو ہرگز گمراہ نہوگے اور وہ چیزیں کتاب خدائے تعالےٰ اور میری عترت ہیں،

۷۰ - اخرجه الترمذي وقال حسن غريبٌ،

۷۰ - اسی حدیث کو ترمذی نے بھی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے،

۷۱ اخرج ابن عقده عن جابر بن عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فلما رجع الى الجحفة نزل ثم خطب الناس فقال ايها الناس اني مسئول وانتم مسئولون فما انتم قائلون، قالوا نشهد انك قد بلغت ونصحت وأديت قال اني لكم فرط وانتم واردون على الحوض واني مخلف فيكم الثقلين ان تمسكتم بهما لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي وانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض ثم قال الستم تعلمون اني اولى بكم من انفسكم قالوا بلى فقال اخذ بيد علي من كنت مولاه فعلي مولاه ثم قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه

۷۱ ابن عقدہ نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں تھے جب مقام جحفہ پر پہنچے تو آپ نے قیام کیا اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ اے لوگو خدائے تعالےٰ مجھ سے بھی سوال فرمائے گا اور تم سے بھی پس تم سوال کا کیا جواب دوگے،

لوگوں نے عرض کیا کہ ہم یہ شہادت دیں گے کہ حضور نے تبلیغ احکام فرمائی اور ہمکو نصیحت بھی کی اور حقوق بھی ادا فرمائے، اسپر حضرت نے فرمایا میں اس وقت بھی تمہارے سامنے ہوں اور یقیناً تم حوض پر بھی میرے پاس آ ؤگے اور میں تمہارے پاس ثقلین چھوڑے جاتا ہوں اور وہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہوں گے تا انکہ میرے پاس حوض پر جا پہنچیں پھر ارشاد فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہارے نفسوں سے بہتر ہوں عرض کیا کہ بیشک پھر حضور نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور یہ دعا فرمائی اللہم وال من والاہ وعاد من عادہ ۷۱،

۷۲ - واخرج الحافظ جمال الدین زرندی من عبداللہ
بن زید بن ثابت عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من احب ان ینسا ھلہ ای یتاخر فی جلہ
وان یتمتع بما خولہ اللہ فلیخلفنی فی اھل خلافہ
حسنۃ فمن لم یخلفنی فیہم بتر عمرہ وورد علی
یوم القیامۃ مسودا وجھہ،

۷۲ - حافظ جمال الدین زرندی نے عبداللہ بن
زید بن ثابت سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے حدیث
بیان کی ہے کہ فرمایا حضور نے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس
کی مدتِ عمر بڑھ جائے تاکہ وہ خدائے تعالےٰ کی
نعمتوں سے متمتع ہوتا رہے تو اسکو چاہئے کہ میرے
اہل بیت سے جو میرے پس ماندگان ہیں نیکی سے پیش
آئے اور جو شخص اُن سے میرے بعد حسن سلوک نہ
کرے گا اسکی عمر کوتاہ ہو جائے گی اور قیامت کے دن
میرے سامنے وہ روسیاہ آئے گا،

۷۳ - اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر قال
اٰخر ما تکلم بہ النبی اخلفونی فی اھلبیتی خیرا
انتھیٰ جواھر العقدین،

۷۳ - طبرانی نے کتاب اوسط میں ابن عمر کے حوالے سے حدیث
لکھی ہے کہ موت کے وقت سب سے اخیر بات جو حضور نے
فرمائی وہ یہ تھی کہ میری اہل بیت کے ساتھ
نیکی کرنا۔
جواہر العقدین کی عبارت ختم ہوئی،

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب پنجم ۵

الباب الخامس فی بیان تطہیر اللہ عز وجل نبیہ مع اہل بیتہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن اوساخ الناس

۱۔ فی جمع الفوائد عن عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذہ الصدقات انما ہی اوساخ الناس وانہا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد لمسلم وابی داؤد ونسائی

۲۔ وفی مشکوٰۃ عن ابی ہریرۃ قال اخذ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ۔ و لیطرحہا ثم قال اما شعرت انا لا ناکل الصدقۃ؟ متفق علیہ،

۳۔ وفی المشکوٰۃ عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوتی بطعام سئل عنہ اہدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ قال لاصحابہ کلوا ولم یاکل وان قیل ہدیۃ ضرب بیدہ فاکل معہم متفق علیہ،

۴۔ وفی جمع الفوائد عن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلعم استعمل رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فاراد

پانچواں باب بدیں مضمون کہ خدائے عزوجل نے اپنی نبی اور اسکے اہل بیت کو عوام الناس کے صدقات سے محفوظ فرمادیا،

۱۔ کتاب جمع الفوائد میں عبد المطلب بن ربیعہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ یہ صدقات انسان کے ہاتھوں کا میل ہیں اور اسی واسطے یہ محمد اور ان کی آل کے لئے حرام ہیں، یہ حدیث صحیح مسلم، ابی داؤد اور نسائی میں بھی موجود ہے،

۲۔ کتاب مشکوٰۃ میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت حسنؑ ابن علیؑ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھاکر اپنے منہ میں رکھ لی تھی تو حضرتؐ نے دوبار فرمایا کہ نکال پھینکو، نکال پھینکو کیا تمکو یہ علم نہیں ہے کہ ہمپر صدقہ منع ہے؟ یہ حدیث متفق علیہ ہے

۳۔ کتاب مشکوٰۃ میں ابوہریرہ سے حدیث ہے کہ جب کوئی شخص حضرت صلعم کے پاس کھانا لاتا تو آپ دریافت فرمالیا کرتے تھے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ، پس اگر جواب ملتا تھا کہ صدقہ ہے تو آپ اصحاب کو فرمادیتے تھے کہ تم لوگ اسکو کھالو اور خود نہ کھاتے تھے اور اگر جواب ملتا کہ ہدیہ ہے تو خود بھی سب کے ساتھ نوش فرماتے یہ حدیث متفق علیہ ہے،

۴۔ کتاب جمع الفوائد میں ابی رافع سے مروی ہے جناب رسولخدا نے بنی مخزوم میں کا ایک شخص وصولی صدقہ

ابو رافع ان یتبعہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لا تحل لنا وان مولی القوم منہم

کے لئے مقرر فرمایا ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے یہ سوچا کہ میں بھی اس صدقہ میں سے کچھ کھالوں تو حضورؐ نے فرمایا کہ اے ابو رافع صدقہ ہم پر حرام ہے، اور کہ تو غلامی کے تعلق سے ہمارا ہی شمار ہوتا ہے، (معلوم ہوا کہ غلام اہل بیت میں داخل ہے، لیکن اہلبیت نبوت سے اس کا تعلق نہیں ہو سکتا)

۵ - لاصحاب السنن قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا احل لکم اہل البیت من الصدقات شیا ولا غسالۃ الایدی ان لکم فی خمس الخمس ما یکفیکم رواہ الطبرانی فی الکبیر

۵ - اصحاب سنن سے حدیث ہے کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ اے اہل بیت نبوت صدقہ میں سے کچھ بھی تم پر حلال نہیں ہے اور نہ ہاتھوں کا دھوون تمہارے لئے جائز ہے تمہارے لئے تو خمس مخصوص ہے اور وہ کافی ہے (کسی مصلحت سے بعد وفات حضورؐ یہ خمس بھی اہلبیت سے چھین لیا گیا) اور طبرانی نے کبیر میں بھی یہ روایت کی ہے

۶ - وفی جواہر العقدین عن جعفر الصادق عن ابیہ علیہم السلام انہ شرب من سقایات بین المکۃ والمدینۃ فقیل لہ اتشرب من الصدقۃ قال انما حرم علینا الصدقۃ المفروضۃ

۶ - کتاب جواہر العقدین میں حضرت جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پیاؤ پر پانی پی لیا کسی نے عرض کیا کہ آپ نے صدقہ کا پانی پی لیا، فرمایا کہ صرف صدقہ واجبہ ہم پر حرام ہے

۷ - وفی جواہر العقدین عن الحسن ابن علی علیہم السلام قال کنت مع جدی فمر علی جرین من الصدقۃ فاخذت منہا تمرۃ فالقیتہا فی فمی فادخل یدہ فی فمی فاخذہا بلعابہا فقال لی اما شعرت انا آل یسین محمد لا تحل لنا الصدقۃ،

۷ - کتاب جواہر العقدین میں امام حسن ابن حضرت علیؑ علیہم السلام سے حدیث ہے کہ ہم اپنے جد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکاب کھجوروں کے ایک ڈھیر کے پاس پہنچے اور وہ کھجوریں صدقہ کی تھیں میں نے ان میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو حضور نے ایک انگلی میرے منہ میں ڈال کر مع لعاب دہن اسکو نکال پھینکا اور فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم آل یٰسین یعنی آل محمد پر صدقہ حرام ہے) ایسا لیا یسین پڑھا جاتا ہے یہ حدیث بھی ثابت کرتی ہے کہ قرآن میں بھی آل یٰسین سے آل محمد مراد ہیں

۸ رواه احمد والطحاوی وقال اسناده قوی جید و فی الاصابه۔

۸ یہ بھی مندرجہ بالا حدیث امام احمد حنبل اور طحاوی نے بھی بیان فرمائی ہے اور کہا ہے کہ حدیث کی اسناد بڑی جید اور قوی ہیں اور کتاب اصابہ میں موجود ہیں

۹۔ و فی سنن النسائی عن سعید ابن مسیب عن جبیر بن مطعم قال لما قسم رسول الله سهم ذا القربی بین بنی هاشم و بنی المطلب اتیته انا و عثمان بن عفان فقلنا یا رسول الله هؤلاء بنو هاشم لا ننکر فضلهم لمکانک الذی جعلک الله به منهم ارأیت بنی المطلب اعطیتهم ومنعتنا وانما نحن وهم منک بمنزلة واحدة فقال انهم لم یفارقونی فی الجاهلیة والاسلام فقد فهما انهم ثم قال انا ال محمد لا ناکل الصدقة،

۹۔ کتاب سنن نسائی میں سعید بن مسیب سے اور اس نے جبیر بن مطعم سے حدیث نقل کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور اولاد عبد المطلب میں تقسیم فرمایا،
اس اثنا میں میں اور عثمان بن عفان بھی حاضر خدمت ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لوگ بنی ہاشم ہیں اور ہم ان کی اس فضیلت کے قایل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انکو اس وجہ سے بخشی ہے۔
کہ آپ ہمارے نبی) ان ہی میں سے ہیں کیا آپ اسپر غور فرمائیں گے کہ آپ نے بنی عبد المطلب کو حصہ دیا اور ہمکو محروم فرمایا حالانکہ وہ اور ہم لوگ جناب سے ایک ہی سا تعلق رکھتے ہیں، حضرت نے فرمایا کہ ان لوگوں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں مجھ سے جدائی اختیار کی اور نہ حالت اسلام میں پس اس معروضہ کو خیال نہ فرما کر حصہ ان ہی بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو عطا فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہم لوگ آل محمد ہیں اور صدقہ نہیں کھاتے

۱۰۔ رشید بن مالک رضی الله عنهم قال کنت عند النبی صلی الله علیه و آله وسلم جاء رجل بطبق علیه تمر فقال هذا صدقة فقد فهما الی القوم والحسن ابن علی رضی الله عنهما بین یدیه فاخذ تمرة فادخلها فی فمه فادخل اصبعه فی فمه انما بنو هاشم و بنی عبد المطلب شی واحد و الشبک بین اصابعه، ورد البخاری و ابو داؤد نحوه،

۱۰ رشید بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ ہم خدمت جناب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے کہ ایک شخص ایک طبق کھجوروں کا لایا اور عرض کیا کہ صدقہ ہے تو حضور صلعم نے اسکو لوگوں کی جانب سرکا دیا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کی گود میں تھے انھوں نے ایک خرما اٹھا کر منہ میں رکھ لیا، پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی

انگلی اُن کے منہ میں ڈال کر اس کو نکال پھینکا اور فرمایا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہی شئے ہیں اور مثال کے لیئے دو انگلیوں کا فاصلہ دکھلایا،

بخاری اور ابو داؤد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے،

۱۱- و فی سنن ابن داؤد عن السدی قال فی سہم القربیٰ ھم عبد المطلب قال اللہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء والمساکین (سورۃ توبہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۴) وقال اللہ تبارک وتعالیٰ ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ (سورہ حشر پارہ ۲۸ رکوع ۴)

۱۱- سنن ابن داؤد میں سدی سے حدیث مروی ہے کہ اولاد عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت دار ہونے کے باعث حصہ ذوی القربیٰ کے حق دار ہیں حکم الٰہی یہ ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین (سورہ توبہ پارہ ۱۰ رکوع ۱۴)

(ترجمہ) صدقات فقرا اور مساکین کا حق ہے،

اور نیز یہ آیت بھی تلاوت فرمائی ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ (سورہ حشر پارہ ۲۸ رکوع ۴)

(ترجمہ) جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بستیوں کے لوگوں سے مفت دلادیا وہ خود اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسکے رسول اور اسکے عزیزوں کا۔

۱۲- و فی جواھر العقدین ان اللہ تعالیٰ جعل اھل بیت نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم مطابقاً لہ فی اشیاء کثیرۃ عد فخر الدین رازی منہا خمسۃ اشیاء

احدھا فی السلام - قال سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقال لاھل بیتہ سلام علی آل یٰسین

۱۲- کتاب جواہر العقدین میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ساتھ اس کے اہل بیت کو بہت سی چیزوں میں شریک فرمایا ہے اور مولانا فخر الدین رازی نے اُن میں سے پانچ باتوں کو چھانٹا ہے۔

اول یہ کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس طرح سے سلام کے لئے خطاب فرمایا ہے سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(ترجمہ) - اے ہمارے نبی تجھ پر ہمارا سلام اور ہماری رحمت اور برکات نازل ہوں، اور اہل بیت نبی کے لئے فرمایا سلام علی آل یٰسین (آل محمد پر ہمارا سلام پہنچے) سورۂ الصافات پارہ ۲۳ رکوع ۹ قرآن میں آل یٰسین بجائے آل یٰسین ہے

والثانية فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الآل کما فی التشہد وغیرہ حیث لا تکون الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ البتری

دوم درود شریف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اسی طرح ان کی آل کے لیے نازل فرمائے جیسا نماز میں بوقت تشہد وغیرہ پڑھتے ہیں اور اگر آل رسولؐ کو درود میں داخل نہ کیا جائے تو وہ درود دُم بریدہ ہے اور وہ درود نہیں ہے اور نماز بغیر صحیح درود باطل ہے)

والثالثة فالطہارۃ قال اللہ عز وجل طٰہٰ ای یا طاہر ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ وقال لاہل بیت نبیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

سوم طہارت [illegible] بھی اپنے رسولؐ کے ساتھ اسکی آل کو داخل فرمایا چنانچہ طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ الا تذکرۃ لمن یخشیٰ (سورہ طٰہٰ پارہ ۱۶ رکوع ۱) ترجمہ۔ اے پاک و طاہر ہم نے قرآن اسلئے نازل نہیں کیا کہ اس کی وجہ سے تم اس قدر مشقت اٹھاؤ) اور اہل بیت نبی کے لئے فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (سورہ احزاب پارہ ۲۲ رکوع ۱)

والرابعة تحریم الصدقۃ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تحل الصدقۃ لمحمد ولا لآل محمد،

چہارم صدقہ کے حرام ہونے کے متعلق ارشاد نبوی ہے کہ صدقہ محمدؐ پر حلال نہیں اور نہ ان کی آل پر حلال ہے

والخامسة قال اللہ عز وجل قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وقال لاہل بیتہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

پنجم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے متعلق فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ [illegible] (سورہ آل عمران [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (سورہ شوریٰ پارہ ۲۵ ع)

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدو کہ میں تم سے اجر رسالت کا طلبگار نہیں ہوں لیکن میرے قرابتداروں سے محبت کرو۔ یہ بھی [illegible] سے اور اس میں [illegible]

۱۳۳ - وفی عیون اخبار الرضا عن ریان بن صلت
قال حضر الرضا علیہ السلام فی مجلس المامون بمرو
وقد اجتمع فی مجلسہ جماعۃ من العلماء اهل العراق
وخراسان فقال المامون اخبرونی عن معنی هذہ
الاٰیۃ "ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا
من عبادنا" فقالت العلماء اراد اللہ عزوجل
بذالک الامۃ کلها فقال الرضا علیہ السلام
المراد بذالک العترۃ الطاهرۃ لانہ لوکان
المراد الامۃ لکانت باجمعها فی الجنۃ بقول اللہ
عزوجل فمنهم ظالم لنفسہ ومنهم مقتصد ومنهم
سابق بالخیرات باذن اللہ ذالک هو الفضل
الکبیر ثم جمعهم کلهم فی الجنۃ فقال جنات
عدن یدخلونها یحلون فیها من اساور من
ذهب ولؤلؤا ولباسهم فیها حریر فصارت
الوراثۃ للعترۃ الطاهرۃ لا لغیرهم وهم
الذین نزل بشانهم "انما یرید اللہ لیذهب
عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا" وهم
الذین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ و
عترتی اهل بیتی الا وانهما لن یفترقا حتی یردا
علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما ۔
ایها الناس لا تعلموهم فانهم اعلم منکم
قال الرضا علیہ السلام ان الصدقات تحرم
علیهم دون غیرهم اما علمتم انہ وقعت الوراثۃ

میرا کچھ ذاتی نفع نہیں بلکہ یہ اجر بھی تمکو ہی فائدہ
دے گا قل ما سألتکم من اجر فهو لکم (سورہ سبا
پارہ ۲۲ رکوع ۱۲)

۱۳۳- کتاب عیون الاخبار میں ریان بن صلت سے مروی
ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام مجلس مامون الرشید
میں بمقام مرو تشریف رکھتے تھے اور علماء اہل عراق
خراسان بھی جمع تھے ۔ مامون رشید نے ان علماء
سے کہا کہ آیت کلام اللہ ثم اورثنا الکتاب الذین
اصطفینا من عبادنا کی تفسیر بیان کرو (سورہ فاطر پارہ ۲۲
رکوع ۱۶) ترجمہ پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے
ایسے لوگوں کو قرآن کا وارث بنایا جنکو ہم نے
چھانٹ لیا) انھوں نے عرض کیا کہ منتخب شدہ بندوں
سے تمام امت محمدی مراد ہے یہ سنکر حضرت امام رضا
علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد خدائے
تعالی عترت طاہرہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہے اور دلیل یہ بیان فرمائی کہ اگر آیت سے
تمام امت مراد ہو تو یہ لازم آئے گا کہ تمام امت
جنتی ہو اور اس آیت کا حوالہ دیا فمنهم ظالم لنفسہ
ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات باذن اللہ
ذالک هو الفضل الکبیر (ترجمہ آیت سورہ فاطر ۲۲/۱۶
پھر ان میں سے بعض تو عمل نہ کرکے اپنے نفس پر ظلم
کر رہے ہیں اور ان میں سے بعض درمیانی عمل کرتے
ہیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کے
حکم سے نیکیوں میں اوروں سے آگے بڑھے ہوئے
ہیں اور یہ ہی بڑا فضل خداوندی ہے)
اور فرمایا کہ اگر ان علماء کے قول کو صحیح مان لو تو ظالم
نفسہ اور مقتصد اور سابق بالخیرات تینوں کے

والطهارة على المصطفين المتهدين دون سائرهم
بقول الله تعالى ولقد ارسلنا نوحا وابراهيم وجعلنا
فی ذریتهما النبوة والكتاب فمنهم مهتد وكثير منهم
فاسقون فصارت وراثة النبوة والكتاب للمهتدين
دون الفاسقين وفضل العترة على غيرهم
ثابت بقول الله تعالى ان الله اصطفى آدم
ونوحاً وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية
بعضها من بعض والله سميع عليم ام يحسدون
الناس على ما آتاهم الله من فضله فقد آتينا آل
ابراهيم الكتاب والحكمة وآتيناهم ملكا عظيما
ثم خاطب سائر المومنين بقوله تعالى يا ايها الذين
آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منكم
يعنی الذين قرنهم بالكتاب والحكمة وحسد الناس
عليهم وقد فسر الله عز وجل اصطفاء العترة
فی الكتاب فی اثنا عشر موضعاً،

تینوں گروہ بہشتی ہونے چاہئیں پھر فرمایا جنات عدن
يدخلونها يحلون فيها من اساور من ذهب و
لولوءاً ولباسهم فيها حرير۔
ترجمہ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لئے جنت کے
باغوں میں داخل ہوں گے اور وہاں انکو طلائی
کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس
حریر کا ہو گا (سورۂ فاطر ۲۲/۱۶)
پس یہ وراثت کتاب خدا صرف عترت پیغمبر کے لئے ہے
اور کوئی اس میں شریک نہیں ہے اور یہ عترۃ رسولخدا
وہ گروہ ہے جس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس (سورہ احزاب
پارہ ۲۲) اور رسولخدا ارشاد فرماتے ہیں انی
مخلف فيكم الثقلين كتاب الله وعترتی الآخرہ
یعنی اے لوگو میں تمہارے پاس دو سنگین چیزیں
چھوڑنے والا ہوں ان میں ایک تو کتاب خدا
اور دوسرے میری عترت ہیں اور وہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا
نہیں ہوں گے تا آنکہ میرے پاس حوض پر پہنچ جائیں
اور کہ دیکھنا میرے بعد تم اُن کے ساتھ کیا کرتے
ہو اور ساتھ ہی حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ اس
میری عترت کو سبق نہ پڑھانا کیونکہ یہ گروہ تم
سے بہت ہی فاضل ہے (دیکھو متعدد احادیث
اندریں باب تذکرہ در باب چہارم)
ازاں بعد جناب امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی
گروہ پر صدقہ بھی حرام ہے اور کہ کیا تم نہیں جانتے
کہ وراثت کتاب خدا اور طہارت صرف ان لوگوں
کے لئے مخصوص ہیں کہ جنکو خداوند عالم نے منتخب
فرمایا اور انکو ہدایت یافتہ بھی بتا دیا اور آپ نے اس

آیت کا حوالہ دیا ولقد ارسلنا نوحا وابراھیم و جعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب فمنھم مھتد وکثیر منھم فاسقون (سورۂ حدید پارہ ۲۷)

ترجمہ۔ اور تحقیق ہمنے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور انکی نسل میں پیغمبری اور کتاب (وحی آسمانی) کو جاری رکھا پس ان میں سے بعض تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے فاسق لہذا ثابت ہے کہ وراثت نبوت اور وراثت کتاب خدا ہدایت یافتہ گروہ کے لئے ہے نہ فاسقین کے لئے اور عترت پیغمبر کی فضیلت اُن کے غیروں پر اللہ تعالٰے کے اس قول سے بھی ثابت ہے

آیہ ان اللہ اصطفٰی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا من بعض (سورہ آل عمران پارہ ۳)

ترجمہ اور اللہ تعالٰے نے منتخب فرمایا حضرت آدم اور حضرت نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا جہان کی مخلوق میں سے اور یہ ایک دوسرے کی ذریت ہیں اور خدائے تعالےٰ سمیع وعلیم ہے ساتھ ہی یہ آیت تلاوت فرمائی، ام یحسدون الناس علیٰ ما اتٰھم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکا عظیما (سورہ نسا پارہ ۵) یا خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو نعمت عطا فرمائی ہے (علم قرآن) تو اسپر جلے مرتے ہیں۔ پس آج یہ کوئی نئی بات نہیں ہے پہلے بھی خاندان ابراہیم کے لوگوں کو ہمنے اپنی کتاب اور حکمت اور ایک بڑی بھاری سلطنت عطا فرمائی تھی)

پھر امام نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے اس مندرجہ

ذیل کلام پاک میں جملہ مومنین کو مخاطب کیا ہے،
اور یہ آیت تلاوت فرمائی یا ایہا الذین امنوا
اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم
(سورہ نسا پارہ ۵ ترجمہ اے مومنین اللہ کی طاعت
کرو اور نیز اطاعت کرو رسول اور صاحب امر کی جو
تم میں سے ہو) پھر امام نے فرمایا کہ یہی گروہ ہے
جسکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب اور حکمت سے
ملحق کر دیا ہے اور اسی وجہ سے لوگوں نے اس گروہ
پر حسد کیا،

پھر امام نے فرمایا اس گروہ یعنی عترت پیغمبر کی
فضیلت کا ذکر خداوند تبارک و تعالے نے اپنی
کتاب میں مفصلہ ذیل بارہ[۱۲] مقام پر فرمایا ہے

اولہا قولہ تعالے و انذر عشیرتک الاقربین و رھطک المخلصین فی قرات ابی بن کعب و ھے ثابتۃ فی مصحف عبد اللہ ابن مسعود و منزلۃ رفیعۃ،

اول ارشاد باری تعالے ہے و انذر عشیرتک
الاقربین و رھطک المخلصین (سورہ شعرا پارہ ۱۹)
اے پیغمبر پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو
ڈراؤ اور ان لوگوں کو ڈراؤ جنکو تمہارے ساتھ
اخلاص ہے آیت کا پچھلا جزو ابی بن کعب اور
عبد اللہ ابن مسعود کے قراتوں میں ہے اس آیت سے
عترت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بڑی منزلت
پائی جاتی ہے (اب یہ اخیر جزو آیت قرآن میں نہیں ہے)

ثانیہا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت و یطھرکم تطھیرا (سورۃ احزاب پارہ ۲۲)

دوم پھر اللہ تعالے فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذھب
عنکم الرجس اہل البیت و یطھرکم تطھیرا (سورہ شوری
پارہ ۲۲ رکوع ۱-

ثالثہا فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین - فابرز النبی صلی اللہ علیہ و آلہ

سوم فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل
تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم (تا آخر آیہ) سورہ
آل عمران پارہ ۳
ترجمہ پھر جب تمکو عیسی کی حقیقت معلوم ہو چکی تو اسکے بعد

وسلم علیا والحسن والحسین وفاطمۃ صلوات اللہ علیہم
وعنھم من قولہ انفسنا نفس علی وھما یدل
علی ذالک قول النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
لتنتھن بنو ولیعۃ او لابعثن الیہم رجلا کنفسی
یعنی علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ فھذہ
الخصوصیۃ لا یلحق ھم فیہ بشر،

رابعھا اخراجہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الناس عن
مسجدہ ما خلا العترۃ حتی تکلم الناس والعباس فی
ذالک فقال العباس یا رسول اللہ ترکت علیا
واخرجتنا فقال علیہ السلام ما انا ترکتہ واخرجتکم
ولاکن اللہ عزوجل ترکہ واخرجکم وفی ھذا بیان
قولہ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی قال اللہ
تعالی واوحینا الی موسی واخیہ ان تبوء لقومکما
بمصر بیوتا واجعلوا بیوتکم قبلۃ ففی ھذہ الآیۃ
منزلۃ ھارون من موسی وفیھا منزلۃ علی
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و
منہم مثل قال النبی الا ان ھذا المسجد لایحل الا لمحمد وآلہ

تھے ان کے بارے میں جھگڑا کرنے لگے تو ایسے
لوگوں سے کہدو کہ اچھا میدان میں آؤ ہم اپنے
پسران کو لائیں تم اپنے پسران کو لاؤ اور ہم
اپنی عورتوں کو لائیں تم اپنی عورتوں کو لاؤ اور ہم اپنے
نفسوں کو لائیں تم اپنے نفسوں کو لاؤ اور پھر
بارگاہ الہی میں گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر لعنت
کریں۔ تلاوت آیہ کے بعد امام علیہ السلام نے
فرمایا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی
وفاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام کو لے کر میدان
میں نکلے، انفسنا سے مراد خداوند عالم علی ابن ابی
طالب ہیں اور اسکا ثبوت حدیث رسولخدا صلعم ہے کہ
فرمایا اپنے کہ اے بنو ولیعہ ہمارے منع کئے ہوئے امور
سے باز آؤ ورنہ میں ایک ایسے شخص کو تم پر تعینات
کروں گا جو مثل میرے نفس کے ہے یعنی علی ابن
ابیطالب صلوات اللہ علیہ اور یہ ایسی فضیلت ہے
کہ سوائے عترت پیغمبر کے اور کسی سے اس کا تعلق نہیں
چہارم رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد نبوی
سے سوائے اپنی عترت کے سب کو خارج فرمایا حتی
کہ اور لوگوں نے اور خود حضرت عباس نے حضرت سے
شکایت کی کہ اپنے علی کو مسجد میں رکھا اور ہمکو خارج
فرما دیا تو آپ نے فرمایا کہ نہ میں نے علی کو وہاں رکھا
نہ تمکو خارج کیا بلکہ خدائے تعالی نے یہ ہی حکم دیا
اس کی تائید میں یہ حدیث بھی فرمائی کہ انت منی بمنزلہ
ھارون من موسی چنانچہ کلام خدا بھی یہ ہے
واوحینا الی موسی واخیہ ان تبوء لقومکما بمصر
بیوتا واجعلوا بیوتکم قبلہ سورہ یونس پارہ ۱۱
ترجمہ اور ہمنے موسی اور ان کے بھائی کی طرف وحی

قالت العلماء وهذا البیان لا یوجد الا عندکم اهل البیت ومن ینکر ذالك۔

بھیجی کہ ملک مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بنا لو اور اپنے گھروں ہی کو قبلہ قرار دو،
امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت میں ہارون کی موسیٰ سے منزلت پائی جاتی ہے اور وہی منزلت علیؑ کو حضرتؐ کے ساتھ ہے بموجب حکم الٰہی اور حدیث پیغمبرؐ اور با وجود اس کے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مسجد کسی کے لئے حلال نہیں ہے بجز میرے اور میری آل کے۔ علماء جو حاضر تھے بول اٹھے کہ یہ باتیں کہاں معلوم ہو سکتی ہیں بجز خاندان رسالت کے اور کس کی مجال ہے کہ ان سے انکار کرے۔

خامسها قول الله تعالیٰ فات ذا القربی حقه خصوصیة لهم فلما نزلت هذه الآیة قال صلی الله علیه واله وسلم لفاطمة علیها السلام هذه فدك هی مالم یوجف علیه بخیل ولا رکاب (سوره حشر پاره ۲۸) وهی لی خاصة دون المسلمین وقد جعلتها لك لما امرنی الله به فخذیها لك ولولدك

پنجم فرمایا کہ قرآن میں حکم ہے "فات ذا القربی حقہ" (سورہ روم پارہ ۲۱)
ترجمہ۔ اے پیغمبرؐ رشتہ داروں کو ان کا حق دیدو یہ بھی عترت کے لئے ایک بڑی خصوصیت ہے اور کہ جس وقت یہ حکم الٰہی نازل ہوا تو حضورؐ نے صاحبزادی (بی بی فاطمہ) سے فرمایا کہ (بو بی بی) یہ فدک موجود ہے اور یہ وہ مال ہے کہ جہاد کے لئے، جس پر گھوڑے نہیں دوڑائے گئے اور یہ میرے ہی لئے مخصوص ہے اور مسلمانوں کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور کہ خود خدائے تعالیٰ کے حکم کے بموجب یہ میں تمکو دیتا ہوں پس اس سے تم خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور تمہاری اولاد بھی فائدہ اٹھائے،

سادسها قول الله تعالیٰ قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی وهذه خصوصیة للآل دون غیرهم فهذه المودة فریضة من الله تعالیٰ علی کافة المؤمنین لا یاتی بها احد مومنا مخلصا

ششم پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ارشاد باری یہ ہے کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (سورۂ شوری پارہ ۲۵)۔
ترجمہ اے پیغمبرؐ ان لوگوں سے کہدو کہ میں تم سے

الا استوجب الجنة لقول الله تعالى فی هذه
الآیة والذین آمنوا وعملوا الصالحات فی روضات
الجنات لهم ما یشاؤن عند ربهم ذالك هو الفضل
الکبیر وذالك الذی یبشر الله عباده الذین
امنوا وعملوا الصالحات قل لا اسئلکم علیه اجرا الا
المودة فی القربی مفسرا ومبینا لاکن ما فی هذه
الآیة اکثرهم۔ قال ابو الحسن حدثنی ابی عن
جدی عن ابائه عن امیر المومنین علی انه جمع
المهاجرون والانصار الی رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم فقالوا ان لك یا رسول الله مؤنة فی
نفقتك وفمن یاتیك من الوفود وهذه اموالنا
مع دمائنا فاحکم فیها بارا ماجورا اعط ما شئت
وامسك ما شئت من غیر حرج فانزل الله تعالی علیه
الروح الامین فقال یا محمد قل لا اسئلکم علیه اجرا
الا المودة فی القربی فخرجوا فقال المنافقون ما حمل
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علی ترك ما عرضنا
علیه الا لیحثنا علی مودة قرابته من بعده ان هو
الا شیء افتراه فی مجلسه هذا بهتان عظیم فانزل الله تعالی
ام یقولون افتری علی الله کذبا فان یشاء الله یختم
علی قلبك ویمح الله الباطل ویحق الحق بکلماته انه
علیم بذات الصدور فبعث الیهم صلی الله علیه و
آله وسلم فقال هل من حدیث قالوا لقد قال بعضنا
کلاما غلیظا کرهناه فتلا علیهم هذه الآیة فبکوا
واشتد وابکاءهم فانزل الله تعالی وهو الذی یقبل
التوبة عن عباده ویعفو عن السیات ویعلم ما تفعلون

کچھ اجر رسالت نہیں چاہتا لیکن یہ کہ میرے قریبی
رشتہ داروں سے محبت رکھو، چنانچہ یہ بھی حضرت
کی آل کے لئے بڑی خصوصیت ہے جن میں غیروں
کا بالکل دخل نہیں ہے پس بموجب حکم خدائے تعالے
تمام مومنین پر واجب ہے کہ حضور کی عترت سے
محبت رکھیں، اور کہ یہ واضح رہے، اس آل پیغمبر سے
وہ ہی انسان محبت رکھ سکتا ہے جو مومن خالص ہو
اور اس محبت ہی کے باعث اسپر بہشت واجب ہو جاتی
ہے چنانچہ خدائے تعالے کا ارشاد ہے والذین
امنوا وعملوا الصالحات فی روضات الجنات لهم ما
یشاؤن عند ربهم ذالك هو الفضل الکبیر ذالك
الذی یبشر الله عباده الذین امنوا وعملوا الصالحات
قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی (سورہ
شوریٰ پارہ ۲۵ -

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل
کئے وہی جنت کے باغوں میں ہوں گے اور انکی ضروریات
کو خداوند عالم پورا کرے گا اور یہ اسکا بڑا فضل ہے
اور یہ ہی وہ نعمت ہے جس کی بشارت خدائے تعالے
اپنے اُن بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں
نے نیک عمل کئے بھلا اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو
کہ میں تم سے اجر رسالت کچھ نہیں چاہتا لیکن تم میرے
اہل بیت سے محبت کرو، حالانکہ یہ آیت بہت ہی
صاف اور واضح ہے لیکن اکثر لوگوں نے اس آیت
کی تفسیر میں وفاداری نہیں کی،

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے اپنے باپ سے
اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار سے اور انھوں نے اپنے آ
اجداد سے اور انھوں نے جناب امیر المومنین علیؑ سے

یہ حدیث سنی ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں مہاجر و انصار جمع ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسولخدا جو کچھ جناب کا حصہ مال غنیمت میں ہوا ہے اس میں سے آپ اپنے اخراجات کے کفیل ہوتے ہیں۔ مہمانوں کا بار بھی اسی نفقہ پر پڑتا ہے یعنی آپ کا حصہ سب کے لئے کافی نہیں ہوتا اور یہ موجودہ مال جو ہمنے اپنی جانوں کی بالعوض حاصل کیا ہے حاضر ہے چونکہ آپ بڑے نیک اور محسن ہیں لہذا جو کچھ اس میں سے آپ چاہیں وہ ہمکو عطا فرمائیں اور جو کچھ چاہیں بے تکلف اپنے لئے رکھ لیں (آپ مختار ہیں) پس اسی پر خدائے تعالےٰ نے فوراً حضرت جبرئیل کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (سورہ شوریٰ پارہ ۲۵) وہ جماعت تو یہ حکم سنکر چلی گئی لیکن منافقین (کب باز آتے تھے) فوراً کہہ اٹھے کہ مال چھوڑنے کو حضرت کا دل تو نہیں چاہتا تھا۔ اب مال چھوڑا تو یہ لم لگا دی کہ ہم ان کے بعد ان کے اقربا کے بھی فرمان بردار رہیں (مودۃ) اور کہ یہ سب فریب بازی ہے جو مجمع میں دیکھ کہہ دیا یہ جدید حکم پہنچا ام یقولون افتری علے اللہ کذبا ان یشاء اللہ یختم علی قلبک ویمح اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ انہ علیم بذات الصدور (سورہ شوریٰ پارہ ۲۵)

ترجمہ۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے خدا پر جھوٹا بہتان باندھا۔ پس اے رسول اگر اللہ چاہے تو تمہارے قلبوں پر مہر لگا دے تاکہ پھر بکواس نہ کرو حالانکہ اللہ تعالےٰ باطل کو مٹاتا ہے اور اپنے کلمات کے ذریعہ سے حق کو حق ثابت کرتا ہے بیشک وہ دلوں کی حالتسے پورا پورا

آگاہ ہے اس حکم کے نازل ہوتے ہی ان لوگوں کو
پھر بلایا گیا تو دل میں کہتے آئے کہ ضرور کوئی تازہ
معاملہ سنانے کے لئے طلبی ہوئی ہے، بعض منافقین کہنے
لگے کہ بیشک ہم میں سے بعضوں نے رسول اللہ کے سامنے
ایسی سخت کلامی کی تھی جسکو ہمنے خود بھی بُرا سمجھا
تھا ان لوگوں کے پہنچنے پر حضرت نے یہ بھی تازہ
آیت سنا دی تو سب رونے لگے اور غضب کا رونا
رو سے (اللہ میاں سے زیادہ سیدھا کون) فوراً
یہ حکم بھیجا هو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفو
عن السیات و یعلم ما تفعلون (سورہ شوریٰ پارہ
۲۵) وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول
کرکر ان کی بدکاریوں کو معاف فرما دیتا ہے (لیکن
یہ ضرور جانتا ہے کہ تم کر کیا رہے ہیں،

ہفتم پھر امام نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ
یہ ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا
الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (سورہ احزاب
پارہ ۲۲)
ترجمہ تحقیق کہ خداوند عالم خود اور اسکے فرشتے نبی
پر درود بھیجتے ہیں لے مومنین تم بھی درود بھیجو اور
اس طرح سلام کرو جیسا کہ سلام کرنے کا حق ہے)
لوگوں نے عرض کیا کہ ہم سلام کرنا تو جانتے ہیں لیکن
آپ پر درود کس طرح سے بھیجیں تو آنحضرت
نے فرمایا اللھم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید یعنی اے
خدا تو محمد اور اس کی اولاد پر اس طرح درود بھیج
جس طرح ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجی ہے
اور کہ تو حمید اور مجید ہے اور کہ دوسری آیت یہ ہے

سابعھا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی
یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔
قیل یارسول اللہ قد عرفنا التسلیم علیک فکیف الصلوٰۃ
علیک فقال قولوا اللھم صل علی محمد وآل محمد کما
صلیت وبارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید
مجید وقال اللہ تعالیٰ سلام علی ال یسین یعنی محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولم یسلم علی ال احد من الانبیاء
علیھم السلام سوا

تامنها آیه انما غنمتم من شی فان الله خمسه و
للرسول ولذی القربی فقرن سهم ذی القربی بسهمه
وبسهم رسوله فهذا فضل ایضاً للاول دون الامة
واما قوله والیتامی والمساکین فان الیتیم اذا
انقطع یتمه والمسکین اذا انقطعت مسکنته لم
یکن له نصیب من المغنم وسهم ذی القربی الی یوم القیامة
قائم فیهم الغنی والفقیر منهم سواءً فقرن سهمهم بسهمه
وکذالک فی الطاعة قال الله تعالی یا ایها الذین
امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
وقال الله تعالی انما ولیکم الله ورسوله والذین
امنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة و
هم راکعون فجعل طاعتهم مع طاعة الرسول
مقرونة بطاعته وکذلک ولایتهم مع ولایة
الرسول مقرونة بولایته کما جعل سهمهم مع سهم
الرسول مقروناً بسهمه فی الغنیمة والفئ فلما جاءت
قصه الصدقة نزه نفسه ورسوله ونزه
اهل بیت رسوله فقال انما الصدقات للفقراء
والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم
وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله و
ابن السبیل فریضة من الله الایة (سورہ
توبہ پارہ ۱۰) والصدقة محرمة علی محمد و
آل محمد وهی اوساخ ایدی الناس لا تحل لهم
لانهم مطهرون من کل دنس ووسخ فلما طهرهم

سلام علی آل یسین (سورۂ والصافات پارہ ۲۳)
اور آل یسین یعنی آل محمد پر سلام ہو
(یہ واضح ہو کسی پیغمبر کی آل پر خدائے تعالیٰ نے سلام
نہیں بھیجا مگر پیغمبر آخر الزمان کی آل پر)
ہشتم پھر امام نے یہ آیت قرآن تلاوت فرمائی
انما غنمتم من شی فان للہ خمسه وللرسول ولذی القربی
(سورہ انفال پارہ ۱۰)
ترجمہ جو چیزیں کہ تم جہاد میں لوٹ کر لاؤ اسکا پانچواں
حصہ خدائے تعالیٰ کا حق ہے اور اسکے رسول اور اس
کے رشتہ دار (خمس اسی حکم کے ذریعہ سے جاری ہوا
تھا۔ لیکن بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حکم خدا
منسوخ کردیا گیا)
پس خدائے تعالیٰ نے اہلبیت رسول کے حصہ کو اپنے حصہ
سے وابستہ فرمایا اور یہ فضیلت بھی آل محمد ہی کے لئے
مخصوص ہے اور امت میں سے کسی کا کچھ تعلق اس سے
نہیں ہے،
قولہ تعالیٰ والیتٰمی والمساکین وابن السبیل (سورہ
انفال پارہ ۱۰)
ترجمہ۔ اور یتیم اور مساکین اور مسافروں کا بھی اس
میں حق ہے) فرمایا کہ یتیم بچوں اور مساکین کی یتیمی اور
مسکینی ختم ہوجاتی ہے تو ان کا اس مال غنیمت
میں کچھ حصہ نہیں رہتا لیکن آل محمد کا حصہ قیامت
تک رہے گا۔ خواہ وہ مالدار ہوں اور خواہ غریب
اور اسی طرح خداوند عالم نے آل رسول کی طاعت
کا حکم دیا یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم (سورہ نسا پارہ ۵)۔
ترجمہ اور اے مومنین اطاعت کرو اللہ کی اور طاعت

الله و اصطفا ھم رضی لہم ما رضی لنفسہ
و کرہ لہم ما کرہ لنفسہ عز وجل و تعالے و
تقدس و تبارک و عظم شانہ و دوام احسانہ

کرو اس کے رسول کی اور اولی الامر کی جو تم میں
سے ہوں) اور پھر فرمایا انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون
الزکوۃ وھم راکعون (سورہ مائدہ پارہ
٦/۱۲) ترجمہ - پس تمہارے حاکم خدائے تعالے اور
اسکا رسول ہیں اور نیز وہ لوگ جو ایمان لائے
اور وہ جنہوں نے نماز بھی قایم رکھی اور حالت
رکوع میں زکواۃ بھی دی -
پس خدائے تعالے نے اپنے پیغمبر کے اہل بیت کی
اطاعت کو مع اپنے پیغمبر کی اطاعت کے اپنی اطاعت
سے وابستہ فرمایا اور اسی طرح اہل بیت کی ولایت
کو مع رسول کی ولایت کے اپنی ولایت سے
ملحق فرمایا جیسا کہ اہل بیت کے حصہ غنیمت کو اپنے
اور پیغمبر کے حصہ کے ساتھ ملایا - لیکن جہاں
کہیں صدقہ کا ذکر آیا وہاں اپنے آپ کو اور اپنے
پیغمبر کو مع اس کے اہل بیت کے پاک اور صاف کہا
چنانچہ خود اسی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے انما الصدقات
للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمولفۃ
القلوب (سورہ توبہ پارہ ۱۰/۱۴) وفی الرقاب و
الغارمین فی سبیل اللہ وابن السبیل - فریضۃ
من اللہ (تا آخر آیہ) (سورہ توبہ پارہ ۱۰/۱۴) خیرات
کا مال تو بس فقرا و مساکین اور اس عملہ کا حق ہے
جو خیرات کی وصولی پر مامور ہو اور نیز ان لوگوں کا
حصہ بھی اس میں ہے جنکے دلوں کو پرچانا منظور
ہو اور نیز اسکو قید غلامی سے غلاموں کے چھڑانے
اور مقروض کے قرضہ کو ادا کرنے اور مسافروں کے
لئے زاد راہ فراہم کرنے میں بھی استعمال کرنا چاہئے

تاسعہا آیہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون الآیہ فنحن اھل الذکر لان الذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ونحن اھلہ حیث قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ الطلاق فاتقوا اللہ یا اولوا الالباب الذین امنوا قد انزل اللہ الیکم ذکرًا رسولاً یتلو علیکم آیات اللہ مبینات

اور یہ حقوق خود اللہ تعالےٰ کے ٹھیرائے ہوئے ہیں) اور پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے کیونکہ صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل ہے اور اہل بیت پیغمبر اور خود پیغمبر طاہر ہیں

نہم ازاں بعد امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قول باری تعالےٰ یہ ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورہ نحل پارہ ۱۴ ترجمہ۔ اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل الذکر سے دریافت کر لو) وہ اہل الذکر ہم ہیں یعنی اہلبیت کیونکہ خدائے تعالےٰ نے ذکر سے مراد اپنے پیغمبر کو لیا ہے اور ہم اُن کے اہل ہیں چنانچہ سورہ طلاق پارہ ۲۸ رکوع ۸ میں ارشاد ہے،

فاتقوا اللہ یا اولی الالباب الذین امنوا قد انزل اللہ الیکم ذکرًا رسولاً یتلو علیکم آیات اللہ مبینات (ترجمہ اے عقلمند مؤمنین خدا سے ڈرو تحقیق خدائے تعالےٰ نے تمہاری طرف ذکر یعنی رسول کو بھیجا ہے تاکہ وہ خدائے تعالےٰ صاف احکام تم کو سناتا رہے)

عاشرہا آیہ حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم واخواتکم (الآیہ سورہ نساء پارہ ۵ ع ۱۵) ففی ھذا بیان لنا من الہ ولستم من الہ ولو کنتم من الہ لحرم علیہ بناتکم ان یتزوجھا لو کان حیًا کما حرم علیہ بناتی لانہا ذریتہ،

دہم پھر یہ آیت تلاوت فرمائی حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم واخواتکم (الی آخر الآیہ) (سورہ نسا پارہ ۵ ع ۱۵)

ترجمہ۔ اور حرام قرار دیا گیا ہے تمہارے لئے تمہاری ماؤں کو اور تمہاری دختروں کو اور تمہاری بہنوں کو تا آخر آیہ) اور فرمایا کہ اس حکم سے ظاہر ہے کہ ہم آل پیغمبر ہیں اور تم آل نہیں ہو کیونکہ اگر تم بھی آل میں شامل ہوتے تو بیٹیاں تمہاری بیٹیاں پیغمبر پر نکاح کے لئے حرام ہو جاتیں

حادی عشر۔ فی سورۃ المومن قال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاکم بالبینات من ربکم تمام الآیۃ فکان ابن خال فرعون فنسبہ الی فرعون بنسبہ ولم ینسبہ الیہ بدینہ وکذلک خصصنا نحن اذا کنا من اللہ بولادتنا منہ وتعم الناس بالدین فھذا فرق بین الآل والامۃ۔

اور کہ اب اگر پیغمبر دنیا میں موجود ہوتے تو تیری دختر بھی ان سے نکاح نہیں کر سکتی تھی کیونکہ میری دختر ان کی آل ہے۔

یازدہم پھر حضرت علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ قال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاکم بالبینات من ربکم تمام الآیہ سورۂ مومن پارہ ۲۴۔

ترجمہ۔ اور آل فرعون میں سے ایک شخص مومن تھا جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا (یہ ہی تقیہ ہے حدیث نمبر ۱۳۶ باب ۵۶) وہ یہ ماجرا سنکر بولا (کہ تم صرف اتنی بات پر) ایک آدمی کو قتل کرتے ہو کہ وہ خدائے تعالے کو اپنا رب بیان کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس تمہارے رب کی طرف سے صاف نشانیاں موجود ہیں)

پس وہ مرد مومن فرعون کا خالہ زاد بھائی ہونے کی وجہ سے فرعون کے نسب میں شامل ہوا اگرچہ دین میں فرعون سے مختلف تھا لہذا اس کو آل فرعون کہا گیا ہے (یعنی بلحاظ دین وہ اہل فرعون نہیں تھا۔ چنانچہ اسی طرح ہم اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کے باعث ان کی آل کے لفظ سے مخصوص ہیں۔

(اگر محض دین کی شرکت سے آل کا خطاب مل سکتا تو البتہ تمام امت آل کہلانے کی مستحق ہوجاتی اور ایسا مطلق نہیں ہے۔ ایں خیال است ومحال است وجنوں)

پس یہی فرق ہمارے اور تمام امت کے درمیان ہے

ثانی عشرها - ایه وامر اهلك بالصلوٰة واصطبر علیها فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجیئ الی باب علی وفاطمة علیهم السلام بعد نزول هذه الاٰیة تسعة اشهر کل یوم عند حضور کل صلوٰة خمس مرات فیقول الصلوٰة یرحکم الله فقال ابو الحسن الحمد لله الذی خصصنا بهذه الکرامة العظمیٰ - فقال المامون والعلماء جزاکم الله انتم اهل البیت عن هذه الامة خیرا فما نجد الشرح والبیان فیما اشتبه علینا الا عندکم -

دوازدہم پھر امام علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی وامر اھلك بالصلواۃ واصطبر علیھا (سورۂ طٰہٰ پارہ ۱۶ ترجمہ اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اسپر جمے رہو)
اور فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو ماہ تک خانہ علیؑ وزہراؑ پر پانچوں نمازوں کے وقت تشریف لاتے اور آواز دیتے الصلوٰۃ یرحکم اللہ،
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل پر امام علیہ السلام نے خدائے تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ اُسنے اتنی بڑی بزرگی کے ساتھ ہمکو مخصوص فرمایا-
جب یہاں تک نوبت پہنچی تو مامون رشید اور تمام علماء نے کہا کہ بیشک اس امت میں تم ہی اہل بیت رسولؐ ہو اور خدائے تعالےٰ تمکو جزائے خیر عطا فرمائے اور کہ تمام وہ امور جو ہم پر مشتبہ ہیں ان کی تفسیر و تشریح سوائے آپ لوگوں کے اور کسی سے نہیں ہو سکتی تھی-

۱۴ ایضاً اخرج الثعلبی والحموینی والمالکی فی فصول المهمه باسانیدهم عن محمد بن سیرین قال نزلت هذه الاٰیة وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا (سوره فرقان پاره ۱۹) فی النبی وفاطمة وعلی رضی الله عنهما-

۱۴ اسی طرح ثعلبی اور حموینی اور مالکی نے کتاب فصول المہمہ میں خود اپنی اسناد سے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ یہ آیت کہ خدائے تعالےٰ وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور پھر کسی کا بیٹا بیٹی اور داماد اور بہو بنایا شان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علیؑ اور فاطمہ میں نازل ہوئی ہے

۱۵- وفی المشکوٰة عن اسامه بن زید عن النبی فی قول الله عز وجل فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات (الی آخر الاٰیه)

۱۵ کتاب مشکوٰۃ میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آیت،

قال کلهم فی الجنة ورواه الترمذی۔

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات (سورہ فاطر ۱۲/۱۴)

ترجمہ۔ پھر ان میں سے بعض تو اس پر عمل نہ کرکر اپنی جانوں پر ستم کر رہے ہیں اور بعض درمیانی چال چل رہے ہیں اور بعض خدائے تعالےٰ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھے ہوئے ہیں) کی تفسیر یہ ہے کہ یہ ہر سہ گروہ بہشت میں جائیں گے، اور یہ ہی مضمون ترمذی میں ہے۔

(اب جس طرح نور ایمان اجازت دے وہ قبول کیا جائے۔

ایک حدیث تو وہ ہے جو حدیث نمبر (۱۳) میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے اور دوسری یہ جو اسامہ بن زید سے مروی ہے اگر اسامہ کی تفسیر مانی جاتی تو سب فجار اور فساق امت انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بہشت میں جاتے ہیں اور قرآن کا حکم ہے کہ ان الفجار لفی جحیم۔

۶/ وفی جواهر العقدین عن ابن عباس و زید بن علی بن الحسین رضی الله عنهم قال فی قوله تعالیٰ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ ان رضاء رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان یدخل الله اهل بیته الجنة۔

۶/ اور کتاب جواہر العقدین میں ابن عباس و زید بن علی بن حسن رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ارشاد خدائے تعالےٰ یہ ہے۔

ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ۔

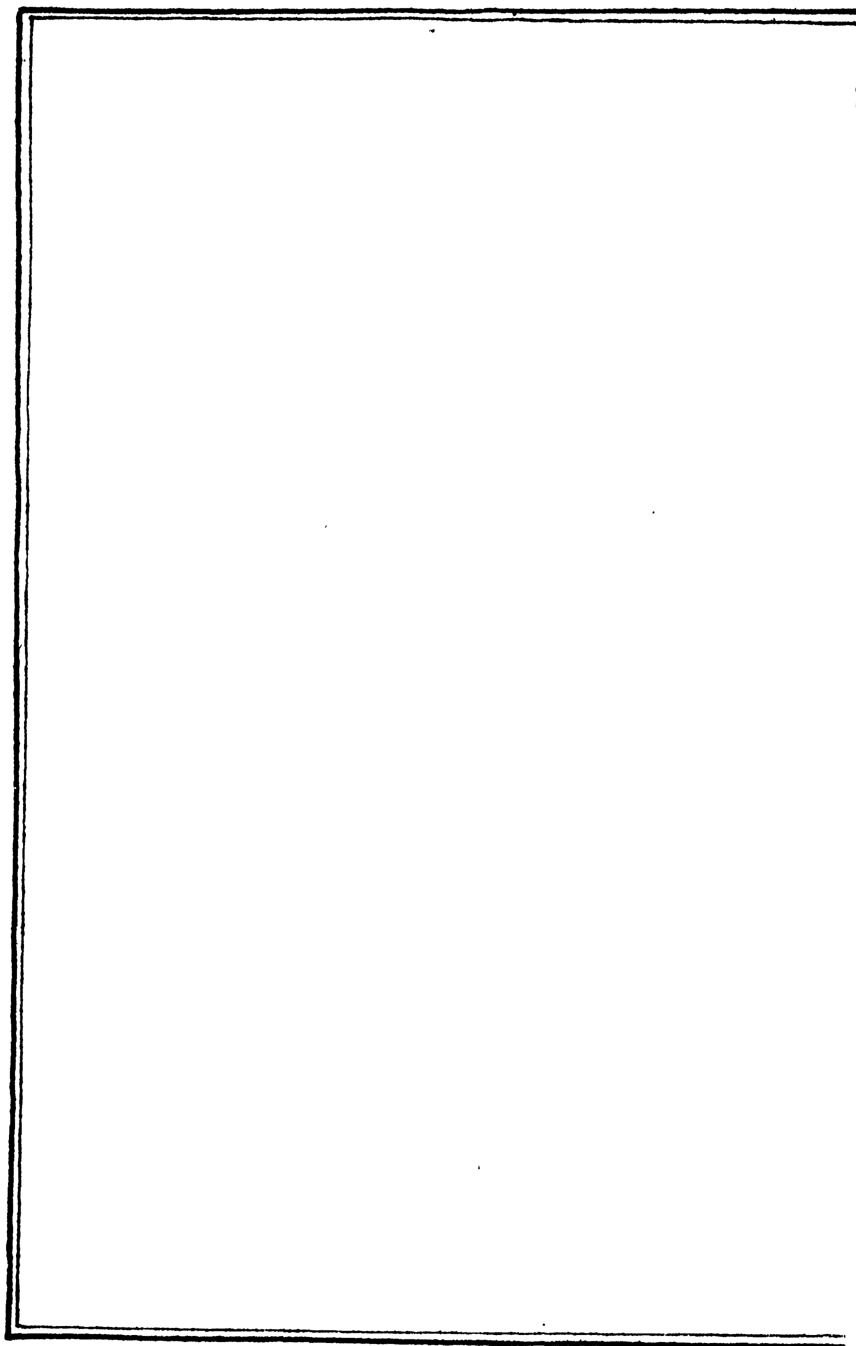
(سورہ والضحیٰ پارہ ۳۰/۱۸)۔

ترجمہ۔ عنقریب تمہارا پروردگار اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم کو وہ کچھ دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوش ہونے سے مراد یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ ان کے اہلبیت کو جنت میں داخل کرے گا۔

۱۷ د فی الصواعق نقل القرطی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان رضاء محمد ان لایدخل احد من اھلبیتہ النار۔	۱۷ صواعق محرقہ میں قرطی نے حضرت ابن عباس سے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بحوالہ حدیث بالا) کی تفسیر یہ لکھی ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی شخص بھی دوزخ میں نہ جائے

تمام شد



حالی پریس پانی پت

ایک عرصہ سے پانی پت میں ایک مطبع جاری کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی مولانا حالی کی زندگی میں اُن کے دوست جناب مولٰنا وحید الدین صاحب سلیم نے ایک مطبع اسی نام کا جاری کیا تھا جو چند سال نہایت مفید کام کرنے کے بعد بند ہوگیا۔

اب میں نے اپنے نانا صاحب (مولٰنا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی) مرحوم ومغفور کی یادگار میں ایک نیا مطبع حالی پریس جاری کیا ہے اسکا مقصد یہ ہے کہ مولٰنا حالی مرحوم کی تمام تصانیف ایک سلسلہ کی صورت میں اور ایک تقطیع پر چھپوائی جائیں اور ان کی تصحیح کا پورا پورا اہتمام کیا جائے۔ اس کے علاوہ کوشش کی جاتی ہے کہ اجرت کا کام عمدہ اور جلدی کیا جائے اور جہاں تک بھی ممکن ہو کفایت کے ساتھ کیا جائے

پریس کی کامیابی اور اسکی ترقی افسران محکمہ جات اور روسائ اور پبلک کی سرپرستی اور توجہ پر منحصر ہے اگر یہ حاصل ہوگئی تو اپنی طرف سے ہم کوشش کریں گے کہ پریس اس سرپرستی کا پورے طور پر مستحق ثابت ہو۔

المشتہر

خواجہ فرزند علی مالک و منیجر حالی پریس پانی پت

پنجاب